بچوں کے لئے دینیات کا آسان اور منفرد تحفہ

دینیات سیکھیں

۱ اِیمانیات | ۲ طہارت | ۳ عِبادات
۴ مسنون دعائیں | ۵ چہل حدیث | ۶ سیرتِ محبوب
۷ سیرتِ خلفاءِ اربعہ | ۸ سُنَن وآداب | ۹ تکمِلہ

پسند فرمودہ

مفتی محمد نعیمی صاحب المظاہری

خادم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ

مُشیرِ کار

برادر مکرم

مفتی عابد حسن جامعی ندوی

مُرتّب

مُفتی محمد صادق قاسمی سہارنپوری

خادمُ التدریس مدرسہ مدینۃ العلوم اکلہ خانپور میرٹھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تفصیلات

نام کتاب : دینیات سیکھیں

نام مرتب : مفتی محمد صادق قاسمی جامعی

8923962706

طباعت : ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۰۲۶ء

کمپوزنگ : مولانا محمد ارشد کبیر پوری

تعداد : ۱۰۰۰

قیمت :

ملنے کا پتہ

مدرسہ مدینۃ العلوم اکلہ خانپور میرٹھ

مفتی محمد صادق صاحب قاسمی استاذ شعبہ عربی مدرسہ ہذا 8923962706

قاری محمد ساجد صاحب قاسمی استاذ شعبہ تجوید وقرأت مدرسہ ہذا 8474935883

برائے سہارنپور

مفتی عابد حسن صاحب ندوی امام وخطیب جامع مسجد مہسری کلاں سہارنپور 9997617273

قاری محمد مشیر صاحب استاذ مدرسہ فیض العلوم مرزاپور پول سہارنپور 9675528862

باسمہ تعالیٰ

تقریظ

ارشادگرامی حضرت مفتی محمد نعیمی المظاہری

استاذ حدیث وفقہ ونائب صدر دارالافتاء جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ سہارنپور

حامدًا ومصلیاً امابعد!

پیش نظر کتاب ’’ دینیات سیکھیں‘‘ عزیزم مفتی محمد صادق مرزاپوری جامعی کی ترتیب دادہ ہے، جس میں موصوف نے عمدہ اور آسان انداز میں ابتدائی طلبہ کے لئے بہت قیمتی اور ضروری چیزیں جمع کی ہیں، جو ابتدائی طلباء کے لئے انتہائی مفید اور کارآمد ثابت ہوں گی ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کتاب سے فیض حاصل کرنے والے طلباء مستقبل کے ایک اچھے اور سچے مسلمان ثابت ہوں گے اور قوم وملت کے لئے سرمایہ بنیں گے، دعا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کے مراحل سہولت کے ساتھ طے فرمادے اور اس کو خوب نافع بنادئے اور موصوف کے لئے صدقہ جاریہ بنادے۔

مفتی محمد نعیمی المظاہری

خادم دارالافتاء جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ

۲۲/ ۴/ ۱۴۴۶ھ

اظہار خیال

دینیات سیکھیں: طلبہ وعام بچوں کے لیے ایک آسان اور منفرد تحفہ۔

ہر مسلمان کے لیے دینی تعلیم حاصل کرنا نہ صرف ضروری بلکہ ایک عظیم سعادت ہے۔ خاص طور پر بچوں کے لیے، جو قرآن کریم کی تعلیمات کو حفظ کر رہے ہیں یا دینی اقدار کے مطابق اپنی زندگی کو سنوارنا چاہتے ہیں، ایک ایسی رہنمائی کی ضرورت ہے جو ان کے ایمان و عمل کو مستحکم کرے۔ اسی مقصد کے تحت ''دینیات سیکھیں'' نامی یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے، جو طلبہ اور عام بچوں کے لیے دینی علوم کو سادہ، دلچسپ اور تربیتی انداز میں پیش کرتی ہے۔

یہ کتاب مختصر انداز میں چار حصوں میں جامع نصاب پر مبنی ہے، جس کو برادر مکرم مفتی محمد صادق صاحب جامعی قاسمی نے ترتیب دیا، یہ کتاب ایسے جامع انداز میں لکھی گئی جو ابتداء سے لے کر اعلیٰ سطح تک دینی فہم وشعور کو فروغ دیتی ہے، اسے اس طرح تیار کیا گیا ہے کہ یہ ہر عمر کے سیکھنے والوں کے لیے قابل فہم اور نفع بخش ہو۔

کتاب کی منفرد خصوصیات

یہ کتاب نہ صرف دینی مدارس کے طلبہ بلکہ اسکول، کالج کے طالب علموں اور ہر اس فرد کے لیے مفید ہے جو دین کی بنیادی تعلیمات کو سمجھنا اور اپنانا چاہتا ہے۔ اس کا سادہ اسلوب، منظم نصاب اور تربیتی انداز اسے ہر گھر اور ادارے کے لیے ایک قیمتی اثاثہ بناتا ہے۔

دینیات سیکھیں

دیگر دینیات کی کتابوں سے کئی پہلوؤں سے ممتاز اور منفرد ہے، عام طور پر دستیاب کتابیں صرف اذان، نماز کے مختصر طریقے، چند دعائیں اور چھ کلموں تک

محدود ہوتی ہیں، جبکہ اس کتاب میں نہایت جامع انداز میں عبادات کے مختلف پہلوؤں کو شامل کیا گیا ہے، جیسے: نماز، روزہ، زکوٰۃ، قربانی، صدقہ فطر وغیرہ۔ اس لحاظ سے یہ ایک مکمل اور ہمہ گیر دینی نصاب ہے۔

اسی طرح یہ کتاب انفرادی حیثیت اس لیے بھی رکھتی ہے کہ اس میں ایمانیات سے متعلق متعدد اہم عقائد کو واضح انداز میں شامل کیا گیا ہے، سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤثر اور سبق آموز پہلوؤں کا بیان ہے، خلفائے راشدین کی سیرت و صفات پر روشنی ڈالی گئی ہے، چہل احادیث جیسے منتخب اور جامع مجموعے کو شامل کیا گیا ہے، جو اخلاقی اور عملی زندگی کو سنوارنے میں رہنما ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، اسے صدقۂ جاریہ بنائے اور امتِ مسلمہ کے بچوں کے دلوں میں دین کی محبت پیدا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

بقلم: عابد حسن جامعی ندوی

انتساب

محسن انسانیت حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نام

عزیزم والدین محترمین کے نام

اور

انتہائی محترم وموقر جملہ اساتذہ کے نام

پیش لفظ

اسلام دین فطرت ہے اور زندگی گزارنے کا مکمل ضابطہ ہے، یہ انسان کی زندگی کے ہر موڑ پر رہنمائی کرتا ہے، خواہ انسان کی اجتماعی زندگی ہو یا انفرادی زندگی، عبادت و بندگی میں انہماک کا وقت ہو یا خرید و فروخت میں مصروفیت، خوشی و مسرت کا موقع ہو یا رنج و غم کا لمحہ؛ غرض انسانی زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جہاں اسلام اس کی مکمل رہنمائی نہ کرتا ہو اور یہ حقیقت ہے کہ ہر انسان اسی وقت کامیاب ہوسکتا ہے جب کہ وہ اپنی پوری زندگی کو اسلام کے مطابق گزارے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کے ہر فرد پر بہ قدر ضرورت علم دین سیکھنا فرض قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ
(علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے) ابن ماجہ

نیز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علم دین کے اساتذہ وطلبہ کو امت کا سب سے بہتر طبقہ قرار دیا ہے؛ ارشاد ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے)۔ بخاری

اس کے ساتھ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل علم پر نہ جاننے والوں کو علم دین سکھانے کی ذمہ داری بھی ڈالی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ (علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ)۔ شعب الایمان

تعلیم دین کی اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کتابچہ ایک کوشش ہے کہ بچوں کو ابتدائی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کے عقائد ونظریات کو درست کرا کر نماز جیسی عظیم الشان عبادت اور دوسرے بنیادی ارکان سے متعلق ضروری چیزیں فرائض واجبات سنن ومستحبات ذہن نشین کرائی جائیں؛ تاکہ شروع ہی سے بچوں کی طبیعت میں نماز

دیگر اسلامی ارکان کا شوق، دل میں اخلاص اور خشوع وخضوع کا جذبہ پیدا ہوکر ان کو صحیح طریقہ پر ادا کرنے کا مزاج بن جائے، نیز سیرتِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اہمیت ہر مسلمان پر واضح ہوجائے۔

قرآنِ کریم کے بعد مسلمانوں کیلئے سب سے اہم ترین ماخذ و مصدر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمودات، اعمال اور سیرتِ طیبہ ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ تمام انسانوں کیلئے عملی نمونہ ہے جسے قرآن "اسوۂ حسنہ" سے تعبیر کرتا ہے۔ جسکا سیکھنا ہر طالب اور مسلمان پر ضروری ہے ایسے ہی سنت کے مطابق زندگی گزارنے کے لیے سنن وآداب اور مسنون دعائیں سیکھائی جائے، مسنون اَذکار اور دعاؤں کی ایک بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ ہر حال میں، ہر موقع پر اور ہر بدلتی حالت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق جوڑتی ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ کی یاد دلاتی ہیں، ہماری زبان اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور ذکر سے تر رکھتی ہیں، ہمیں موقع ومحل کے مطابق اللہ تعالیٰ سے مانگنا سکھاتی ہیں، یوں ہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کا قرب حاصل کر کے اس کی رحمتوں، برکتوں اور کرم نوازیوں کے حق دار بن کر دنیا اور آخرت کے فوائد سمیٹ لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سنت کے موافق زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کتاب میں بعض اسباق تفہیم اور عملی مشق کے لیے ہیں، ان میں حفظ مقصود نہیں، حضرات اساتذہ کرام سے گزارش ہے کہ طلبہ کو سمجھا کر مشق کرائیں۔

آخر میں ان احباب اور رفقاء کا شکریہ لازم سمجھتا ہوں، جنہوں نے کتابچہ کے عناوین کو صحیح اور مہذب ترتیب دینے میں قربانیاں پیش کی ہیں؛ اور اپنے قلم وزبان کو رواں دواں رکھا۔ اس سلسلے میں خصوصاً مفتی محمد عبداللہ صاحب مظفر نگری مدرس وناظم تعلیمات مدرسہ ہذا کا نام سرفہرست ہے، برادر صغیر مفتی عابد حسن ندوی، اور

رفیقِ درس مفتی فیضان احمد سہارنپوری جو برابر مفید مشوروں سے نوازتے رہے۔اور جناب مولانا محمد احتشام الحق صاحب مدرس مدرسہ ہذا کا بھی بے حد ممنون وشاکر ہوں، جنکے اصرار سے یہ کتابچہ عمل میں آیا۔اس کے علاوہ ان تمام احباب کا مشکور ہوں، جنہوں نے کتابچہ کی ترتیب میں کسی طرح کی معمولی بھی کوشش کی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

چلتے چلتے قارئین سے التماس ہے کہ اس بندہ ناچیز اور غریق فی بحر الذنوب کو اپنی مخصوص دعاؤں میں یاد رکھیں!

ساتھ ہی یہ اعتراف بھی ہے جو کچھ بھی ہوا، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے ہوا، لہٰذا اس کتابچہ میں ترتیبی وتحریری کسی بھی طرح کی کوئی غلطی پائیں، تو ضرور مطلع فرمائیں! آپ کی ذرہ نوازی ہوگی۔

فقط والسلام مع الاحترام

ترتیب وجمع:۔

محمد صادق قاسمی ابن حافظ سلیم احمد صاحب

خادم التدریس:۔

شعبۂ عربی وفارسی مدرسہ مدینۃ العلوم اکلہ خانپور میرٹھ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ

رَبِّ یَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَیْرِ وَبِکَ نَسْتَعِیْنُ یَا فَتَّاحُ

نام: ....

ولدیت: ....

سکونت: ....

درجہ: ....

اجمالی فہرست

زیرنظر کتابچہ چار حصوں پر مشتمل ہے، ہر حصے میں درج ذیل عناوین ہیں البتہ چوتھے حصے میں ’’تکملہ‘‘ عنوان کا اضافہ ہے

ایمانیات عقائد	اس عنوان کے تحت شش کلمے، ایمان مجمل و مفصل مع ترجمہ خدا تعالیٰ، ملائکہ، انبیاء عظام، کتب سماویہ، تقدیر، آخرت، نبی آخر الزماں، صحابہ کرام، اولیاء اور اسلام و مسلمانوں کے متعلق اہم اور بنیادی عقائد ذکر کیے گئے۔
طہارت	اس عنوان کے تحت وضو و غسل کے فرائض، سنن، مستحبات و مکروہات تیمم، مسح علی الخفین اور نجاستوں سے پاکی کے مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔
عبادات	اس عنوان کے تحت اذان و اقامت، نماز، نماز جنازہ، زکات، روزہ، حج اور قربانی کے مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔
مسنون دعائیں	اس عنوان کے تحت روزمرہ کی دعائیں نقل کی گئی ہیں
احادیث	اس عنوان کے تحت چہل احادیث ترجمہ کے ساتھ ذکر کی گئی ہیں
اپنے محبوب ﷺ کو پہچانئے	اس عنوان کے تحت نبی اکرم کی زندگی کے درخشاں پہلو ذکر کئے گئے ہیں۔
اپنے خلفاء رضی اللہ عنہم کو پہچانئے	اس عنوان کے تحت خلفاء اربعہ: حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت عثمان غنی کی مختصر سیرت ذکر کی گئی ہے۔

سنن وآداب	اس عنوان کے تحت کھانے، پینے، مصافحہ سونے، دعا مانگنے، کسی کے یہاں جانے، مسجد، لباس، تلاوتِ قرآن کریم کے آداب، نبی کریم، والدین، اساتذہ اور مسلمانوں کے باہمی حقوق ذکر کئے گئے ہیں۔
تکملہ	اس عنوان کے تحت خطبۂ جمعہ، خطبۂ عیدین، خطبۂ نکاح اور قنوت نازلہ بیان کی گئی ہے۔

فہرست عناوین

❑ ایمان کے سات اصول ہیں.......... ۱۷
❑ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے.......... ۱۷
❑ صفت ایمان.......... ۱۸
❑ کلمات اسلام.......... ۱۸

طہارت

❑ وضوشروع کرنے کی دعا.......... ۲۱
❑ وضو کے بعد کی دعا.......... ۲۱
❑ فرائض وضو.......... ۲۱
❑ نواقض وضو.......... ۲۱
❑ فرائض غسل.......... ۲۲
❑ غسل واجب کرنے والی چیزیں.......... ۲۲

عبادات

❑ اذان.......... ۲۳
❑ اذان ختم ہونے کے بعد کی دعا.......... ۲۳
❑ اذان کا جواب دینے کا طریقہ.......... ۲۴
❑ اقامت.......... ۲۴
❑ نماز پڑھنے کا سنت طریقہ.......... ۲۵
❑ نقشہ تعداد رکعت.......... ۲۷
❑ چار رکعت میں امام کے ملنے کا طریقہ.......... ۲۷

نماز کا بیان

❑ شرائط نماز سات ہیں.......... ۲۸

❑ فرائض نماز سات ہیں........................ ۲۸
❑ واجبات نماز چودہ ہیں........................ ۲۸
❑ اذکار نماز........................ ۲۹

مسنون دعائیں

❑ مسجد میں داخل ہونے کی دعا........................ ۳۱
❑ مسجد سے نکلنے کی دعا........................ ۳۱
❑ گھر میں داخل ہونے کی دعا........................ ۳۱
❑ گھر سے نکلنے کی دعا........................ ۳۱
❑ کھانے سے پہلے کی دعا........................ ۳۱
❑ کھانے کے بعد کی دعا........................ ۳۱
❑ کسی کے یہاں دعوت کھائیں تو یہ پڑھیں........................ ۳۱
❑ دسترخوان اٹھانے کی دعا........................ ۳۱
❑ دودھ پینے کے بعد کی دعا........................ ۳۲
❑ پانی یا کوئی مشروب پینے کی دعا........................ ۳۲
❑ پانی یا کسی مشروب پینے کے بعد کی دعا........................ ۳۲
❑ آب زم زم پینے کے بعد کی دعا........................ ۳۲
❑ بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا........................ ۳۲
❑ بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا........................ ۳۲
❑ سونے سے پہلے کی دعا........................ ۳۲
❑ جب سونے لگے اور نیند نہ آئے تو یہ پڑھے........................ ۳۲
❑ نیند میں ڈر جانے یا گھبراہٹ کے وقت کی دعا........................ ۳۲
❑ برا خواب نظر آئے تو یہ پڑھے........................ ۳۳
❑ سوکر اٹھنے کی دعا........................ ۳۳

❑ صبح کی دعا.................... ۳۳
❑ شام کی دعا.................... ۳۳
❑ بات چیت میں استعمال کرنے کے اسلامی کلمات....... ۳۴
احادیث.................... ۳۵

ایمانیات

❑ خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقائد.......... ۳۶

اپنے محبوب ﷺ کو پہچانئے

❑ حضور ﷺ کی بیویوں کے نام.................... ۳۸
❑ حضور ﷺ کی اولاد.................... ۳۸
❑ حضور ﷺ کے داماد.................... ۳۸
❑ حضور ﷺ کے نواسے نواسیاں.................... ۳۸
❑ حضور ﷺ کی رضاعی مائیں.................... ۳۸
❑ حضور ﷺ کے چچا.................... ۳۸
❑ حضور ﷺ کی پھوپیاں.................... ۳۸
❑ خلفائے راشدین.................... ۳۹
❑ عشرۂ مبشرہ.................... ۳۹

اپنے خلفاء کو پہچانئے

❑ خلیفۂ اول سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ.......... ۳۹

سنن و آداب

❑ کھانے کے آداب.................... ۴۲
❑ پینے کے آداب.................... ۴۳
❑ مصافحہ کے آداب.................... ۴۴

دینیات اوّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلا سبق (۱)

ایمانیات

ایمان کے سات اصول ہیں:

(۱) ایمان باللہ یعنی اللہ پر ایمان لانا۔

(۲) ایمان بالملائکہ یعنی فرشتوں پر ایمان لانا۔

(۳) ایمان بالکُتُب یعنی آسمانی کتب پر ایمان لانا۔

(۴) ایمان بالرِّسالت یعنی رسولوں پر ایمان لانا۔

(۵) ایمان بالآخرۃ یعنی قیامت پر ایمان لانا۔

(۶) ایمان بعث بعدالموت یعنی مرنے کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر ایمان لانا۔

(۷) ایمان بالقدر یعنی اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لانا۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

(۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

(۲) نماز قائم کرنا۔

(۳) زکات ادا کرنا۔

(۴) (صاحبِ استطاعت شخص کا) بیت اللہ کا حج کرنا۔

(۵) رمضان المبارک کے روزہ رکھنا۔

صفتِ ایمان

ایمان مفصل: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے سب فرشتوں پر اور اس کی تمام کتابوں پر اور اس کے تمام رسولوں پر اور آخرت کے دن پر
وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.
اور اس بات پر کہ تقدیر اچھی اور بری سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور موت کے بعد دوبارہ اٹھائے جانے پر۔
ایمان مجمل: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَصِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ
میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر جیسا کہ اس کی ذات کے شایان شان ہے اس کے تمام اسمائے حسنیٰ اور تمام صفات کے ساتھ اور میں نے قبول کئے
جَمِيْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌ ۢ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ ۢ بِالْقَلْبِ.
اللہ تعالیٰ کے تمام احکام زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے۔

❖❖❖

دوسرا سبق (۲)

کلماتِ اسلام

پہلا کلمہ طیّب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور (حضرت) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔
دوسرا کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.
اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اللہ پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.
گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کی توفیق نہیں ہے مگر اللہ کی طرف سے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔
چوتھا کلمہ توحید: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ط ذُوالْجَلَالِ
تعریف ہے، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہمیشہ زندہ ہے، اسے کبھی موت نہیں آئے گی، بڑے جلال
وَالْاِكْرَامِ ط بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.
اور بزرگی والا ہے۔ اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
پانچواں کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا
میں اپنے پروردگار اللہ سے معافی مانگتا ہوں ہر اس گناہ کی جو میں نے جان بوجھ کر
اَوْ خَطَاً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ
کیا یا بھول کر، چھپ کر کیا یا ظاہر ہوکر۔ اور میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ کی جسے میں جانتا ہوں
وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ ط اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ
اور اس گناہ کی بھی جسے میں نہیں جانتا۔ (اے اللہ!) بیشک تو غیبوں کا جاننے والا،
وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ
عیبوں کا چھپانے والا اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔ اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت نہیں ہے مگر اللہ کی طرف سے

الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ اَنْ اُشْرِکَ بِکَ شَيْئًا

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں کسی شے کو جان بوجھ کر تیرا شریک بناؤں

وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ

اور مجھے اس کا علم ہو اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اس (شرک) کی جسے میں نہیں جانتا اور میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا

مِنَ الْکُفْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ

کفر، شرک، جھوٹ، غیبت، بدعت اور چغلی سے

وَالْفَوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ کُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ

اور بے حیائی کے کاموں سے اور بہتان باندھنے سے اور تمام گناہوں سے۔ اور میں اسلام لایا۔ اور میں کہتا ہوں کہ

اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

❖❖❖

تیسرا سبق (۳)

طہارت

وضو کا بیان

وضو شروع کرنے کی دعا: بِسْمِ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ.

وضو کے بعد کی دعا: آسمان کی طرف نظر کرتے ہوئے کلمہ شہادت پڑھے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

پھر یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

فرائض وضو چار ہیں:

(۱) منہ (چہرہ) ایک بار دھونا۔
(۲) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک دھونا۔
(۳) چوتھائی حصہ سر کا مسح کرنا۔
(۴) دونوں پاؤں کا ٹخنوں تک دھونا۔

نواقض وضو آٹھ ہیں:

یعنی وہ کام جن کے کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۱) پاخانہ پیشاب کرنا یا ان دونوں مقام سے کسی اور چیز کا نکلنا۔
(۲) ریح یعنی ہوا کا خارج ہونا۔
(۳) بدن کے کسی مقام سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا۔

(۴) منہ بھر کر قے یعنی اُلٹی کرنا۔

(۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سو جانا۔

(۶) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

(۷) مجنون یعنی دیوانہ ہو جانا۔

(۸) رکوع سجدے والی نماز میں کھلکھلا کر ہنسنا۔

فرائض غسل تین ہیں:

(۱) منہ بھر کر کلی یا غرارہ کرنا۔

(۲) ناک کی نرم ہڈی تک پانی چڑھانا۔

(۳) پورے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

غسل واجب کرنے والی چیزیں:

(۱) شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا۔

(۲) جماع کرنا۔

(۳) حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

(۴) احتلام ہو جانا۔

❒❖❒

چوتھا سبق (۴)

عبادات

اذان:

اذان ہر فرض نماز کے لیے سنت مؤکدہ ہے

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ،
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ،
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ،
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ،
اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

اور فجر کی اذان میں ''حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'' کے بعد ''اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ'' دو بار کہا جاتا ہے۔

اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، اٰتِ مُحَمَّدَنِ
الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ،
اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

نوٹ: اذان سن کر جماعت کے لیے جانا واجب ہے اور زبان سے اذان کے کلمات کا جواب دینا مستحب ہے۔

اذان کا جواب دینے کا طریقہ:

اذان کا جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ جو الفاظ مؤذن کہے وہی الفاظ دہرائے جائیں اور مؤذن جب حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو سننے والا ان کے بدلے لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہے، اسی طرح فجر کی اذان میں اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کی جگہ صَدَقْتَ وَ بَرَرْتَ کہے۔

اقامت:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ،
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ،
أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ،
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ،
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ،
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

اقامت کا جواب بھی اذان کی طرح ہی دیا جائے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کی جگہ أَقَامَهَا اللّٰهُ وَ أَدَامَهَا کہے، البتہ آخر میں درود شریف اور دعا نہ پڑھے۔

پانچواں سبق (۵)

نماز پڑھنے کا سنت طریقہ

وضو کر کے پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو، نماز کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور اللّٰهُ أَكْبَر کہہ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھ لو، داہنا ہاتھ اوپر اور بایاں ہاتھ اس کے نیچے رہے، نماز میں ادھر اُدھر نہ دیکھو، ادب سے کھڑے ہو، خدا تعالیٰ کی طرف دھیان رکھو۔

ہاتھ باندھ کر ثنا یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ پھر تعوّذ یعنی أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ اور تسمیہ یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو۔ الحمد شریف ختم کر کے آہستہ سے آمین کہو، پھر سورہ اخلاص یا اور کوئی سورت جو یاد ہو وہ پڑھو۔

پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ، کہہ کر رکوع کے لئے جھکو، رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑ لو، رکوع کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ تین یا پانچ مرتبہ پڑھو،

پھر تسمیع یعنی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر تحمید یعنی رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ بھی پڑھ لو، پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھو، پھر دونوں ہاتھ رکھو، پھر دونوں ہاتھوں کے بیچ میں پہلے ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو، سجدے کی تسبیح یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰی تین یا پانچ مرتبہ کہو، پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ اسی طرح کرو، پھر تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ، اٹھتے وقت زمین پر ہاتھ نہ ٹیکو، سجدوں تک ایک رکعت پوری ہوگئی۔

دوسری رکعت شروع ہوئی، تسمیہ پڑھ کر الحمد شریف پڑھو، اور کوئی اور سورۃ ملاؤ، پھر رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کر کے اٹھ کر بیٹھ جاؤ، پہلے تشہد پڑھو، پھر درود شریف پھر دعا پڑھو۔ پھر سلام پھیرو، پہلے داہنی طرف پھر بائیں طرف، سلام پھیرتے وقت داہنی اور بائیں طرف منہ موڑ لو، یہ دو رکعت نماز پوری ہوگئی۔

سلام پھیرنے کے بعد اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ پڑھو اور ہاتھ اٹھا کر دُعا مانگو، ہاتھ بہت زیادہ نہ اٹھاؤ یعنی کندھوں سے اونچے نہ کرو۔ دعا سے فارغ ہو کر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لو۔

❖❒❖

نقشہ تعدادِ رکعات

اوقات نماز	سنت قبل فرض	فرض	سنت بعد فرض	نوافل	میزان
فجر	2 مؤکدہ	2	-	-	4
ظہر	4 مؤکدہ	4	2 مؤکدہ	2	12
عصر	4 غیر مؤکدہ	4	-	-	8
مغرب	-	3	2 مؤکدہ	2	7
عشاء	4 غیر مؤکدہ	4	2 مؤکدہ 3 وتر واجب	2 وتر سے پہلے 2 بعد میں	17
جمعہ	4 مؤکدہ	2	4 مؤکدہ 2 غیر مؤکدہ	2	14

چار رکعت میں امام کے ملنے کا طریقہ

-	پہلی رکعت	دوسری رکعت	تیسری رکعت	چوتھی رکعت			
امام	ثناء+ فاتحہ+ سورت	فاتحہ+سورت	فاتحہ	فاتحہ			
مقتدی	ثناء+ خاموشی	خاموشی	خاموشی	خاموشی			
دوسری رکعت میں شامل ہونے کا طریقہ		خاموشی	خاموشی	خاموشی	سلام کے بعد اٹھ کر ثناء+ فاتحہ+سورت		
تیسری رکعت میں شامل ہونے کا طریقہ			خاموشی	خاموشی	سلام کے بعد اٹھ کر ثناء+ فاتحہ+سورت	فاتحہ+سورت	
چوتھی رکعت میں شامل ہونے کا طریقہ				خاموشی	سلام کے بعد اٹھ کر ثناء+ فاتحہ+سورت تشہد	فاتحہ+سورت	فاتحہ

نوٹ: پہلی رکعت میں امام کے ساتھ ملنے والا نمازی اگر قرأت شروع ہونے پہلے مل جائے تو ثناء پڑھ کر خاموش ہوجائے، ورنہ ثناء بھی نہ پڑھیں نیز بعد میں یعنی دوسری یا دیگر رکعت میں شامل ہونے والا درج بالا طریقہ سے اپنی نماز مکمل کرے۔

چھٹا سبق (۶)

نماز کا بیان

شرائط نماز سات ہیں:

(۱) بدن کا پاک ہونا۔(۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔(۳) جگہ کا پاک ہونا۔(۴) ستر کا چھپانا۔(۵) نماز کا وقت ہونا۔(۶) قبلہ کی طرف رخ کرنا۔(۷) نیت کرنا۔

فرائض نماز سات ہیں:

(۱) تکبیر تحریمہ، یعنی"اللہ اکبر" کہہ کر نماز شروع کرنا۔(۲) قیام یعنی کھڑا ہونا۔(۳) قراءۃ (تلاوت کرنا)۔(۴) رکوع کرنا۔(۵) سجود، یعنی سجدہ کرنا، ہر رکعت میں دومرتبہ فرض ہے۔(۶) تشہد پڑھنے کے بقدر قعدۂ اخیرہ میں بیٹھنا۔(۷) اپنے ارادہ سے نماز کو پورا کرنا۔

واجبات نماز چودہ ہیں: یعنی وہ کام جن کا نماز میں کرنا ضروری ہے۔

(۱) سورہ فاتحہ کا پڑھنا۔(۲) اس کے ساتھ کوئی سورۃ ملانا۔(۳) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لئے مقرر کرنا۔(۴) الحمد شریف کو سورت سے پہلے پڑھنا۔(۵) رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا۔(۶) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۷) پہلا قعدہ کرنا۔(۸) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔(۹) لفظ سلام کیساتھ نماز سے علیحدہ ہونا۔(۱۰) ظہر وعصر میں قرآت آہستہ کرنا۔(۱۱) امام کو مغرب وعشاء کی پہلی دو رکعتوں اور فجر و جمعہ وعیدین وتراویح اور رمضان شریف کے وتر کی سب رکعتوں میں قرآت بلند آواز سے کرنا۔(۱۲) تعدیل ارکان یعنی رکوع سجدے وغیرہ کو اطمینان سے ادا کرنا۔(۱۳) وتر کی تیسری رکعت میں دعائے قنوت کیلئے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا۔(۱۴) عیدین میں چھ زائد تکبیریں کہنا۔

ساتواں سبق (۷)

اذکارنماز

ثنا: سُبۡحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمۡدِکَ وَتَبٰرَکَ اسۡمُکَ وَ تَعَالٰی جَدُّکَ وَلَا اِلٰہَ غَیۡرُکَ.

التحیات: اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیۡنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیۡنَ اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُہٗ وَرَسُوۡلُہٗ.

درود شریف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی اِبۡرَاھِیۡمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبۡرَاھِیۡمَ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ.

دعاءماثورہ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ ظُلۡمًا کَثِیۡرًا وَّلَا یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اَنۡتَ فَاغۡفِرۡلِیۡ مَغۡفِرَۃً مِّنۡ عِنۡدِکَ وَارۡحَمۡنِیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ

دعا: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

دعائے قنوت: اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَ نَشْكُرُكَ وَ لَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِق

قومہ (رکوع سے سیدھا کھڑا ہونے) کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْرًا طَيِّباً مُّبَارَكاً فِيْهِ.

جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان کی دعا: رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ.

فرض نماز کے بعد کے اذکار: تین مرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ. آیۃ الکرسی، ۳۳/مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳/مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۴/مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

آٹھواں سبق (۸)

مسنون دعائیں

مسجد میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

مسجد سے نکلنے کی دعا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.

گھر میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلَجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ، بِسْمِ اللهِ وَلَجْنَا، وَعَلَى اللهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.

گھر سے نکلنے کی دعا: بِسْمِ اللهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

کھانے سے پہلے کی دعا: بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى بَرَكَةِ اللهِ.

اگر کھانے کے شروع میں بِسْمِ اللهِ کہنا بھول گیا تو جب یاد آئے یہ پڑھے

بِسْمِ اللهِ اَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ.

کھانے کے بعد کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ اَشْبَعَنَا، وَاَرْوَانَا وَاَنْعَمَ عَلَيْنَا، وَاَفْضَلَ.

کسی کے یہاں دعوت کھائے تو یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِيْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ.

دسترخوان اٹھانے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ

غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّ لَا مُوَدَّعٍ وَّ لَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا.

دودھ پینے کے بعد کی دعا: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.

پانی یا کوئی مشروب پینے کی دعا: بِسْمِ اللّٰهِ.

پانی یا کسی مشروب پینے کے بعد کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا ، وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا اُجَاجًا.

آبِ زمزم پینے کے بعد کی دعا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَاءٍ.

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.

بیت الخلاء سے نکلنے کی دعا: غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ.

سونے سے پہلے کی دعا: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى.

جب سونے لگے اور نیند نہ آئے تو یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ غَارَتِ النُّجُوْمُ ، وَهَدَأَتِ الْعُيُوْنُ ، وَ اَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ ، لَا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّ لَا نَوْمٌ ، يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ اَهْدِءْ لَيْلِيْ وَاَنِمْ عَيْنِيْ.

نیند میں ڈر جانے یا گھبراہٹ کے وقت کی دعا: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ

مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ.

برا خواب نظر آئے تو یہ دعا پڑھے: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا.

سوکر اٹھنے کی دعا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا، وَ اِلَيْهِ النُّشُوْرُ.

صبح کی دعا: أَصْبَحْنَا وَ أَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ فَتْحَهُ وَ نَصْرَهُ وَ نُوْرَهُ وَ بَرَكَتَهُ وَ هُدَاهُ وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهِ وَ شَرِّ مَا بَعْدَهُ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا.

شام کی دعا: أَمْسَيْنَا وَ أَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ فَتْحَهَا وَ نَصْرَهَا وَ نُوْرَهَا وَ بَرَكَتَهَا وَ هُدَاهَا وَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْهَا وَ شَرِّ مَا بَعْدَهَا بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَ لَا فِي

السَّمَآءِ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ

دِيْنًا وَّ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا.

بات چیت میں استعمال کرنے کے اسلامی کلمات

- جب اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مبارک نام لو یا سنو تو کہو: صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.
- جب کسی بات پر تعجب یا خوشی ہو تو کہو: سُبْحَانَ اللّٰهِ.
- جب کوئی کچھ دے یا بھلائی کرے تو اس سے کہو: جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا .
- جب کوئی پسندیدہ چیز دیکھو یا سنو تو کہو: مَا شَاءَ اللّٰهُ.
- جب کسی سے وعدہ کرو یا کسی کام کا ارادہ کرو تو کہو: إِنْ شَاءَ اللّٰه.
- جب کسی کے مرنے کی خبر سنو یا نقصان پہنچے تو کہو: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.
- جس کو چھینک آئے وہ کہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.
- چھینک سننے والا یہ کہے: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ.
- پھر چھینک نے والا کہے: يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ.
- جب اوپر چڑھو تو کہو: اللّٰهُ أَكْبَر
- جب نیچے اترو تو کہو: سُبْحَانَ اللّٰهِ.
- جب برابر جگہ پر چلو تو کہو: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

نواں سبق (۹)

احادیث

جو شخص امر دین سے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچائے اس کو اللہ تعالی زمرۂ علما میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔

(۱) قال النبیؐ إِنَّمَاالأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ. {بخاری}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

(۲) قال النبیؐ مَنْ صَمَتَ نَجَا. {ترمذي}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پائی۔

(۳) قال النبیؐ مَن لا يَرْحَمُ لا يُرْحَمُ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو رحم نہیں کرتا، اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(۴) قال النبیؐ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلاَقًا. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہتر وہ آدمی ہے جس کے اخلاق اچھے ہو۔

(۵) قال النبیؐ الصَّوْمُ جُنَّةٌ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ ڈھال ہے۔

(۶) قال النبیؐ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں بہترین وہ شخص ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھلائے۔

(۷) قال النبیؐ من غَشَّنا فليس منّا. {مسلم}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ہم کو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔

(۸) قال النبیؐ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا حشر اس کے ساتھ ہوگا جس سے اس کو محبت ہوگی۔

(۹) قال النبیؐ حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ. {ابوداؤد}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا گمان رکھنا، بہترین عبادت ہے۔

(۱۰)　قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا یَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. {مسلم}

ترجمہ:　رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کی تکلیفوں سے محفوظ نہ ہو۔

دسواں سبق (۱۰)

ایمانیات

خدا تعالیٰ کے ساتھ مسلمانوں کے عقائد

(۱)　خدا تعالیٰ ایک ہے۔

(۲)　خدا تعالیٰ ہی عبادت اور بندگی کے لائق ہے اور اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔

(۳)　اس کا کوئی شریک نہیں۔

(۴)　وہ ہر بات کو جانتا ہے، کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

(۵)　وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔

(۶)　اس نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، آدمی، جن، غرض تمام جہان کو پیدا کیا ہے اور وہی تمام دنیا کا مالک ہے۔

(۷)　وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے، یعنی مخلوق کی زندگی اور موت اس کے حکم سے ہوتی ہے۔

(۸)　وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔

(۹)　وہ نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے، نہ سوتا ہے۔

(۱۰)　وہ خود بخود ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

(۱۱)　اس کو کسی نے پیدا نہیں کیا۔

(۱۲) نہ اس کا باپ ہے، نہ بیٹا، نہ بیٹی، نہ بیوی، نہ کسی سے اس کا رشتہ ناتا۔ وہ ان تمام تعلقات سے پاک ہے۔

(۱۳) سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اور اُس کو کسی چیز کی حاجت نہیں۔

(۱۴) وہ بے مثل ہے کوئی چیز اُس کے مشابہ یعنی اس جیسی نہیں۔

(۱۵) وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

(۱۶) وہ مخلوق جیسے ہاتھ پاؤں، ناک، کان اور شکل وصورت سے پاک ہے۔

(۱۷) اس نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظاموں اور خاص خاص کاموں پر مقرر فرما دیا ہے۔

(۱۸) اس نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے پیغمبر بھیجے کہ لوگوں کو سچا مذہب سکھائیں اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے بچائیں۔

گیارھواں سبق (۱۱)

اپنے محبوبؐ کو پہچانئے!

حضور کا نام	محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
والد کا نام	عبداللہ بن عبدالمطلب
والدہ کا نام	آمنہ بنت وہب
دادا کا نام	اصل نام (شَیْبَۃُ الحَمد) مشہور عبدالمطلب بن ہاشم
دادی کا نام	فاطمہ بنت عَمرو
نانا کا نام	وہب بن عبد مناف
نانی کا نام	بَرَّہ بنت عبدالعُزّیٰ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے نام!

(۱) حضرت خدیجہؓ۔(۲) حضرت عائشہؓ۔(۳) حضرت حفصہؓ۔(۴) حضرت ام سلمہؓ۔(۵) حضرت زینب بنت جحشؓ۔(۶) حضرت ام حبیبہؓ۔(۷) حضرت جویریہؓ۔(۸) حضرت صفیہؓ۔(۹) حضرت میمونہؓ۔(۱۰) حضرت سودہؓ۔ (۱۱) زینب بنت خزیمہؓ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد!

تین لڑکے: (۱) قاسم (۲) عبداللہ جن کا لقب طیب اور طاہر ہے (۳) ابراہیم

چار لڑکیاں: (۱) زینبؓ (۲) رقیہؓ (۳) ام کلثومؓ (۴) فاطمۃ الزہراءؓ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد!

(۱) ابوالعاص بن الربیعؓ (۲) عثمان بن عفانؓ (۳) علی بن ابی طالبؓ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے نواسیاں!

(۱) حسن بن علیؓ (۲) حسین بن علیؓ (۳) محسن بن علیؓ (۴) زینب بنت علیؓ (۵) اِم کلثوم بنت علیؓ (۶) علی بن ابی العاصؓ (۷) امامہ بنت ابی العاصؓ (۸) عبداللہ بن عثمانؓ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں (جنکا آپ نے دودھ پیا)

(۱) ثُوَیبَہ (۲) حلیمہ سعدیہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا!

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دس چچا ہیں جن میں سے دو مسلمان ہوئے (۱) حضرت حمزہؓ۔ (۲) حضرت عباسؓ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیاں!

(۱) صفیہؓ (۲) اروىؓ (۳) عاتکہؓ (۴) ام حکیم (۵) امیمہ (۶) برہ۔

پہلی تین مسلمان ہوئیں۔

خلفائے راشدین: (۱) خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ (۲) خلیفہ دوم حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ عنہ ۔(۳) خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ۔(۴) خلیفہ چہارم حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

عشرہ مبشرہ: یعنی وہ دس صحابہ جن کو ایک ہی مجلس میں آپ علیہ السلام نے جنت کی بشارت دی:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق (۲) عمر فاروق (۳) عثمان ذوالنورین (۴) علی مرتضیٰ (۵) طلحہ (۶) زبیر (۷) عبدالرحمن بن عوف (۸) سعد ابن ابی وقاص (۹) سعید ابن زید (۱۰) ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

بارھواں سبق (۱۲)

اپنے خلفاء رضی اللہ عنہ کو پہچانئے

خلفیہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

سوال: حضرت ابوبکر کی ولادت کب ہوئی؟

جواب: واقعہ فیل کے تقریباً اڑھائی سال بعد۔

سوال: آپ کا اصل نام، کینت اور لقب کیا ہے؟

جواب: اصل نام عبداللہ اور کنیت ابوبکر اور لقب صدیق ہے۔

سوال: حضرت ابوبکر کب مسلمان ہوئے؟

جواب: حضرت ابوبکر مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

سوال: حضرت ابوبکر کا تعلق قریش کے کس خاندان سے ہے؟
جواب: حضرت ابوبکر کا تعلق قریش کے بنوتیم خاندان سے ہے۔
سوال: حضرت ابوبکر کا حلیہ مبارک بتائیں؟
جواب: رنگ آپ کا سفید تھا، جسم لاغر تھا، رخساروں پر گوشت کم تھا، پیشانی ابھری ہوئی تھی، بال سفید ہو گئے تھے، مہندی اور تیل کا خضاب کرتے تھے، بڑے نرم دل اور نہایت بردبار تھے۔
سوال: حضرت ابوبکر کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟
جواب: والد کا نام عثمان بن عامر اور والدہ کا نام سلمیٰ بنت صخر ہے۔
سوال: حضرت ابوبکر کی کتنی بیویاں تھی؟
جواب: یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں چار بیویاں تھیں۔
سوال: حضرت ابوبکر کل کتنی اولاد تھی؟
جواب: کل چھ اولاد تھی۔
سوال: اس غلام کا نام کیا ہے جو ہجرت کے موقع پر حضرت ابوبکر کے ہمراہ تھا؟
جواب: عامر بن فہیرہ۔
سوال: حضرت ابوبکر نے غار ثور میں نبی کریم کے ساتھ کتنے دن قیام کیا؟
جواب: تین دن۔
سوال: حضور کی سفر معراج کی سب سے پہلے کس نے تصدیق کی؟
جواب: حضرت ابوبکر صدیق نے اسی تصدیق کے صلہ میں صدیق کا لقب ملا۔
سوال: حضرت ابوبکر کا نبی کریم سے کیا رشتہ ہے؟
جواب: حضرت ابوبکر آپ کے سسر ہیں چونکہ حضرت ابوبکر کی بیٹی حضرت عائشہ حضور کے نکاح میں ہے۔

سوال: حضرت ابوبکر کے متعلق حضور کی کوئی فضیلت بتائیں؟

جواب: (۱) رسول اللہ نے فرمایا سب سے زیادہ اپنی رفاقت اور مال سے مجھ پر احسان کرنے والے ابوبکر صدیق ہیں اگر میں خدا کے سوا کسی کو اپنا خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ان سے اسلام کی اخوت اور محبت ہے مسجد میں سوا ابوبکر کے کسی اور کی کھڑکی باقی نہ رکھی جائے۔(۲) رسول اللہ نے فرمایا میری امت میں سب سے زیادہ مہربان میری امت پر ابوبکر صدیق ہیں۔

سوال: حضرت ابوبکر کی مدتِ خلافت کتنی ہے؟

جواب: دوسال تین مہینے نو دن ہے۔

سوال: حضرت ابوبکر کی خلافت کے کچھ کارنامے بتائیں؟

جواب: (۱) مدعیان نبوت کی سرکوبی (۲) مانعین زکوٰۃ کا مقابلہ (۳) مرتدین اسلام سے جنگ (۴) جمع قرآن کریم۔

سوال: حضرت ابوبکر کی وفات کب ہوئی؟

جواب: ۱۷ جمادی الاخری سنہ ۱۳ھ مغرب اور عشاء کے درمیان علالت کے سبب بعمر تریسٹھ سال اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔

سوال: حضرت ابوبکر کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: حضرت عمرؓ نے۔

سوال: حضرت ابوبکر کی تدفین کہا ہوئی؟

جواب: اپنے حبیب کے پہلو میں روضہ مقدس میں تدفین عمل میں آئی۔

تیرہواں سبق (۱۳)

سنن وآداب

کھانے کے آداب:

۱- کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونا اور دھونے کے بعد ان کو کسی کپڑے وغیرہ سے صاف نہ کرنا۔

۲- دستر خوان بچھا کر کھانا کھانا۔

۳- بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرنا۔

۴- شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائیں تو یاد آنے پر فوراً دعا پڑھنا۔

۵- سیدھے ہاتھ سے کھانا۔

۶- کھانا اپنے سامنے سے کھانا اگر دستر خوان پر مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو جو پسند ہو اس میں سے لے کر کھانا۔

۷- کھانا سنت طریقہ پر بیٹھ کر کھائیں ایک زانو بیٹھنا یا دو زانو بیٹھنا۔

۸- ٹیک لگا کر کھانا نہ کھانا۔

۹- کھانے کی برائی نہ کرنا اور کھانے میں عیب نہ نکالنا۔

۱۰- ضرورت کے بقدر ہی برتن میں کھانا نکالنا۔

۱۱- کھانے کے بعد برتن کو اچھی طرح سے صاف کرنا۔

۱۲- کھانے سے فارغ ہونے کے بعد انگلیوں کو چاٹ کر صاف کرنا۔

۱۳- روٹیوں سے انگلیاں ہرگز صاف نہ کرنا۔

۱۴- بہت زیادہ گرم کھانا نہ کھانا۔

۱۵- کھانا ٹھنڈا کرنے کے لئے اس میں منھ سے پھونک نہ مارنا۔

۱۶- جلا ہوا یا کچا کھانا نہ کھانا۔
۱۷- کھاتے وقت اگر لقمہ ہاتھ سے چھوٹ کر دسترخوان پر گر جائے تو اس کو اٹھا کر کھانا۔
۱۸- اگر لقمہ دسترخوان کے علاوہ نیچے زمین وغیرہ پر گر جائے تو اس کو نہ کھانا۔
۱۹- کھانا کھانے کے بعد اپنے ہاتھوں کو دھونا اور کلی کرنا۔
۲۰- کھانے سے فارغ ہو جانے کے بعد کھانا کھانے کے بعد کی دعا پڑھنا۔
۲۱- دسترخوان اٹھاتے وقت دسترخوان اٹھانے کی دعا پڑھنا۔

❖❒❖

چودھواں سبق (۱۴)

پینے کے آداب:

۱- ہر پینے والی چیز کو سیدھے ہاتھ سے پینا۔
۲- ہر چیز کو بیٹھ کر پینا۔
۳- ہر چیز کو بسم اللہ پڑھ کر پینا۔
۴- پینے کے بعد الحمدُ لِلّٰہ پڑھنا۔
۵- پانی تین سانس میں پینا۔
۶- سانس لیتے وقت برتن کو منھ سے الگ کرنا۔
۷- کوئی بھی چیز برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔
۸- بڑے برتن یا بوتل وغیرہ سے منھ لگا کر پانی نہ پینا۔
۹- پانی پینے کے بعد پانی پینے کی دعا پڑھنا۔
۱۰- پانی پی کر اگر دوسروں کو دینا ہو تو سیدھی طرف والے کو پہلے دینا۔

مصافحہ کے آداب:

۱- سلام کرتے وقت مصافحہ کرنا سنت ہے۔

۲- پہلے سلام کرنا چاہیے پھر مصافحہ کرنا چاہیے۔

۳- سلام کے بغیر صرف مصافحہ کرنا خلاف سنت ہے۔

۴- مشغولی کے وقت مصافحہ نہیں کرنا چاہیے۔

۵- تیزی کے ساتھ جاتے ہوے شخص کو مصافحہ کے لیے نہیں روکنا چاہیے۔

۶- مصافحہ پہلی ملاقات کے وقت یا رخصت ہوتے ہوئے کرنا چاہیے۔

۷- مصافحہ کرتے وقت دوسرے کی راحت کا خیال رکھنا چاہیے۔

۸- مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیے۔

❖❒❖

دینیات دوم

فہرست عناوین

طہارت

- وضو کرنے کا طریقہ ۵۰
- وضو میں تیرہ سنتیں ہیں ۵۰
- مستحبات وضو پانچ ہیں ۵۱
- مکروہات وضو چھ ہیں ۵۱
- غسل کا طریقہ ۵۱
- غسل میں بارہ سنتیں ہیں ۵۱
- مستحبات غسل چھ ہیں ۵۲

عبادات

- اذان واقامت کے مستحبات ۵۲
- اذان کے مکروہات ۵۳
- مفسداتِ نماز ۵۳
- مکروہاتِ نماز ۵۴

نماز کی سنتیں

- قیام کی گیارہ سنتیں ۵۶
- قراءت کی سات سنتیں ۵۶
- رکوع کی آٹھ سنتیں ۵۶
- سجدہ کی بارہ سنتیں ۵۷
- قعدہ کی تیرہ سنتیں ۵۷

نماز جنازہ

- ہدایات ومستحبات بوقتِ انتقال ۵۸

❏ نہلانے کا طریقہ ۵۹
❏ غسل دینے والے کے لئے چند ہدایات ۵۹
❏ کفن کے کپڑے ۶۰
❏ کفنانے کا طریقہ ۶۰
❏ نماز جنازہ کا حکم ۶۲
❏ وہ شرائط جن کا تعلق میت سے چھ ہیں ۶۲
❏ فرائض نماز جنازہ ۶۲
❏ نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں ۶۲
❏ نماز جنازہ ادا کرنے کا مسنون طریقہ ۶۲

وضو کی منقول دعائیں

❏ ہاتھ دھوتے وقت کی دعا ۶۴
❏ کلی کرتے وقت کی دعا ۶۴
❏ ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا ۶۴
❏ چہرہ دھوتے وقت کی دعا ۶۴
❏ دایاں بازو دھوتے وقت کی دعا ۶۴
❏ بایاں بازو دھوتے وقت کی دعا ۶۴
❏ سر کا مسح کرتے وقت کی دعا ۶۵
❏ کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا ۶۵
❏ گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا ۶۵
❏ دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا ۶۵
❏ بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا ۶۵
❏ وضو کے بعد کی دعا ۶۵
احادیث ۶۶

ایمانیات

- فرشتوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے............ ٦٧
- آسمانی کتابوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے....... ٦٧

اپنے محبوب کو پہچانئے

- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی مائیں اور کنیزیں.......... ٦٩
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کا منظر.................... ٦٩
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت......................... ٦٩
- حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذنین......................... ٦٩
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین شعراء جو نبی کے دفاع میں اشعار پڑھتے تھے. ٦٩
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار حدی خواں تھے............ ٧٠
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطیب.................... ٧٠
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور کاتبین............ ٧٠
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص خدمت گار............ ٧٠
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر اور تکیہ مبارک......... ٧٠
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس...................... ٧١
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات.................... ٧١
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہردار.................... ٧٢
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چھ کمانیں تھیں............. ٧٢
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پانچ نیزے تھے............ ٧٣
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو ڈھالوں کے نام یہ ہیں......... ٧٣
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو تلواریں تھیں جن کے نام یہ ہیں... ٧٣
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سات زرہیں تھیں جن کے نام یہ ہیں. ٧٣
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواریوں کے نام.......... ٧٣

اپنے خلفاء کو پہچانئے

❒ خلفیہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروقؓ ۷۴

سنن و آداب

❒ سونے کے آداب ۷۶
❒ دعا مانگنے کے آداب ۷۷
❒ کسی کے یہاں جانے کے آداب ۷۷

پندرہواں سبق (۱۵)

طہارت

وضو کرنے کا طریقہ:

صاف برتن میں پاک پانی لے کر پاک صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھو، قبلہ کی طرف منہ کرلو تو اچھا ہے اور اس کا موقع نہ ہو تو کچھ نقصان نہیں، آستینیں کہنیوں سے اوپر تک چڑھالو، پھر بسم اللہ پڑھو اور تین بار گٹوں تک دونوں ہاتھ دھوؤ، پھر تین مرتبہ کلی کرو، مسواک نہ ہو تو انگلی سے دانت مل لو، پھر تین بار ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرو۔

پھر تین مرتبہ منہ دھوؤ، منہ پر پانی زور سے نہ مارو بلکہ آہستہ سے پیشانی پر پانی ڈال کر دھوؤ پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور ادھر اُدھر دونوں کانوں تک منہ دھونا چاہیئے، پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوو، پہلے داہنا ہاتھ تین بار، پھر بایاں ہاتھ تین بار دھونا چاہیئے، پھر ہاتھ پانی سے تر کرکے (بھگوکر) سر کا مسح کرو، پھر کانوں کا مسح کرو، پھر گردن کا مسح کرو، مسح صرف ایک ایک مرتبہ کرنا چاہیئے، پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوؤ، پہلے داہنا پاؤں پھر بایاں پاؤں دھونا چاہیئے۔

وضو میں تیرہ سنتیں ہیں:

(۱) نیت کرنا۔ (۲) بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) پہلے تین بار دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) تین بار کلی کرنا۔ (۶) تین بار ناک میں پانی ڈالنا۔ (۷) ڈاڑھی کا خلال کرنا۔ (۸) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا۔ (۹) ہر عضو کو تین بار دھونا۔ (۱۰) ایک بار تمام سر کا مسح کرنا یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا۔

(۱۱) دونوں کانوں کا مسح کرنا۔ (۱۲) ترتیب سے وضو کرنا۔ (۱۳) پے در پے وضو کرنا کہ ایک عضو خشک نہ ہونے پائے کہ دوسرا دھولے۔

مستحباتِ وضو پانچ ہیں: یعنی وہ کام جنکے کرنے سے ثواب میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱) دائیں طرف سے شروع کرنا۔ (۲) گردن کا مسح کرنا۔ (۳) وضو کے کام کو خود کرنا، دوسرے سے مدد نہ لینا۔ (۴) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا۔ (۵) پاک اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا۔

مکروہاتِ وضو چھ ہیں: یعنی وہ کام جن کے کرنے سے ثواب میں کمی آجاتی ہے۔

(۱) پانی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنا (۲) بلاضروت پانی کم استعمال کرنا (۳) پانی چہرہ پر مارنا (۴) دنیا کی بات کرنا (۵) بلا عذر دوسرے سے مدد لینا (۶) تین دفعہ پانی لیکر تین بار مسح کرنا۔

❖❒❖

سولھواں سبق (۱۶)

غسل کا طریقہ:

یہ ہے کہ اول دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوؤ پھر استنجا کرو اور جو ناپاکی بدن پر لگی ہو اس کو دور کرو پھر وضو کرو پھر تھوڑا پانی ڈال کر پورے بدن کو ہاتھ سے ملو، اس کے بعد سارے جسم پر تین مرتبہ پانی بہاؤ اس طرح کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے اگر ایک بال کے برابر بھی خشک (سوکھی) جگہ رہ جائے تو غسل نہ ہوگا۔

غسل میں بارہ سنتیں ہیں:

(۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا (۲) نیت کرنا (۳) دونوں ہاتھ پہونچوں تک

دھونا (۴) بدن سے نجاست دور کرنا (۵) پیشاب گاہ کو دھونا (۶) اس کے بعد وضو کرنا (۷) سارے بدن پر تین مرتبہ پانی بہانا (۸) پانی ڈالنے میں سر سے ابتداء کرنا (۹) سر کے بعد داہنے مونڈھے پر پانی ڈالنا (۱۰) اس کے بعد بائیں مونڈھے پر پانی ڈالنا (۱۱) بدن کو ملنا (۱۲) پے در پے اعضاء کو دھونا۔

مستحباتِ غسل چھ ہیں

(۱) برہنہ حالت میں غسل کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کرنا۔ (۲) پانی بہت زیادہ نہ بہائے اور نہ بہت کم لے کہ اچھی طرح غسل نہ کر سکے۔ (۳) ایسی جگہ غسل کرے کہ کوئی نہ دیکھے۔ (۴) غسل کرتے وقت باتیں نہ کرنا۔ (۵) غسل کے بعد کسی کپڑے سے اپنا بدن پونچھنا۔ (۶) بدن ڈھکنے میں بہت جلدی کرنا۔

❖□❖

سترہواں سبق (۱۷)

عبادات

اذان واقامت کے مستحبات:

(۱) موذن کا متقی ہونا۔

(۲) باوضو اذان دینا۔

(۳) موذن کا بلند آواز ہونا۔

(۴) قبلہ کی طرف رخ کر کے اذان دینا۔

(۵) اذان واقامت کے الفاظ کو ترتیب وار کہنا۔

(۶) کلمات اذان کو ٹھہر ٹھہر کر اور تکبیر کے الفاظ کو جلدی جلدی کہنا۔

(۷) اذان دیتے وقت دونوں کانوں میں شہادت کی انگلیاں دینا۔

(۸) تحویل کرنا، یعنی اذان میں حی علی الصلوۃ کہتے وقت دائیں جانب اور حَیَّ عَلَی الفلاح کہتے وقت بائیں جانب چہرہ گھمانا۔

اذان کے مکروہات:

(۱) گانے کی طرز پر اذان دینا۔(۲) غلط اذان دینا۔(۳) بلا وضو اذان دینا۔(۴) بیٹھ کر اذان دینا۔(۵) اذان کے درمیان بات کرنا۔(۶) اذان دینے والے کا ناپاک ہونا۔(۷) ناسمجھ بچہ ہونا۔(۸) فاسق ہونا۔(۹) پاگل ہونا۔(۱۰) عورت ہونا۔(۱۱) ایک مؤذن کا دو مسجدوں میں اذان دینا۔(۱۲) قبلہ کے علاوہ کسی دوسری طرف رخ کر کے اذان دینا۔

❖❒❖

اٹھارہواں سبق (۱۸)

مفسداتِ نماز:

(۱) نماز میں کلام کرنا قصداً ہو یا بھول کر تھوڑا ہو یا زیادہ ہر صورت میں نماز ٹوٹ جاتی ہے۔(۲) سلام کرنا یعنی کسی شخص کو سلام کرنے کے قصد سے سلام یا تسلیم یا السلام علیکم یا اس جیسا کوئی لفظ کہہ دینا۔(۳) سلام کا جواب دینا یا چھینکنے والے کو "یَرْحَمُكَ اللّٰه" یا نماز سے باہر والے کسی شخص کی دعا پر آمین کہنا۔(۴) کسی بُری خبر پر "اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ" پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہنا یا کسی عجیب خبر پر "سُبْحَانَ اللّٰهِ" کہنا۔(۵)

درد یا رنج کی وجہ سے آہ یا اُوہ یا اُف کرنا۔(۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قراءت بتانا۔(۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔(۸) قرآن مجید پڑھنے میں کوئی سخت غلطی کرنا۔(۹) عمل کثیر کرنا، یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والے یہ سمجھیں کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے۔(۱۰) کھانا پینا، قصداً ہو یا بھولے سے۔(۱۱) دوصفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔(۱۲) قبلے کی طرف سے بلا عذر سینہ پھیر لینا۔(۱۳) ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔(۱۴) ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔(۱۵) دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے، مثلاً یا اللہ! مجھے آج سو روپے دیدے۔ (۱۶) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں۔(۱۷) بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔(۱۸) امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔(تعلیم الاسلام)

انیسواں سبق (۱۹)

مکروہاتِ نماز:

(۱) سدل یعنی کپڑے کو لٹکانا، مثلاً چادر سر پر ڈال کر اسکے دونوں کنارے لٹکا دینا یا اچکن یا چوغہ بغیر اس کے کہ آستینوں میں ہاتھ ڈالے جائیں کندھوں پر ڈال لینا۔(۲) کپڑوں کو مٹی سے بچانے کے لئے ہاتھ سے روکنا یا سمیٹنا۔(۳) اپنے کپڑوں یا بدن سے کھیلنا۔(۴) معمولی کپڑوں میں جنہیں پہن کر مجمع میں جانا پسند نہیں کیا جاتا نماز پڑھنا۔(۵) منہ میں روپیہ یا پیسہ یا اور کوئی ایسی چیز رکھ کر نماز پڑھنا جس کی وجہ سے قراءت کرنے سے مجبور نہ رہے اور اگر قراءت سے مجبوری ہو جائے تو بالکل نماز نہ ہوگی۔(۶) سستی اور بے پروائی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا۔

(۷) پائخانہ یا پیشاب کی حاجت ہونے کی حالت میں نماز پڑھنا۔(۸) بالوں کو سر پر جمع کر کے جوڑا باندھنا۔(۹) کنکریوں کو ہٹانا لیکن سجدہ کرنا مشکل ہو تو ایک مرتبہ ہٹانے میں مضائقہ نہیں۔(۱۰) انگلیاں چٹخانا یا ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈالنا۔(۱۱) کمر یا کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا۔(۱۲) قبلے کی طرف سے منہ پھیر کر یا صرف نگاہ سے ادھر اُدھر دیکھنا۔(۱۳) کتے کی طرح بیٹھنا، یعنی رانیں کھڑی کر کے بیٹھنا اور رانوں کو پیٹ سے، اور گھٹنوں کو سینے سے ملا لینا، اور ہاتھوں کو زمین پر رکھ لینا۔(۱۴) سجدہ میں دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا لینا مردوں کے لیے مکروہ ہے۔(۱۵) کسی ایسے آدمی کی طرف نماز پڑھنا جو نمازی کی طرف منہ کئے ہوئے بیٹھا ہو۔(۱۶) ہاتھ یا سر کے اشارے سے سلام کا جواب دینا۔(۱۷) بلا عذر چارزانو (آلتی پالتی مارکر) بیٹھنا۔(۱۸) قصدا جمائی لینا یا روک سکنے کی حالت میں نہ روکنا۔(۱۹) آنکھوں کو بند کرنا لیکن اگر نماز میں دل لگنے کے لئے بند کرے تو مکروہ نہیں۔(۲۰) امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا لیکن اگر قدم محراب سے باہر ہوں تو مکروہ نہیں۔(۲۱) اکیلے امام کا ایک ہاتھ اونچی جگہ پر کھڑا ہونا، اور اگر اس کے ساتھ کچھ مقتدی بھی ہوں تو مکروہ نہیں۔(۲۲) ایسی صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جس میں جگہ خالی ہو۔(۲۳) کسی جاندار کی تصویر والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا۔(۲۴) ایسی جگہ نماز پڑھنا کہ نمازی کے سر کے اوپر یا اس کے سامنے یا دائیں بائیں طرف یا سجدے کی جگہ تصویر ہو۔(۲۵) آیتیں یا سورتیں یا تسبیحیں انگلیوں پر شمار کرنا۔(۲۶) چادر یا کوئی اور کپڑا اس طرح لپیٹ کر نماز پڑھنا کہ جلدی سے ہاتھ نہ نکل سکیں۔(۲۷) نماز میں انگڑائی لینا یعنی سستی اتارنا۔(۲۸) عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرنا۔(۲۹) سنت کے خلاف نماز میں کوئی کام کرنا۔ (تعلیم الاسلام)

❖❑❖

بیسواں سبق (۲۰)

نماز کی سنتیں

قیام کی گیارہ سنتیں:

(۱) تکبیر تحریمہ کے وقت سیدھا کھڑا ہونا یعنی سر کو پست نہ کرنا۔ (۲) دونوں پیروں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ رکھنا اور پیروں کی انگلیاں قبلہ کی طرف رکھنا (۳) مقتدی کی تکبیر تحریمہ امام کی تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہونا۔ (۴) تکبیر تحریمہ کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔ (۵) ہتھیلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔ (۶) انگلیوں کو اپنی حالت پر رکھنا یعنی زیادہ نہ کھلی رکھنا اور نہ زیادہ بند کرنا۔ (۷) داہنے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا۔ (۸) چھوٹی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر گٹے کو پکڑنا۔ (۹) درمیانی تین انگلیوں کو کلائی پر رکھنا۔ (۱۰) ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا۔ (۱۱) ثناء پڑھنا۔

قراءت کی سات سنتیں:

(۱) تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا۔ (۲) تسمیہ یعنی ہر رکعت کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ (۳) چُپکے سے آمین کہنا۔ (۴) فجر اور ظہر میں طوالِ مُفصَّل یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج تک، عصر وعشاء میں اوساطِ مُفصَّل یعنی سورہ بروج سے سورہ لم یکن تک اور مغرب میں قصارِ مُفصَّل یعنی سورہ لم یکن سے سورہ ناس تک کی سورتیں پڑھنا۔ (۵) فجر کی پہلی رکعت کو طویل کرنا۔ (۶) ثناء، تعوذ، تسمیہ اور آمین کو آہستہ کہنا۔ (۷) فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورہ فاتحہ پڑھنا۔

رکوع کی آٹھ سنتیں:

(۱) رکوع کی تکبیر کہنا۔ (۲) رکوع میں دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو

پکڑنا۔(۳) گھٹنوں کو پکڑنے میں انگلیوں کو کشادہ رکھنا۔(۴) پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔(۵) پیٹھ کو بچھا دینا۔(٦) سر اور سُرین کو برابر رکھنا۔(۷) رکوع میں کم از کم تین بار سبحان ربی العظیم کہنا۔(۸) رکوع سے اٹھنے میں امام کو سمع اللہ لمن حمدہ بآواز بلند کہنا اور مقتدی کو ربنا لک الحمد اور منفرد کو دونوں کہنا (آہستہ سے) اور رکوع کے بعد اطمینان سے سیدھا کھڑا ہونا۔

❖❒❖

اکیسواں سبق (۲۱)

سجدہ کی بارہ سنتیں

(۱) سجدہ کی تکبیر کہنا (۲) سجدہ میں پہلے دونوں گھٹنوں کو رکھنا (۳) پھر دونوں ہاتھوں کو رکھنا (۴) پھر ناک رکھنا (۵) پھر پیشانی رکھنا (٦) دونوں ہاتھوں کے درمیان سجدہ کرنا (۷) سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے الگ رکھنا (۸) پہلوؤں کو بازوؤں سے الگ رکھنا (۹) کہنیوں کو زمین سے اوپر رکھنا (۱۰) سجدہ میں کم از کم تین بار سبحان ربی الاعلیٰ پڑھنا (۱۱) سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر کہنا (۱۲) سجدہ سے اٹھتے وقت پہلے، پیشانی، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنوں کو اٹھانا اور دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا۔

قعدہ کی تیرہ سنتیں:

(۱) دائیں پیر کو کھڑا رکھنا اور بائیں پیر کو بچھا کر اس پر بیٹھنا اور پیر کی انگلیوں کو قبلہ کی طرف رکھنا۔(۲) دونوں ہاتھوں کو رانوں پر رکھنا۔(۳) تشہد میں

اَنْ لَا اِلٰہَ پر شہادت کی انگلی کو اٹھانا اور اِلَّا اللّٰہ پر جھکا دینا۔(۴) قعدہ آخیرہ میں درود شریف پڑھنا۔(۵) درود شریف کے بعد دعائے ماثورہ ان الفاظ میں جو قرآن اور حدیث کے مشابہ ہوں پڑھنا۔(۶) دونوں طرف سلام پھیرنا۔(۷) سلام کی داہنی طرف سے ابتداء کرنا۔(۸) امام کو مقتدیوں، فرشتوں اور نیک جنات کی نیت کرنا۔(۹) مقتدی کو امام و فرشتوں اور نیک جنات اور دائیں بائیں مقتدیوں کی نیت کرنا۔(۱۰) منفرد کو صرف فرشتوں کی نیت کرنا۔(۱۱) مقتدی کو امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا۔(۱۲) دوسرے سلام کی آواز کو پہلے سلام کی آواز سے پست کرنا۔(۱۳) مسبوق کو امام کے فارغ ہونے کا انتظار کرنا۔

❖□❖

بائیسواں سبق (۲۲)

نماز جنازہ

ہدایات و مستحبات بوقتِ انتقال

جب کوئی شخص قریب المرگ ہو جائے تو گھر والوں کو چاہیے کہ اسے داہنی کروٹ قبلہ رخ لٹا دیں جب کہ اسے تکلیف نہ ہو ورنہ اس کے حال پر چھوڑ دیں اور چت لٹانا بھی جائز ہے بایں طور کہ پاؤں قبلہ کی طرف ہو اور سر کسی قدر اونچا کر دیا جائے اور پاس بیٹھنے والے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور سورہ یٰسٓ کسی قدر بلند آواز سے پڑھتے رہیں؛ لیکن میت کو اصرار کے ساتھ پڑھنے کے لیے نہ کہیں، جب روح پرواز کر جائے تو کپڑے وغیرہ کی ایک چوڑی پٹی لے کر اس کا منھ باندھ دیں؛ تا کہ

منھ نہ پھیل سکے نیز آنکھیں بند کردیں اور تمام اعضاء درست کردیں اور کسی چیز سے پیر کے دونوں انگوٹھے ملاکر باندھ دیں؛ تاکہ ٹانگیں پھیلنے نہ پاویں، اس کے بعد کوئی چادر وغیرہ اوڑھاکر نہلانے اور کفنانے کا انتظام کریں۔ جب گور وکفن کا سب سامان تیار ہوجائے تو نہلادیا جائے

نہلانے کا طریقہ:

پہلے مردے کو استنجاء کرایا جائے؛ لیکن استنجاء کراتے وقت اس کی رانوں اور مقام استنجاء پر ہاتھ نہ لگایا جائے؛ بلکہ ہاتھ میں کپڑا وغیرہ لپیٹ کر "میت" کے اوپر جو کپڑا پڑا ہو اس کے اندر اندر دھلا جائے، پھر مکمل وضو کرایا جائے وضو کے بعد میت کا سر اس کے بعد پورا بدن دھویا جائے، صفائی کے لیے صابون یا اس جیسی کوئی دوسری چیز بھی استعمال کی جائے تو بہتر ہے، نیز غسل کے پانی کو اگر بیری کے پتے ڈال کر پکالیا جائے اور نیم گرم پانی سے نہلایا جائے تو یہ بھی بہتر ہے، جب غسل مکمل ہوجائے تو سارا بدن کسی کپڑے سے پوچھ کر کفن پہنادیا جائے

غسل دینے والے کے لیے چند ہدایات:

(۱) میت کو زیادہ گرم پانی سے نہ نہلایا جائے۔ (۲) غسل دینے والا اپنے قریب کوئی خوشبو جلاکر رکھ لے۔ (۳) جس جگہ غسل دیا جائے وہاں پردہ ہونا چاہئے۔ (۴) نہلاتے وقت کوئی عیب دیکھے تو اسے بیان نہ کرے لیکن اگر کوئی اچھائی دیکھے اسے بیان کردے۔ (۵) میت کو غسل دینے کے بعد غسل دینے والا بھی خوشبو لگالے۔

❖❒❖

تیئیسواں سبق (۲۳)

کفن کے کپڑے:

مرد کو تین کپڑوں میں کفنانا سنت ہے: (۱) کرتا، (۲) ازار، (۳) چادر۔

عورت کو پانچ کپڑوں میں کفنانا سنت ہے: (۱) کرتا، (۲) ازار، (۳) سر بند، (۴) سینہ بند، (۵) چادر۔

کرتا: آگے پیچھے سے میت کے گلے سے لے کر پاؤں تک ہونا چاہیے، لیکن نہ اس میں کلی ہوں نہ آستین۔ تخمیناً لمبائی (یعنی اگلی اور پچھلی دونوں جانب ملا کر) پانچ گز سے ساڑھے پانچ گز اور عرض ایک گز۔

ازار: سر سے لے کر پیر تک ہو تخمیناً لمبائی ڈھائی گز اور عرض سوا گز سے ڈیڑھ گز۔

چادر: اسے لفافہ بھی کہتے ہیں، ازار سے ایک ہاتھ بڑی ہو۔ تخمیناً لمبائی پونے تین گز اور عرض سوا گز سے ڈیڑھ گز۔

سر بند: لمبائی ڈیڑھ گز اور عرض ایک گز سے تھوڑا کم، تقریباً ایک گز۔ اسے عورت کے سر اور بالوں پر ڈالتے ہیں، لپیٹتے نہیں۔

سینہ بند: زیرِ بغل سے لے کر رانوں تک چوڑا اور اتنا لمبا ہو کہ بند ہو جائے۔ اسے عورت کے بغل سے رانوں تک باندھا جاتا ہے۔ لمبائی دو گز اور چوڑائی سوا گز ہو۔

کفنانے کا طریقہ:

کفن کو تین دفعہ یا پانچ دفعہ یا سات دفعہ لوبان وغیرہ کی دھونی دے دی جائے۔ پہلے چادر بچھائی جائے، پھر اِزار اور اس کے اوپر کرتا۔ کرتے کو درمیان سے چاک کر کے اس میں گلے کی جگہ بنا لی جائے۔ کرتے کا نچلا نصف حصہ ازار پر بچھایا جائے اور اوپر کا باقی حصہ سرہانے کی طرف رکھ دیا جائے، اگر میت عورت ہے

تو چادر بچھا کر اس پر سینہ بند اور پھر ازار اور پھر کرتا بچھایا جائے۔

پھر غسل دیے ہوئے مردے کو تختہ سے آہستہ سے اُٹھا کر کفن پر لٹا دیا جائے، اور کرتے کا جو نصف حصہ سرہانے کی طرف تھا اس کو سر کی طرف اُلٹ دیا جائے کہ کرتے کا سوراخ گلے میں آجائے، اور پیروں کی طرف بڑھا دیا جائے، کرتا پہنانے کے بعد جو تہبند یا چادر ستر کے واسطہ میت کے بدن پر ڈالی گئی تھی اسے نیچے سے نکال دیا جائے، اگر میت عورت ہے تو اس کے سر کے بالوں کو دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینے پر ڈال دیے جائیں؛ ایک حصہ داہنی طرف اور ایک بائیں طرف۔

اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈالا جائے، اس کو نہ باندھا جائے نہ لپیٹا جائے۔ پھر سر اور ڈاڑھی پر عطر وغیرہ کوئی خوشبو لگا دی جائے۔ (یاد رہے مرد کو زعفران نہیں لگانی چاہیے، اور عورتوں کو تیز پھیلنے والی خوشبو نہیں لگانی چاہیے) پھر سجدے کے موقعوں: پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلی، دونوں گھٹنے اور دونوں پنجے، پر کافور مل دیا جائے، پھر ازار کا بایاں پلہ (کنارہ) میت کے اوپر لپیٹ دیا جائے، پھر دایاں پلہ لپیٹا جائے، یعنی بایاں پلہ نیچے رہے اور دایاں اوپر۔ اگر میت عورت ہے تو ازار لپیٹنے کے بعد سینہ بند کو سینہ کے اوپر بغلوں سے نکال کر گھٹنوں تک دائیں بائیں سے باندھ دیا جائے۔

پھر چادر اسی طرح لپیٹ دی جائے: پہلے بائیں طرف، پھر داہنی طرف۔ یعنی بایاں پلہ نیچے رہے اور دایاں اوپر۔ پھر کسی چیز سے پیر اور سر کی طرف کفن کو باندھ دیا جائے اور ایک بند کمر کے پاس بھی باندھ دیا جائے، تاکہ راستے میں کفن نہ کھل جائے۔ قبر میں مردہ کو قبلہ رُخ لٹانے کے بعد کفن کی یہ گرہیں کھول دی جائیں گی۔ چھوٹے بڑے تمام عمر کے لوگوں کو کفن دینے کا یہی طریقہ ہے۔

❖❒❖

چوبیسواں سبق (۲۴)

نماز جنازہ کا حکم

نمازِ جنازہ فرض کفایہ ہے کہ ایک نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ جس جس کو خبر پہنچی تھی اور نہ پڑھی گنہگار رہوں گے۔

وہ شرائط جن کا تعلق میت سے ہے چھ ہیں:

(۱) میت کا مسلمان ہونا۔ (۲) میت کے بدن کا پاک ہونا۔ (۳) میت کے ستر کا چھپا ہوا ہونا۔ (۴) میت کا نماز پڑھنے والوں کے آگے ہونا۔ (۵) میت یا جس چیز پر میت ہو اس کا زمین پر رکھا ہوا ہونا۔ (٦) میت کا وہاں موجود ہونا۔

فرائض نماز جنازہ:

فرائضِ نماز جنازہ دو ہیں: (۱) چار مرتبہ اللہ اکبر کہنا۔ (۲) قیام، یعنی کھڑے ہو کر نماز جنازہ پڑھنا۔

نماز جنازہ میں تین چیزیں مسنون ہیں:

(۱) اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا۔ (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔ (۳) میت کے لیے دعا کرنا۔

نمازِ جنازہ ادا کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینے کی سیدھ میں کھڑا ہو جائے، اور جنازہ ادا کرنے والے تمام افراد امام کے پیچھے صف بندی کر لیں پھر نیت کریں (چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ ثناء واسطے اللہ کے درود واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دعا واسطے اِس میت کے پیچھے اِس امام کے)، پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھ کر ثنا پڑھیں: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى

جَدُّكَ، وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلاَ إِلٰهَ غَيْرُكَ.

پھر دوسری تکبیر کانوں تک ہاتھ اٹھائے بغیر کہہ کر درود ابراہیمی پڑھے پھر کانوں تک ہاتھ اٹھائے بغیر تیسری تکبیر کہہ کر میت کے لیے مغفرت کی دعا کریں جنازہ اگر بالغ کا ہو، تو یہ دعا پڑھیں: "اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصغِيرِنَا وَ كَبِيرِنَاوَذَكَرِنَاوَأُنْثَانَا، اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ.

اوراگر جنازہ نابالغ بچے کا ہوتو یہ دعا پڑھیں:" اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطاً، وَاجْعَلْهُ لَنَا أَجْراً وَ ذُخْراً،و اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعاً وَ مُشَفَّعاً".

اوراگر جنازہ نابالغہ بچی کا ہوتو یہ دعا پڑھیں:" اللهم اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطاً، وَاجْعَلْهَا لَنَا أَجْراً وَ ذُخْراً، و اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَ مُشَفَّعَةً". پھر چوتھی تکبیر کانوں تک ہاتھ اٹھائے بغیر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللهِ کہتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیر دیں، اور دونوں ہاتھوں کو چھوڑ دیں۔

❖❒❖

پچیسواں سبق (۲۵)

وضو کی منقول دعائیں

ہاتھ دھوتے وقت کی دعا: بِسۡمِ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ والحَمۡدُ لله عليٰ دِيۡنِ الۡاِسۡلَامِ

کلی کرتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی تِلَاوَۃِ الۡقُرۡآنِ وِ ذِکۡرِکَ وَ شُکۡرِکَ وَ حُسۡنِ عِبَادَتِکَ.

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا اَللّٰهُمَّ اَرِحۡنِیۡ رَائِحَةَ الۡجَنَّةِ وَلَا تُرِحۡنِیۡ رَائِحَةَ النَّارِ.

چہرہ دھوتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ بَيِّضۡ وَجۡهِیۡ يَوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ.

دایاں بازو دھوتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اَعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِيَمِيۡنِیۡ وَحَاسِبۡنِیۡ حِسَابًا يَسِيۡرًا.

بایاں بازو دھوتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ لَا تُعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِشِمَالِیۡ وَلَا مِنۡ وَّرَاءِ ظَهۡرِیۡ.

سر کا مسح کرتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ.

کانوں کا مسح کرتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَه.

گردن کا مسح کرتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ.

دایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ عَلَی الصِّرَاطِ یَوْمَ تَزِلُّ الْاَقْدَامُ.

بایاں پاؤں دھوتے وقت کی دعا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ ذَنْبِیْ مَغْفُوْرًا وَسَعْیِیْ مَشْکُوْرًا وَتِجَارَتِیْ لَنْ تَبُوْرَ.

وضو کے بعد کی دعا: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه لَا شَرِیْكَ لَه، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُه وَرَسُوْلُه اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ.

❖❐❖

چھبیسواں سبق (۲۶)

احادیث

جو شخص امر دین سے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچائے اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔

(۱۱) قال النبیؐ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا ہر بھلائی صدقہ ہے۔

(۱۲) قال النبیؐ اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ . {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا حیاء سراپا بھلائی ہے۔

(۱۳) قال النبیؐ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ. {ترمذي}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا جس سے مشورہ طلب کیا جائے اسے امانت دار ہونا چاہیئے۔

(۱۴) قال النبیؐ الدُّعاء مُخُّ العبادةِ . {ترمذي}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا دعا عبادت کا مغز ہے۔

(۱۵) قال النبیؐ لا آكُلُ مُتَّكِئًا. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا ہوں۔

(۱۶) قال النبیؐ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعُ رَحِمٍ {بخاري ومسلم}

ترجمہ: رشتہ توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۱۷) قال النبیؐ لا يَدْخُلُ الجَنَّةَ نَمَّامٌ {مسلم}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(۱۸) قال النبیؐ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَيَدِهٖ . {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہے۔

(١٩) قَالَ النبیؐ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لاَ ذَنْبَ لَهُ . {ابن ماجه}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(٢٠) قَالَ النبیؐ اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ . {مسلم}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔

ستائیسواں سبق (٢٧)

ایمانیات

فرشتوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے:

(١) اللہ تعالیٰ نے ان کو نور سے پیدا کیا ہے۔ (٢) سب فرشتوں کو اپنے اپنے کاموں پر لگا دیا ہے۔ (٣) فرشتے ہماری نظروں سے غائب ہیں۔ (٤) فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت ہیں نہ ان کے ماں باپ ہیں نہ ان کی اولاد ہے۔ (٥) فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم پر چلتے ہیں۔ (٦) فرشتے نافرمانی بالکل نہیں کرتے۔ (٧) فرشتوں کو جس کام پر لگا دیا ہے اس میں لگے رہتے ہیں۔

(٨) فرشتوں میں سے چار فرشتے بہت مشہور اور مقرب ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام　　　حضرت اسرائیل علیہ السلام

حضرت اسرافیل علیہ السلام　　　حضرت میکائیل علیہ السلام

آسمانی کتابوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے:

(١) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کی کتاب ہے۔ (٢) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی ذات ہی سے ظاہر ہوا ہے۔ (٣) اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے فرشتے

حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمایا ہے ۔(۴) قرآن کریم مخلوق نہیں ہے، کیوں کہ وہ اللہ تعالی کی صفت ہے ۔(۵) قرآن کریم کے متشابہات کے معنی کو ہم اللہ تعالی کے حوالے کرتے ہیں ۔(۶) قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالی نے خود لی ہے ۔(۷) اس کے تمام احکام برحق ہیں ۔(۸) قرآن کریم کے ذریعہ پچھلی تمام کتابوں کے احکام پر عمل کرنا ختم ہو گیا ہے ۔(۹) قرآن کریم ہی اللہ تعالی کی وہ واحد کتاب ہے جو ہر طرح سے محفوظ ہے ۔(۱۰) قرآن کریم کے نازل ہونے کے بعد اب کسی بھی کتاب کا دعوی جھوٹا اور باطل ہے ۔(۱۱) اللہ تعالی نے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی بعض پیغمبروں پر کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے ۔(۱۲) آسمانی تمام کتابیں بالکل برحق ہیں لیکن آج اپنی اصل شکل میں موجود نہیں ہیں بجز قرآن کے ۔(۱۳) ان میں لوگوں نے اپنی طرف سے تحریف اور تبدیلی کر دی ہے ۔(۱۴) آسمانی کتابوں کے احکام پر عمل اپنے اپنے زمانے میں واجب العمل تھا ۔(۱۵) ہم ان سب کتابوں پر مجموعی طور سے ایمان لاتے ہیں ۔

اٹھائیسواں سبق (۲۸)

اپنے محبوبؐ کو پہچانئے!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضاعی مائیں:

رضاعی مائیں (۱) ثُوَیْبہ۔ (۲) حلیمہ سعدیہؓ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی باندیاں: جن میں سے تین کے نام سیرت کی کتابوں میں مذکور ہیں: (۱) ماریہ قبطیہؓ (۲) ریحانہ بنت شمعونؓ (۳) نفیسہؓ۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کا منظر:

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اتنی دیر تک کھڑے ہو کر نماز پڑھتے رہتے کہ آپ کے قدم یا پنڈلیوں پر ورم آجاتا جب آپ سے اس کے متعلق کچھ پوچھا جاتا تو عرض کرتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت:

فرمایا کہ قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی اور سب سے پہلے میں ہی سفارش کروں گا اور سب سے پہلے میری ہی سفارش قبول ہوگی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مؤذنین:

مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو مؤذن تھے، حضرت بلالِ حبشیؓ، حضرت عبداللہ بن امّ مکتومؓ، مکہ مکرمہ میں حضرت ابو محذورہؓ، قباء میں حضرت سعد بن عائذؓ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین شعراء تھے جو نبی کے دفاع میں اشعار پڑھتے تھے:

(۱) حضرت کعب بن مالکؓ (۲) حضرت عبداللہ بن رواحہؓ (۳) حضرت حسان بن ثابتؓ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار حدی خواں تھے (دوران سفر اونٹوں کی تیز رفتاری اور ہنکانے کے لیے سریلی آواز میں نغمے پڑھنے والے):

حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ۔ حضرت عامر بن الاکوع ؓ۔ حضرت براء بن مالک ؓ۔ حضرت انجشہ ؓ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطیب: حضرت ثابت بن قیس بن شماس ؓ تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور کاتبین (لکھنے والے):

حضرت ابوبکر ؓ، حضرت عمر ؓ، حضرت عثمان ؓ، حضرت ثابت بن قیس ؓ، حضرت حنظلہ بن الربیع ؓ، حضرت مغیرہ بن شعبہ ؓ، حضرت علی ؓ، حضرت عبد اللہ بن رواحہ ؓ، حضرت زبیر بن العوام ؓ، حضرت خالد بن الولید ؓ، حضرت عامر بن فہیرہ ؓ، حضرت خالد بن سعید ؓ، حضرت عمرو بن العاص ؓ، حضرت ابی بن کعب ؓ، حضرت عبد اللہ بن الارقم ؓ، حضرت معاویہ بن ابی سفیان ؓ، حضرت زید بن ثابت ؓ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص خدمت گار:

حضرت انس بن مالک ؓ، حضرت سعد ؓ، حضرت عبد اللہ بن مسعود ؓ، حضرت ابوذر غفاری ؓ، حضرت عقبہ بن عامر ؓ، حضرت ایمن بن عبید ؓ، حضرت اسلع بن شریک ؓ، حضرت ام ایمن ؓ، حضرت بلال بن رباح ؓ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر اور تکیہ مبارک:

بستر مبارک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بستر مبارک چمڑے کا بنا ہوا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چٹائی پر بھی آرام فرمالیا کرتے۔ کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیاہ چادر پر آرام فرمالیا کرتے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ٹاٹ دوہرا کر کے بچھایا جاتا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کم آرام فرماتے، کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر ہی

آرام فرما لیا کرتے۔ رسول اللہ صلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مضبوط بٹی ہوئی رسی کی چار پائی پر بھی آرام فرمایا، جس کی سختی سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک پر نشانات پڑ جاتے۔

تکیہ مبارک: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تکیہ مبارک بھی چمڑے کا ہوا کرتا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی ہوتی تھی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس:

قمیص اور تہبند: رسول اللہ صلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لباس میں قمیص زیادہ پسند تھی جس کے ساتھ آپ تہبند کا استعمال فرمایا کرتے تھے، البتہ کبھی کبھار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پائجامہ بھی استعمال فرمایا۔ لباس کا رنگ آپ کی قمیص اور تہبند عموماً سفید رنگ کی ہوا کرتی تھی، اگرچہ دوسرے (سبز سرخ) رنگ کے کپڑے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استعمال فرمائے ہیں۔ رنگین لباس عموماً چادر یا جبہ کی شکل میں ہوا کرتا تھا۔

چادر: آپ سرخ دھاریوں والی یمنی چادر کو بہت پسند فرماتے تھے۔

ٹوپی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عموماً سفید ٹوپی پہنتے تھے، آپ سر سے چپکی ہوئی ٹوپی زیب تن فرماتے تھے، البتہ سفر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ٹوپی اٹھی ہوئی ہوتی تھی۔

عمامہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹوپی کے اوپر عمامہ مبارک پہنتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ اکثر و بیشتر سفید رنگ کا ہی ہوا کرتا تھا، البتہ کبھی سیاہ اور کبھی سبز عمامہ بھی پہنتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غزوات (جنگی مہمات):

غزوہ: وہ جنگی مہم جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بنفس نفیس شرکت فرمائی ہو۔ اکثر سیرت نگاروں کے مطابق غزوات کی تعداد ۲۷ رہے، جن کے نام یہ ہیں:

غزوہ اُبُواء، غزوہ اُحد، غزوہ ذی قَرد، غزوہ بواط، غزوہ حمراء الاسد، غزوہ خیبر، غزوہ عُشیرہ، غزوہ بنی نضیر، غزوہ وادی القریٰ، غزوہ بدر صُغریٰ، غزوہ بدر مَوعد،

غزوہ موتہ، غزوہ بدر، غزوہ ذات الرقاع، غزوہ فتح مکہ، غزوہ بنی قَینُقاع، غزوہ دومۃ الجندل، غزوہ حنین، اوطاس، طائف، غزوہ بنی مُصطلق، غزوہ تبوک، غزوہ سویق، غزوہ قَرقَرۃُ الھُدر، غزوہ خندق، غزوہ غطفان، غزوہ بنی قریظہ، غزوہ بحران، غزوہ بنی لحیان۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہرے دار:

کئی صحابہ کرام نے مختلف مواقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا، جن میں سے چند حضرات کے نام یہ ہیں:

حضرت ابوبکر صدیقؓ (غزوہ بدر، غار ثور میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت سعد بن معاذؓ (غزوہ بدر کے موقع پہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ (حدیبیہ سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت زبیر بن عوامؓ (غزوہ خندق کے موقع پہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت بلال حبشیؓ (وادی القریٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت ذکوان بن قیسؓ (وادی القریٰ میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت ابوایوب انصاریؓ (ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ (حدیبیہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ (ہجرت کے بعد مدینہ منورہ پہنچنے پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت انس بن ابی مرثدؓ (غزوہ حنین سے پہلے والی رات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت ابوریحانہؓ (ایک غزوہ کے دوران سخت سردی میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت عباد بن بشرؓ (غزہ ذات الرقاع سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

حضرت عمار بن یاسرؓ (غزہ ذات الرقاع سے واپسی پر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہرہ دیا)۔

رسول اللہ کی چھ کمانیں تھیں: (۱) الزَّوْرَاء (۲) الرَّوْحَاءُ (۳) الصِّفْرَاءُ

(۴) اَلْبَیْضَاءُ (۵) اَلْکَتُومُ (۶) اَلسَّدَادُ

رسول اللہ ﷺ کے پانچ نیزے تھے: الْمُثوِي الْمُثْنِي النَّبْعَةُ الْبَيْضَاءُ الْعَنَزَةُ۔

رسول اللہ ﷺ کی دو ڈھالوں کے نام یہ ہیں: الزلُوقُ الْفُتَقُ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی نو تلواریں تھیں جن کے نام یہ ہیں:

مَأْثُور ، الْعَضْب، ذُوالفِقَارِ، الْقُلَعِي، الْبَتَّارِ، الْحَتْف، الرَّسُوبِ، المِخْذَم ، الْقَضِيبِ۔

رسول اللہ ﷺ کی سات زر ہیں (جنگی، آہنی لباس) تھیں جن کے نام یہ ہیں:

ذَاتُ الْفُضُولِ، ذَاتُ الوِشَاح، ذَاتُ الْحَوَاشِي، السُّعْدِيَة، فِضَّة، الْبَتْرَاء، الْخِرْنِق۔

رسول اللہ ﷺ کی سواریوں کے نام:

گھوڑے: سیرت نگاروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑوں کی مختلف تعداد ذکر کی ہے جن میں سے چند کے نام یہ ہیں: سَكْب، لُحَيفه، سَبحه، ظَرِب، لِزَاز، مُرتَجز، وَرد، تِلاوِح، بَحر.

خچر: دُلدُل، فِضّة، اِيلِيه.

اونٹنیاں: قَصْوَىٰ، عَضْبَاء

ایک گدھا تھا جس کا نام یعفور تھا۔

انتیسواں سبق (۲۹)

اپنے خلفاء رضی اللہ عنہ کو پہچانئے!

خلفیہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سوال: حضرت عمر کی ولادت کب ہوئی؟

جواب: واقعہ فیل کے تیرہ سال بعد۔

سوال: حضرت عمر کی کینت اور لقب کیا ہے؟

جواب: حضرت عمر کا لقب فاروق کنیت ابو حفص ہے۔

سوال: حضرت عمر کب مسلمان ہوئے؟

جواب: نبوت کے چھٹے سال ستائیس سال کی عمر میں مشرف باسلام ہوئے آپ سے پہلے چالیس مرد اور تیرہ عورتیں اسلام لا چکی تھی۔

سوال: حضرت عمر کا تعلق قریش کے کس خاندان سے ہے؟

جواب: حضرت عمر کا تعلق قریش کے بنو عدی خاندان سے ہے۔

سوال: حضرت عمر فاروق کا حلیہ مبارک بتائیں؟

جواب: رنگ آپ کا سفید مائل بہ سرخی تھا مگر قحط سالی میں ناموافق غذا کے استعمال سے رنگ میں سیاہی آگئی تھی، رُخساروں پر گوشت کم تھا، قد مبارک دراز تھا، جب لوگوں کے درمیان میں کھڑے ہوتے تو سب سے اونچے نظر آتے معلوم ہوتا کہ گویا سواری پر بیٹھے ہوئے ہیں، بڑے بہادر اور بڑے طاقتور تھے۔

سوال: حضرت عمر کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: والد کا نام خطاب بن نفیل والدہ کا نام حنتمہ بنت ہاشم ہے۔

سوال: حضرت عمر کی کتنی بیویاں تھیں؟

جواب: یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں سات بیویاں تھیں۔
سوال: حضرت عمر کتنی اولاد تھی؟
جواب: آپ کی کل تیرہ اولاد تھی۔
سوال: رسول اللہ نے حضرت عمر کے حق میں کیا دعا فرمائی؟
جواب: اے اللہ خاص طور عمر بن خطاب کو مسلمان بنا کر عزت عطا فرما۔
سوال: خلفاء راشدین میں سب سے پہلے امیر المومنین کا لقب پانے والے کون ہیں؟
جواب: حضرت عمر فاروق کیونکہ آپ سے پہلے حضرت ابو بکر کو خلیفۃ الرسول کہا گیا۔
سوال: سن ہجری کی ابتداء کرنے والے خلیفہ راشد کا کیا نام ہے ؟
جواب: حضرت عمر فاروق
سوال: حضرت عمر کا نبی کریم سے کیا رشتہ ہے؟
جواب: حضرت عمر آپ کے سسر ہیں۔
سوال: حضرت عمر کے متعلق حضور کی کوئی فضیلت بتائیں؟
جواب: (۱) رسول اللہ نے فرمایا اے ابنِ خطاب قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ شیطان جب تم کو راستہ میں چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو اس راستے کو چھوڑ کر دوسرے راستے پر چلنے لگتا ہے۔(۲) رسول اللہ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یقیناً عمر بن خطاب ہوتا۔
سوال: حضرت عمر کی مدتِ خلافت کتنی ہے؟
جواب: دس سال چھ مہینے پانچ دن۔
سوال: حضرت عمر کی خلافت کے کچھ کارنامے بتائیں؟
جواب: (۱) ایک ہزار چھتیس شہر مع مضافات فتح کئے۔(۲) چار ہزار مساجد اور نو سو جامع مساجد تعمیر کروائیں۔(۳) ایک سال عمرہ کے لیے تشریف لے

گئے تو مسجد حرام میں توسیع فرمائی (۴) مسجد نبوی کی توسیع فرمائی۔

سوال: حضرت عمر کی وفات کب ہوئی ؟

جواب: فیروز ابولؤلؤ مجوسی کے ہاتھوں فجر کی نماز میں ۲۷ ذی الحجہ کو زخمی ہوئے اور یکم محرم الحرام سنہ ۲۴ھ تریسٹھ سال کی عمر میں شہادت پائی۔

سوال: حضرت عمر کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

جواب: حضرت صہیب نے۔

سوال: حضرت عمر کی تدفین کہاں ہوئی ؟

جواب: اپنے حبیب کے پہلو میں روضہ مقدس میں تدفین عمل میں آئی۔

تیسواں سبق (۳۰)

سنن وآداب

سونے کے آداب:

(۱) عشاء کے بعد قصہ کہانیوں کی ممانعت ہے، نماز پڑھ کر سو جانا چاہیے (۲) باوضو سونا (۳) تین مرتبہ بستر جھاڑ لینا (۴) دونوں آنکھوں میں تین تین سلائی سرمہ لگانا (۵) سونے سے پہلے تسبیح فاطمی، چاروں قل، سورہ ملک اور آیۃ الکرسی پڑھنا (۶) داہنی کروٹ لیٹ کر دایاں ہاتھ رخسار کے نیچے رکھ کر قبلہ رو سونا (۷) سوتے وقت سونے کی دعاء اور تین بار استغفار پڑھنا (۸) سونے سے پہلے کھانے پینے کی چیزوں کو ڈھانکنا۔ (۹) اللہ سے سچی توبہ کر کے سونا (۱۰) بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کرنا۔

دعاء مانگنے کے آداب:

(۱) دعا پاک وصاف باوضو ہوکر کرنا (۲) دعا کے وقت رخ قبلہ کی طرف ہونا (۳) دعا سے پہلے کوئی نیک کام کرنا (۴) دو زانو ہوکر بیٹھنا (۵) دعا کے اول و آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرنا اسی طرح اول وآخر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا (۶) دعا کے وقت دونوں ہاتھ پھیلائے اور دونوں ہاتھوں کو مونڈھوں کے برابر اٹھانا (۷) اپنی محتاجگی وعاجزی کا اظہار کرنا (۸) آسمان کی طرف نظر نہ اٹھانا (۹) اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ اور صفات عالیہ ذکر کرکے دعا کرنا (۱۰) دعا میں قافیہ بندی کے تکلف سے بچنا (۱۱) جس قدر ممکن ہو حضور قلب کی کوشش کرے اور قبولیت کی امید قوی رکھنا (۱۲) دعا میں الحاح و اصرار کرنا (۱۳) کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرنا (۱۴) کسی محال چیز کی دعا نہ کرنا (۱۵) اللہ تعالیٰ کی رحمت کو صرف اپنے لیے مخصوص نہ کرنا (۱۶) دعا میں اول اپنے لیے دعا کرے پھر اپنے والدین اور دوسرے مسلمان بھائیوں کو شریک کرنا (۱۷) دعا کے بعد آخر میں آمین کہنا اور دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لینا (۱۸) مقبولیت دعا میں جلدی نہ کرنا۔

کسی کے یہاں جانے کی آداب:

(۱) جب کسی کے یہاں جانا ہو تو سب سے اول سلام کرنا (۲) اجازت ملنے پر مکان میں داخل ہونا ۔(۳) ایسے وقت جانا جو ملنے کا وقت ہو، آرام کرنے، کھانے یا ناشتہ کا وقت نہ ہو (۴) رات کے وقت کسی کے یہاں پہونچنے سے احتیاط کرنا ۔(۵) دوست واحباب اور اہل وعیال کے لئے اپنی حیثیت کے مطابق تحفہ لے جانا (۶) جب واپسی کا ارادہ کرے تو اجازت لے کر سلام کر کے رخصت ہونا۔

❖❒❖

دینیات سوم

فہرست عناوین

طہارت

- خفین پر مسح کا بیان........................... ۸۲
- تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے.................. ۸۲
- خفین پر مسح کرنے کی شرطیں...................... ۸۲
- کیا جرابوں پر مسح جائز ہے......................... ۸۲
- مسح کا طریقہ................................... ۸۳
- مسح کی مدت کی ابتداء کب سے؟................... ۸۳
- مسح توڑنے والی چیزیں.......................... ۸۳
- تیمم کا بیان..................................... ۸۴
- تیمم کب جائز ہے؟............................... ۸۴
- تیمم کا طریقہ.................................. ۸۴
- تیمم کے فرائض................................ ۸۴
- تیمم کی شرطیں................................ ۸۵
- تیمم کی سنتیں................................. ۸۵
- تیمم توڑنے والی چیزیں......................... ۸۵
- تیمم کن چیزوں سے کیا جاسکتا ہے؟................ ۸۵

عبادات

- جمعہ کس پر فرض ہے؟........................... ۸۶
- جمعہ کتنی بڑی آبادی میں جائز ہے؟.................. ۸۶
- جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی پانچ شرطیں............ ۸۶
- جمعہ کے دن کے مسنون اعمال...................... ۸۷

عیدین کا بیان

- ❏ عیدین کی شرطیں ۸۸
- ❏ عید کی نماز کا طریقہ ۸۸
- ❏ عیدین کے مسنون اعمال ۸۹

روزہ کا بیان

- ❏ روزہ کی فرضیت کی شرطیں ۹۰
- ❏ روزہ کی کل آٹھ قسمیں ہیں ۹۰
- ❏ جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۹۰
- ❏ وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے ۹۱
- ❏ وہ چیزیں جن سے نہ روزہ ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا ۹۱
- ❏ وہ اعذار جن میں فرض روزہ نہ رکھنے یا توڑنے کی اجازت ہے ... ۹۲
- ❏ سحری کا حکم ۹۲
- ❏ افطاری کا حکم ۹۳
- ❏ اعتکاف کا بیان ۹۳
- ❏ اعتکاف کی تین قسمیں ہیں ۹۳

مسنون دعائیں

- ❏ جب نیا لباس پہنے تو یہ دعا پڑھے ۹۴
- ❏ کپڑے اتارتے وقت یہ دعا پڑھے ۹۴
- ❏ کوئی معافی مانگے تو یہ کہے ۹۴
- ❏ ظالم حکمران سے پناہ مانگنے کی دعا ۹۵
- ❏ جب نیا پھل پاس آئے تو یہ پڑھے ۹۵
- ❏ جب غصہ آوے یا گدھے یا کتے کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے . ۹۵
- ❏ مریض کی عیادت کے وقت یہ دعا پڑھے ۹۵
- ❏ مریض کی صحت کے لیے یہ دعا دیں ۹۵

❑ سواری پر سوار ہونے کی دعا........................ ۹۵
❑ جب کسی کو رخصت کرے تو یہ دعا پڑھے.............. ۹۶
❑ سفر پر جانے والے کو دی جانے والی دعا.............. ۹۶
❑ جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے................. ۹۶
❑ جب کسی اسٹیشن وغیرہ پر رکے تو یہ دعا پڑھے........... ۹۶
❑ سفر سے واپسی کی دعا......................... ۹۶
❑ جب کوئی اپنی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے............ ۹۷
❑ جب اذان کی آواز سنے تو یہ پڑھے................ ۹۷
❑ دوا کھاتے وقت کی دعا....................... ۹۷
❑ مہلک اور بڑی بیماری سے....................... ۹۷
❑ نظر بد سے حفاظت کی دعا....................... ۹۷
احادیث.. ۹۸

ایمانیات

❑ تقدیر کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے................ ۹۹
❑ قیامت اور آخرت کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے....... ۹۹
❑ اولیاء، فقہاء محدثین اور سلف صالحین کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے.. ۱۰۰
❑ اپنے محبوب ﷺ کو پہچانئے.......................... ۱۰۱

اپنے خلفاء کو پہچانئے

❑ خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان غنیؓ.................. ۱۰۴

سنن و آداب

❑ مسجد کے آداب.............................. ۱۰۶
❑ لباس کے آداب............................. ۱۰۷
❑ قرآن کریم کی تلاوت کے آداب.................. ۱۰۸
❑ اسمائے حسنیٰ................................ ۱۰۹

اکتیسواں سبق (۳۱)

طہارت

خفین پر مسح کا بیان

موزوں پر مسح کرنا احادیث سے ثابت ہے

تین قسم کے موزوں پر مسح جائز ہے

(۱) خفین ایسے موزے کو کہتے ہیں جو پورے چمڑے کے ہوں۔

(۲) مُجلّد وہ موزے جن کے اوپر اور نچلے حصے میں چمڑا ہو۔

(۳) مُنعّل وہ موزے جن کے صرف نچلے حصے میں چمڑا ہوان تینوں پر مسح کرنا جائز ہے۔

خفین پر مسح کرنے کی شرطیں:

(۱) خفین طہارت کی حالت میں پہنے ہوں۔(۲) خفین پیر دھونے کے بعد پہنے ہوں اور حدث سے پہلے وضو مکمل ہوگیا ہو۔(۳) خفین نے ٹخنوں کو ڈھانک لیا ہو۔(۴) خفین تین چھوٹی انگلی کے برابر پھٹے ہوئے نہ ہوں۔(۵) پیروں پر بغیر باندھے ہوئے رک جانے والے ہوں۔(۶) ان دونوں موزوں کو پہن کر برابر چلنا ممکن ہو(۷) مسح کے لئے تین چھوٹی انگلی کے بقدر پیر کا اگلا حصہ باقی ہو۔

(انوارالایضاح)

کیا جرابوں پر مسح جائز ہے؟

ایسی جرابیں جن میں تین شرطیں پائی جائیں تو ان پر بھی مسح کرنا جائز ہے۔(۱) ایسے گاڑھے (موٹے) ہوں کہ ان میں پانی نہ چھنے یعنی اگر ان پر پانی ڈالا جائے تو پاؤں تک نہ پہنچے۔(۲) اتنے مضبوط ہوں کہ بغیر جوتوں کے بھی اس میں

تین میل شرعی (ایک میلِ شرعی کی مقدار ایک کلومیٹر، ۸۲۸ میٹر اور ۸۰ سینٹی میٹر ہوتی ہے) پیدل چلنا ممکن ہو۔(۳) وہ کسی چیز سے باندھے بغیر اپنی موٹائی اور سختی کی وجہ سے پنڈلی پر خود قائم رہ سکیں، اور یہ کھڑا رہنا کپڑے کی تنگی اور چستی کی وجہ سے نہ ہو۔ (انوار الایضاح)

مسح کا طریقہ: یہ ہے کہ دونوں تر ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر موزوں کے اگلے ظاہری حصے سے اوپر پنڈلیوں کی طرف خط کھینچ دیا جائے اور اگر انگلیوں کے ساتھ ہتھیلی بھی شامل کرلیں تو بہتر ہے اگر اس کے خلاف مسح کیا مثلاً پنڈلی سے انگلیوں تک خط کھینچا یا پیر کی چوڑائی میں مسح کیا تو مسح تو ہو جائے گا لیکن خلاف سنت ہے۔ (انوار الایضاح)

مسح کی مدت مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات (۲۴ گھنٹے) اور مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں (۷۲ گھنٹے)۔

مسح کی مدت کی ابتداء کب سے؟

موزوں پر مسح کی مدت کی ابتداء موزے پہننے کے بعد پہلی مرتبہ حدث لاحق ہونے کے وقت سے ہوگی مثلاً کسی شخص نے آٹھ بجے کامل طہارت کے ساتھ موزہ پہنا اس کے بعد ۱۱ بجے اس کو پہلی مرتبہ حدث لاحق ہوا تو اس کی مدت کی ابتداء ۱۱ بجے سے ہوگی۔ (انوار الایضاح)

مسح توڑنے والی چیزیں:

درج ذیل صورتوں میں مسح علی الخفین ٹوٹ جائے گا:

(۱) نواقض وضو (بول و براز وغیرہ) اس صورت میں نیا وضو کرتے وقت دوبارہ مسح کرنا ہوگا، اور آگے کی صورتوں میں موزہ اتار کر پیر دھونا ضروری ہے صرف مسح کافی نہیں۔ (۲) پورے موزہ کا اتار دینا یا پیر کا اکثر حصہ باہر آجانا۔

(۳) مسح کی مقررہ مدت کا گذر جانا۔ (۴) موزہ پہنے ہوئے کسی ایک پیر کے اکثر حصہ تک موزہ کے اندر ہی پانی پہنچ جانا۔ (۵) پیر کی تین چھوٹی انگلیوں کے بقدر موزہ کا پھٹ جانا۔ (انوار الایضاح)

❖□❖

بتیسواں سبق (۳۲)

تیمم کا بیان

تیمم کب جائز ہے؟

اگر نمازی پانی سے ایک میل شرعی (دو ہزار گز انگریزی) دور ہونے کی وجہ سے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو یا بیمار ہو، یا شفا میں دیر ہونے، یا بیماری کے بڑھنے کے ڈر سے، یا دشمن یا درندے کے ڈر سے، یا پیاس کے خوف سے یا ڈول یا رسی میسر نہ ہونے کی وجہ سے پانی کے استعمال پر قادر نہ ہو تو اس کے لیے وضو اور غسل کی جگہ جنسِ زمین سے تیمم کر لینا درست ہے۔ (مالا بد منہ)

تیمم کا طریقہ:

اولاً نیت کر لیں، پھر پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر جھاڑ لیں، پھر پورے چہرے پر ایک مرتبہ اس طرح پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے، پھر دوسری مرتبہ اسی طرح زمین پر ہاتھ ماریں اور دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت اس طرح ہاتھ پھیریں کہ کوئی جگہ باقی نہ رہے اور انگلیوں کے درمیان بھی خلال کریں۔

تیمم کے فرائض:

(۱) نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ زمین پر مار کر ایک بار پورے چہرے کا مسح کرنا۔

(۳) پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر کہنی سمیت دونوں ہاتھ پر پھیرنا۔ (مالا بدمنہ)

تیمم کی شرطیں:

(۱) مسلمان ہونا (۲) نیت کرنا (۳) مسح کرنا (۴) تین یا اس سے زائد انگلیوں پر مسح کرنا (۵) مٹی یا اس کی جنس کی چیز کا موجود ہونا (۶) مٹی کا پاک ہونا (۷) پانی کے استعمال پر قادر نہ ہونا (۸) حیض اور نفاس سے پاک ہونا (۹) اعضاء تیمم کا استیعاب کرنا (انوار الایضاح)

تیمم کی سنتیں:

(۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا (۲) ترتیب سے کرنا (۳) پے در پے کرنا (۴) دونوں ہاتھوں کو مٹی میں رکھنے کے بعد آگے پیچھے کرنا۔ (۵) دونوں ہاتھوں کو جھاڑنا (۶) انگلیوں کو کشادہ کرنا (انوار الایضاح)

تیمم توڑنے والی چیزیں:

(۱) جن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (۲) جس عذر کی وجہ سے تیمم کیا تھا اُس عذر کا ختم ہو جانا (۳) بقدر ضرورت پانی مل جانا۔ (انوار الایضاح)

مسئلہ: وضو اور غسل کے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے، دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔

تیمم کن چیزوں سے کیا جا سکتا ہے:

(۱) پاک مٹی (۲) ریت (۳) پتھر (۴) چونا (۵) مٹی کے کچے پکے برتن جن پر روغن نہ کیا گیا ہو (۶) کچی یا پکی اینٹیں یا چونے کی دیوار (۷) ملتانی یعنی ہر اس چیز سے تیمم جائز ہے جو جلانے سے نہ جلے اور پگھلانے سے نہ پگھلے۔

تینتیسواں سبق (۳۳)

عبادات

جمعہ کا بیان

جمعہ کس پر فرض ہے:

جمعہ کی فرضیت اس شخص پر ہے جس میں یہ ۹ رشرائط پائی جائیں:

(۱) مرد ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) بڑی آبادی میں مقیم ہونا (۴) تندرست ہونا (۵) قید اور خوف کا نہ ہونا (۶) بینا ہونا (۷) چلنے پر قادر ہونا (۸) عاقل بالغ ہونا (۹) سخت بارش اور کیچڑ نہ ہونا تاہم مذکورہ اعذار کے باوجود اگر کوئی شخص جمعہ ادا کرلے تو اس کا جمعہ فریضہ وقت کے بطور ادا ہو جائے گا۔ (انوار الایضاح)

جمعہ کتنی بڑی آبادی میں جائز ہے؟

صحت جمعہ کے لئے بڑی آبادی ہونا شرط ہے اور اس کی تعیین میں فقہاء کی عبارات مختلف ہیں، سب کا خلاصہ یہ ہے کہ وہاں روزمرہ کی ضروریات کے لئے دوکانیں وغیرہ موجود ہوں اور حکومت کا ایسا نظام بھی ہو جس سے مظلوم مدد حاصل کرسکتا ہو مثلاً پولیس چوکی یا گرام پنچایت اور عام طور پر ہمارے ملک میں تین ہزار کی آبادی پر یہ سہولتیں مہیا ہو جاتی ہیں، لہذا اتنی بڑی آبادی میں جمعہ قائم کرنا درست ہوگا اور اس سے کم آبادی پر جمعہ فرض نہ ہوگا ان کو ظہر کی نماز پڑھنی ضروری ہوگی وہ لوگ اگر ظہر چھوڑ کر جمعہ پڑھیں گے تو ان پر ظہر کا فریضہ باقی رہ جائے گا۔ (انوار الایضاح)

جمعہ کی نماز کے صحیح ہونے کی پانچ شرطیں:

(۱) شہر یا قصبہ یا اس کا فنا (مضافات) ہونا (۲) حاکم یا اس کا قائم مقام ہونا (۳) ظہر کا وقت ہونا (۴) خطبہ پڑھنا (۵) خطبہ کا جمعہ سے پہلے ہونا (۶) جماعت ہونا

یعنی امام کے علاوہ کم از کم تین بالغ مردوں کا خطبے کی ابتدا سے پہلی رکعت کے سجدہ تک موجود رہنا (۷) اذنِ عام (یعنی نماز قائم کرنے والوں کی طرف سے نماز میں آنے والوں کی اجازت) کے ساتھ نمازِ جمعہ کا پڑھنا۔ (انوارالایضاح)

مسئلہ: جمعہ کی اذان اول کے بعد ہر ایسا عمل کرنا جو سعی میں مخل ہو مکروہ تحریمی ہے۔

جمعہ کے دن کے مسنون اعمال

(۱) غسل کرنا (۲) مسواک کرنا (۳) خوشبو لگانا (۴) عمدہ لباس پہننا (۵) تیل لگانا (۶) نماز فجر میں امام کا سورہ سجدہ اور سورہ دہر کی تلاوت کرنا (۷) نماز جمعہ کے لئے پیدل جانا (۸) جمعہ کے لئے مسجد میں جلدی جانا (۹) امام کے قریب بیٹھنا (۱۰) جمعہ کے خطبے کو خاموشی کے ساتھ سننا (۱۱) نماز جمعہ میں امام صاحب کا سورہ اعلی اور سورہ غاشیہ یا سورہ جمعہ اور سورہ منافقون کی تلاوت کرنا (۱۲) جمعہ کے دن درود پاک کثرت سے پڑھنا (۱۳) جمعہ کے دن دعا مانگنا خاص کر دونوں خطبوں اور عصر سے مغرب کے درمیان۔

❖❒❖

چونتیسواں سبق (۳۴)

عیدین کا بیان

عیدین کی شرطیں:

بڑے شہروں اور قصبات میں جہاں اقامت جمعہ کے شرائط پائے جاتے ہوں (مثلاً وہاں کی ابادی کم از کم ۳/ہزار ہو یا ضروریات زندگی بآسانی مہیا ہوں وغیرہ) وہاں عیدین کی نماز پڑھنا واجب ہے؛ البتہ جہاں شرائط جمعہ نہ پائی جاتی ہوں وہاں عید کی نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے جو شرائط جمعہ کے لیے ہیں وہی تمام شرائط عیدین کے لیے بھی ہیں علاوہ خطبے کے کہ جمعہ کی نماز میں نماز سے قبل خطبہ دینا شرط ہے اس کے بغیر نماز جمعہ درست نہ ہوگی برخلاف عیدین کے خطبہ کے کہ ان کا خطبہ پڑھنا مسنون ہے اب اگر کسی نے بغیر خطبے کے ہی نماز عید پڑھا دی تو مکروہ تحریمی ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسے اگر کوئی شخص عیدین کے خطبہ نماز سے پہلے دے کہ امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں وہ خطبہ ہوگا اور ایسا کرنا مکروہ تحریمی ہے کیونکہ یہ عمل سنت متوارثہ کے خلاف ہے (انوار الایضاح)

عید کی نماز کا طریقہ:

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی نماز کا طریقہ ایک ہی ہے، عید کی نماز کے لیے اذان اور اقامت نہیں، جب نماز کھڑی کی جائے تو عید کی نماز چھ زائد تکبیرات کے ساتھ پڑھنے کی نیت کرے، اس کے بعد تکبیر کہہ کر ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لے اور ثناء پڑھے، اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے، دو تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے اور تیسری تکبیر پر ہاتھ اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لے، اس کے بعد امام اونچی آواز میں قراءت کرے، قراءت مکمل ہونے کے بعد بقیہ رکعت

(رکوع اور سجدہ وغیرہ) دیگر نمازوں کی طرح ادا کرے۔

پھر دوسری رکعت کے شروع میں امام اونچی آواز میں قراءت کرے، اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے، تینوں تکبیروں میں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے، پھر ہاتھ اٹھائے بغیر چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے اور پھر دیگر نمازوں کی طرح دو سجدوں کے بعد التحیات، درود اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، پھر نماز مکمل کرنے کے بعد امام دو خطبے دے، دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھے۔

عیدین کے مسنون اعمال:

(۱) صبح کو سویرے اٹھنا۔ (۲) شرع کے موافق آرائش کرنا۔ (۳) غسل کرنا۔ (۴) مسواک کرنا۔ (۵) عمدہ سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں ہو پہننا۔ (۶) خوشبو لگانا۔ (۷) عید گاہ میں بہت سویرے جانا۔ (۸) عید گاہ جانے سے پہلے کوئی میٹھی چیز مثلاً چھوہارے وغیرہ کھانا۔ (۹) عید گاہ جانے سے قبل صدقہ فطر دے دینا۔ (۱۰) عید کی نماز بلا عذر شہر میں نہ پڑھنا۔ (۱۱) جس راستے سے جائے اس کے علاوہ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ (۱۲) پیادہ جانا اور راستہ میں "اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ" پڑھنا۔

❖○❖

پینتیسواں سبق (۳۵)

روزہ کا بیان

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے، ہجرت کے دوسرے سال رمضان کے روزے کی فرض ہوئے۔

روزہ کی فرضیت کی شرطیں:

(۱) مسلمان ہونا (۲) بالغ ہونا (۳) مقیم ہونا (۴) عاقل ہونا (۵) تندرست ہونا (۶) عورت کا حیض ونفاس سے پاک ہونا۔

روزہ کی کل آٹھ قسمیں ہیں:

(۱) فرض معین: یعنی جو روزہ فرض ہو اور اس کی ادائیگی کا وقت متعین ہو جیسے رمضان کا روزہ۔ (۲) فرض غیر معین: یعنی جو روزہ فرض ہو اور اس کی ادائیگی کا وقت متعین نہ ہو جیسے کفارہ کا روزہ اور قضاء کا روزہ۔ (۳) واجب معین: یعنی جو روزہ واجب ہو اور اس کا وقت متعین ہو جیسے نذر معین کا روزہ۔ (۴) واجب غیر معین: یعنی وہ روزہ جو واجب ہو اور اس کا وقت متعین نہ ہو جیسے نذر غیر معین کا روزہ (۵) نفل /مستحب: شوال کے چھ روزے پیر اور جمعرات کے روزے (۶) سنت: نو دس محرم کے روزے ایام بیض کے روزے، نویں عرفہ کا روزہ (۷) مکروہ: شک کی بنیاد پر روزے رکھنا (۸) حرام: پانچ دن جن میں روزہ رکھنا منع ہے وہ یہ ہیں: ایک دن عیدالفطر کا (یکم شوال)، اور چار دن ذوالحجہ کے مہینے میں لگاتار یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳/ ذی الحجہ۔

جن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے:

(۱) کان اور ناک میں دوا ڈالنا، (۲) قصداً منہ بھر قے کرنا (الٹی)،

(۳) کلی کرتے ہوئے حلق میں پانی چلا جانا، (۴) عورت کو چھونے وغیرہ سے انزال ہوجانا، (۵) کوئی ایسی چیز نگل جانا جو عادۃً کھائی نہیں جاتی، جیسے لکڑی، لوہا، کچا گیہوں کا دانہ وغیرہ، (۶) لوبان یا عود وغیرہ کا دھواں قصداً ناک یا حلق میں پہنچانا، بیڑی، سگریٹ، حقہ پینا (۷) بھول کر کھا پی لیا اور یہ خیال کیا کہ اس سے روزہ ٹوٹ گیا ہوگا پھر قصداً کھا پی لیا، (۸) رات سمجھ کر صبح صادق کے بعد سحری کھالی، (۹) دن باقی تھا؛ مگر غلطی سے یہ سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہوگیا ہے، روزہ افطار کرلیا۔

ان سب چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، مگر صرف قضا واجب ہوتی ہے، کفارہ لازم نہیں ہوتا۔ (۱۰) جان بوجھ کر بیوی سے صحبت کرنے یا کھانے پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضا بھی لازم ہوتی ہے اور کفارہ بھی۔

کفارہ: کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے ورنہ ساٹھ روزے لگاتار رکھے، بیچ میں ناغہ نہ ہو ورنہ پھر شروع سے ساٹھ روزے پورے کرنے پڑیں گے اور اگر روزہ کی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلاوے۔ آج کل شرعی غلام یا باندی کہیں نہیں ملتے؛ اس لیے آخری دو صورتیں متعین ہیں۔

وہ چیزیں جن سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے:

(۱) بلاضرورت کسی چیز کو چبانا یا نمک وغیرہ چکھ کر تھوک دینا، ٹوتھ پیسٹ یا منجن یا کوئلہ سے دانت صاف کرنا بھی روزہ میں مکروہ ہیں۔ (۲) تمام دن حالت جنابت میں بغیر غسل کیے رہنا۔ (۳) فصد کرانا (۴) غیبت یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی کرنا۔ (۵) روزہ میں لڑنا جھگڑنا، گالی دینا۔

وہ چیزیں جن سے نہ روزہ ٹوٹتا اور نہ مکروہ ہوتا:

(۱) مسواک کرنا۔ (۲) تیل لگانا۔ (۳) آنکھوں میں دوا، یا سُرمہ ڈالنا۔

(۴) خوشبو سونگھنا۔ (۵) گرمی اور پیاس کی وجہ سے غسل کرنا۔ (۶) کسی قسم کا انجکشن یا ٹیکہ لگوانا۔ (۷) بھول کر کھانا پینا۔ (۸) حلق میں پانی بلاقصد چلا جانا۔ (۹) خود بخود قے آجانا۔ (۱۰) سوتے ہوئے احتلام (غسل کی حاجت) ہوجانا۔ (۱۱) دانتوں میں سے خون نکلے؛ مگر حلق میں نہ جائے (۱۲) اگر خواب میں یا صحبت سے غسل کی حاجت ہوگئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہیں کیا اور اسی حالت میں روزہ کی نیت کر لی تو روزہ میں خلل نہیں آیا۔

❖□❖

چھتیسواں سبق (۳۶)

وہ اعذار جن میں فرض روزہ نہ رکھنے یا توڑنے کی اجازت ہے:

(۱) کوئی شخص سفر شرعی میں ہو۔ (۲) شدید بیمار ہو (۳) عورت کا حاملہ ہونا (۴) مرضعہ ہونا (۵) شدید بھوک کا لگنا (۶) پیاس کا لگنا (۷) ہلاکت یا عقل کے نقصان کا خوف ہو (۸) اکراہ: یعنی اگر کوئی زبردستی کھانے پر مجبور کرے۔

نوٹ:- ان تمام صورتوں میں صرف قضا لازم ہوگی۔

سحری کا حکم:

روزہ دار کو آخر رات میں صبحِ صادق سے پہلے پہلے سحری کھانا مسنون اور باعثِ برکت وثواب ہے، نصف شب کے بعد جس وقت بھی کھائیں سحری کی سنت ادا ہوجائے گی؛ لیکن بالکل آخر شب میں کھانا افضل ہے سحری سے فارغ ہوکر روزہ کی نیت دل میں کر لینا کافی ہے۔

اِفطاری کا حکم:

آفتاب کے غروب ہونے کا یقین ہوجانے کے بعد افطار میں دیر کرنا مکروہ ہے، ہاں جب اَبر وغیرہ کی وجہ سے اشتباہ ہوتو دو چار منٹ انتظار کرلینا بہتر ہے اور تین منٹ کی احتیاط بہرحال کرنا چاہیے۔

کھجور سے افطار کرنا افضل ہے افطار کے وقت یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ اور افطار کے بعد یہ دعا پڑھے

ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللہُ۔

اعتکاف کا بیان:

(۱) اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کرکے مسجد میں رہے اور سوائے ایسی حاجات ضروریہ کے جو مسجد میں پوری نہ ہوسکیں (جیسے پیشاب، پاخانہ کی ضرورت یا غسل واجب اور وضو کی ضرورت) مسجد سے باہر نہ جائے۔

(۲) رمضان آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا سنت موکدہ علی الکفایہ ہے۔ یعنی اگر بڑے شہروں کے محلہ میں اور چھوٹے دیہات کی پوری بستی میں کوئی بھی اعتکاف نہ کرے تو سب کے اوپر ترکِ سنت کا وبال رہتا ہے اور کوئی ایک بھی محلہ میں اعتکاف کرے تو سب کی طرف سے سنت ادا ہوجاتی ہے۔

(۳) بالکل خاموش رہنا اعتکاف میں ضروری نہیں؛ بلکہ مکروہ ہے؛ البتہ نیک کلام کرنا اور لڑائی جھگڑے اور فضول باتوں سے بچنا چاہیے۔

(۴) اعتکاف میں کوئی خاص عبادت شرط نہیں، نماز، تلاوت یا دین کی کتابوں کا پڑھنا پڑھانا یا جو عبادت دل چاہے کرتا رہے۔

اعتکاف کی تین قسمیں ہیں: (۱) واجب (۲) مسنون (۳) نفل

واجب اعتکاف: نذر اور منت کا اعتکاف واجب ہے، خواہ نذر کسی شرط پر

موقوف ہو یا نہ ہو۔

مسنون اعتکاف: رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کرنا سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے۔

نفلی اعتکاف: اس کے لیے کسی خاص وقت کی تعیین نہیں ہے۔

❖❒❖

سینتیسواں سبق (۳۷)

مسنون دعائیں

جب نیا لباس پہنے تو یہ پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا أُوَارِيْ بِهِ عَوْرَتِيْ وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِيْ حَيَاتِيْ

ترجمہ: سب تعریف خدا کے لیے ہے جس نے مجھے کپڑا پہنایا جس سے میں اپنی شرم کی چیز چھپاتا ہوں، اور اپنی زندگی میں اس کے ذریعہ خوب صورتی حاصل کرتا ہوں۔

کپڑے اتارتے وقت یہ دعا پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام سے

کوئی معافی مانگے تو یہ کہے

لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ

ترجمہ: آج تم پر کوئی گرفت نہیں، اللہ تمھیں معاف فرمائے، وہ سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

ظالم حکمران سے پناہ مانگنے کی دعا

لَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا

ترجمہ: اے اللہ! ہم پہ ایسا بندہ مسلط نہ فرما جو ہم پہ رحم نہ کرے

جب نیا پھل پاس آئے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا

ترجمہ: اے اللہ! ہمیں ہمارے پھلوں میں برکت دے اور ہمیں ہمارے شہر میں برکت دے، اور ہمارے غلّہ ناپنے کے پیمانوں میں برکت دے۔

جب غصہ آوے یا گدھے یا کتے کی آواز سنے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

ترجمہ میں اللہ سے شیطان مردود کی پناہ چاہتا ہوں

مریض کی عیادت کے وقت یہ دعا پڑھے

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ

ترجمہ: کچھ حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری تم کو گناہوں سے پاک کر دے گی۔

مریض کی صحت کے لیے یہ دعا دیں

أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَشْفِيَكَ

ترجمہ: میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو بڑا ہے، اور بڑے عرش کا رب ہے کہ تجھے شفاء دیوے۔

سواری پر سوار ہونے کی دعا

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

ترجمہ: اللہ پاک ہے جس نے اس کو ہمارے قبضے میں دے دیا، اور ہم (اس کی قدرت کے بغیر) اسے قبضہ میں کرنے

والے نہ تھے، اور بلاشبہ ہم کو اپنے رب کی طرف ضرور جانا ہے۔

جب کسی کو رخصت کرے تو یہ پڑھے

اَسْتَوْدِعُ اللهَ دِيْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

ترجمہ: اللہ کے سپرد کرتا ہوں تیرا دین اور تیری امانت داری کی صفت اور تیرے عمل کا انجام۔

سفر پہ جانے والے کو دی جانے والی دعا

زَوَّدَكَ اللهُ التَّقْوٰى وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَيَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ.

ترجمہ: خدا پرہیزگاری کو تیرے سفر کا سامان بنائے، اور تیرے گناہ بخشے، اور جہاں تو جائے تیرے لیے خیر آسان کرے۔

جب سفر کا ارادہ کرے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُولُ وَبِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَسِيرُ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری ہی مدد سے (دشمنوں پر) حملہ کرتا ہوں، اور تیری ہی مدد سے (ان کے دفع کرنے کی) تدبیر کرتا ہوں، اور تیری ہی مدد سے چلتا ہوں۔

جب کسی اسٹیشن وغیرہ پر رکے تو یہ دعا پڑھے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

ترجمہ: اللہ کے پورے کلموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی مخلوق کے شر سے۔

سفر سے واپسی کی دعا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے سب تعریف ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ہم لوٹنے والے ہیں (اللہ کی) بندگی کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دیا، اور اپنے بندے کی مدد کی، اور اس کے مخالف لشکروں کو شکست دی۔

جب کوئی اپنی محبوب چیز دیکھے تو یہ پڑھے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَات

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس کی نعمت سے اچھی چیزیں مکمل ہوتی ہیں۔

جب اذان کی آواز سنے تو یہ پڑھے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا.

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

دوا کھاتے وقت کی دعا

بسم الله، اللهُ شافی، الله کافی.

ترجمہ اللہ کے نام سے اللہ شفا دینے والا ہے اللہ کافی ہے

مہلک اور بڑی بیماری سے بچنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُونِ وَ الْجُذَامِ وَ مِن سَيِّئِ الْاَسْقَامِ (ہر نماز کے بعد تین مرتبہ)

ترجمہ اے اللہ! بے شک میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں برص، پاگل پن، کوڑھ اور انتہائی مہلک بیماریوں سے۔

نظر بد سے حفاظت کی دعا سورۂ فاتحہ، آیۃ الکرسی، معوذتین اور یہ دعا پڑھیں:

" أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کے ذریعے ہر شیطان سے اور ہر زہریلی چیز سے جو مار دے اور ہر حسد و تکلیف دینے والی آنکھ سے پناہ مانگتا ہوں۔

اڑتیسواں سبق (۳۸)

احادیث

جو شخص امر دین سے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچائے اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔

(۲۱) قال النبیؐ الطُّهُورُ شَطْرُ الإِيمَانِ . {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا پاکی آدھا ایمان ہے۔

(۲۲) قال النبیؐ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ . {ابوداؤد}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا ہر ایک بدعت گمراہی ہے۔

(۲۳) قال النبیؐ الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ . {مسلم}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا دنیا مسلمان کیلئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے جنت ہے۔

(۲۴) قال النبیؐ العَيْنُ حَقٌّ . {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا نظر کا لگنا حق ہے۔

(۲۵) قال النبیؐ مَنْ يُحْرَمِ الرِّفْقَ، يُحْرَمِ الخَيْرَ . {مسلم}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص نرم عادت سے محروم رہا وہ بھلائی سے محروم رہا۔

(۲۶) قال النبیؐ إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ . {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا اعمال کا اعتبار خاتمہ پر ہے۔

(۲۷) قال النبیؐ إِيَّاكُمْ وَالجُلُوسَ على الطُّرُقَاتِ . {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو۔

(۲۸) قال النبیؐ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا ظلم قیامت کے روز اندھیروں میں ہوگا۔

(۲۹) قال النبیؐ مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ . {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا جو کسی مسلمان کے عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کے عیب چھپائے گا۔

(۳۰) قَالَ النبیﷺ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، لَا نَبِيَّ بَعدِي . {ترمذي}

ترجمہ: رسول اللہﷺ نے فرمایا میں آخری پیغمبر ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

❖□❖

انتالیسواں سبق (۳۹)

ایمانیات

تقدیر کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے:

(۱) اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو پیدا کرنے سے پہلے سب کچھ لکھ دیا تھا اس کو تقدیر کہتے ہیں۔ (۲) اس کی صحیح کیفیت اللہ کے علاوہ کسی کو معلوم نہیں ۔ (۳) تقدیر اور قضاء الہی میں کسی مخلوق کا کوئی دخل نہیں، نہ کسی نبی کا، نہ کسی فرشتے کا۔ (۴) نہ کوئی شخص تقدیر میں تبدیلی کرسکتا ہے، نہ ٹال سکتا ہے، نہ روک سکتا ہے۔ (۵) جو چیز اچھی یا بری وجود میں آتی ہے وہ تقدیر میں اسی طرح ہونے والی ہوتی ہے۔ (۶) تقدیر کی حقیقت میں غور کرنا ہمارے بس کی بات نہیں ہم تقدیر پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح حکم دیا گیا۔

قیامت اور آخرت کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے:

(۱) قیامت کا قائم ہونا یقینی ہے۔ (۲) اس کا صحیح وقت اللہ تعالی کے علاوہ کسی کو نہیں معلوم ۔ (۳) موت کے وقت فرشتوں کا آنا، روح قبض کرنا، قبر میں فرشتوں کا سوال کرنا، اسی طرح قبر میں راحت یا عذاب کا ہونا یقینی ہے۔ (۴) مرنے کے بعد دوبارہ اٹھایا جانا، حساب وکتاب لیا جانا، اعمال کا تولا جانا، پل صراط پر سے گذارا جانا وغیرہ تمام خبریں سچی ہیں اور یقیناً ہونے والی ہیں۔

(۵) جنت کی بے مثال نعمتیں دوزخ کے بے پناہ عذابات بالکل برحق ہیں۔ (۶) جنت و دوزخ دونوں پیدا ہو چکی ہیں اور کبھی ختم ہونے والی نہیں ہیں۔ (۷) جنتیوں کے لئے مرنے کے بعد اللہ تعالی کا دیدار برحق ہے۔ (۸) قیامت سے پہلے دجال کا نکلنا، حضرت عیسی علیہ السلام کا تشریف لانا، حضرت مہدی کا ظاہر ہونا، یاجوج ماجوج کا نکلنا اور پورے عالم میں فساد برپا ہونا، سورج کا مغرب سے نکلنا وغیرہ سب خبریں سچی اور برحق ہیں۔

اولیاء فقہاء محدثین اور سلف صالحین کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے:

(۱) یہ سب لوگ نیک اور دین کے مخلص رہبر ہوتے ہیں۔ (۲) ہم ان کے دین اور دیانت پر اعتماد کرتے ہیں۔ (۳) ان کی تحقیقات اور اجتہادات کو اصول کی روشنی میں قبول کرتے ہیں۔ (۴) ان کی برائی اور ان کی شان میں گستاخی کو معیوب جانتے ہیں۔ (۵) ان کی کرامات کو حدود شرع میں حق مانتے ہیں۔ (۶) ان کا مرتبہ انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام کے مرتبے سے کم ہے چاہے یہ حضرات کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جائیں۔ (۷) ان سے غلطی اور خطا کا صدور ہوسکتا ہے، کیوں کہ وہ معصوم نہیں ہیں۔ (۸) ہم ان کا ذکر بہتری اور خیر کے ساتھ کرتے ہیں۔ (9) کوئی ولی یا بزرگ، نبی کی اتباع کے بغیر ولی اور بزرگ نہیں ہو سکتا۔ (۱۰) کوئی ولی یا بزرگ شریعت کے احکام کی پابندی سے آزاد نہیں ہوتا۔

چالیسواں سبق (۴۰)

اپنے محبوب ﷺ کو پہچانئے!

سوال: حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کا نکاح کب ہوا اور کتنا مہر مقرر ہوا؟

جواب: ملک شام کے دوسرے سفر سے واپسی کے دو مہینے بعد حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کا نکاح ہوا، ۲۰/اونٹ یا ساڑھے ۱۲/اوقیہ مہر مقرر رہوا۔

سوال: آپ ﷺ نے شام کا تجارتی پہلا سفر کس کے ساتھ اور کتنی عمر میں کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ ۱۲ سال کی عمر میں کیا تھا۔

سوال: حضرت خدیجہؓ سے کتنی اولادیں ہوئیں؟

جواب: ابراہیم کے علاوہ سب اولاد حضرت خدیجہؓ سے ہوئی۔

سوال: حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کو ایک غلام ہبہ کیا تھا اس کا نام کیا تھا؟

جواب: حضرت زید بن حارثہؓ۔

سوال: وحی کا آغاز کب اور کہاں ہوا اس وقت آپ ﷺ کی عمر کتنی تھی؟

جواب: جب آپ ﷺ کی عمر مبارک ۴۰ سال ہوئی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام غار حرا میں رمضان کے مہینے میں وحی لے کر آئے۔

سوال: نزول وحی کے بعد خدیجہؓ آپ ﷺ کی پریشانی کو دور کرنے کے لیے کس کے پاس لے کر گئی تھی؟

جواب: ورقہ بن نوفل کے پاس جو انجیل و توریت کے بہت بڑے عالم تھے اور حضرت خدیجہؓ کے چچازاد بھائی تھے۔

سوال: آپ ﷺ نے خفیہ تبلیغ کتنے سال تک جاری رکھی؟

جواب: آپ ﷺ نے تین سال تک خفیہ تبلیغ جاری رکھی۔

سوال: آپؐ نے جب صفا پہاڑی پر چڑھ کر لوگوں کو تبلیغ کے لیے بلایا تو سب سے پہلے کس نے آپ کی مخالفت کی تھی؟

جواب: آپؐ کے چچا ابولہب نے آپؐ کی سب سے پہلے مخالفت کی تھی۔

سوال: آپؐ پر کتنے سال تک وحی کا نزول موقوف رہا؟

جواب: تین سال تک آپؐ پر وحی کا سلسلہ موقوف رہا۔

سوال: آپؐ نے مکہ میں پہلا اسلامی مرکز کس کے گھر کو بنایا تھا؟

جواب: آپؐ نے حضرت ارقمؓ کے گھر کو پہلا اسلامی مرکز بنایا تھا۔

سوال: آپؐ نے طائف کا سفر کب کیا اور آپؐ کے ہمراہ کون تھا؟

جواب: آپؐ نے ۲۷ / شوال ۱۰ / نبوی میں طائف کا پہلا سفر کیا حضرت زید بن حارثہؓ آپؐ کے ہمراہ تھے۔

سوال: آپؐ دعوت و تبلیغ کے لیے کن میلوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے؟

جواب: آپؐ دعوت و تبلیغ کے لیے عُکاز، ذوالمجاز، ذوالمجنہ کے میلوں میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔

سوال: طائف سے واپسی کے بعد آپؐ نے کس کے باغ میں پناہ لی تھی؟

جواب: ربیعہ کے بیٹے عتبہ اور شیبہ کے باغ میں پنا نے لی تھی۔

سوال: آپؐ نے مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کب کی تھی؟

جواب: ۱۳ / نبوی کو اس وقت آپؐ کی عمر ۵۳ / سال تھی۔

سوال: عام الحزن کس سال کو کہا جاتا ہے؟

جواب: جس سال حضرت خدیجہؓ اور چچا ابوطالب کا انتقال ہوا۔

سوال: ہجرت کے وقت آپؐ کے ساتھ کون تھا؟

جواب: حضرت ابوبکر صدیقؓ۔

سوال: آپؐ نے ہجرت کے موقع پر کس غار میں قیام کیا اور کتنے دن؟
جواب: آپؐ نے ہجرت کے موقع پر غار ثور میں تین دن قیام فرمایا۔
سوال: غار ثور میں میں آپؐ کو تازہ دودھ کون پہنچایا کرتا تھا؟
جواب: عامر بن فہیرہؓ جو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے غلام تھے۔
سوال: قبا کہاں ہے؟
جواب: قبا مدینہ کے قریب ایک بستی ہے جس میں ہجرت کے وقت آپؐ نے قیام فرمایا تھا۔
سوال: آپؐ قبا سے مدینہ کی طرف روانہ ہوئے تو کس پر سوار تھے؟
جواب: اونٹنی پر سوار تھے جس کا نام قَصویٰ تھا۔
سوال: غزوہ احد میں کتنے صحابہ شہید ہوئے تھے؟
جواب: غزوہ احد میں ۷۰/ صحابہ شہید ہوئے تھے۔
سوال: غزوہ بنوقینُقاع اور غزوہ بنونظیر کب پیش آیا؟
جواب: غزوہ بنوقینُقاع سنہ ۲ھ اور غزوہ بنونظیر سنہ ۴ھ میں پیش آیا۔
سوال: غزوہ احزاب یعنی خندق کب پیش آیا؟
جواب: غزوہ احزاب سنہ ۵ھ میں پیش آیا۔
سوال: خندق کھودنے کا مشورہ کس صحابی نے دیا تھا؟
جواب: حضرت سلمان فارسیؓ نے دیا تھا۔
سوال: غزوہ احزاب میں مسلمانوں اور کفاروں کی تعداد کتنی تھی؟
جواب: غزوہ احزاب میں مسلمانوں کی تعداد ۳/ ہزار اور کفار کی تعداد ۱۰ ہزار تھی۔
سوال: صلح حدیبیہ یعنی بیعت رضوان کب پیش آئی؟
جواب: صلح حدیبیہ یعنی بیعتِ رضوان سنہ ۷ھ میں پیش آئی۔

❖❑❖

اکتالیسواں سبق (۴۱)

اپنے خلفاء رضی اللہ عنہ کو پہچانئے!

خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان غنیؓ

سوال: حضرت عثمان کی ولادت کب ہوئی ؟

جواب: آپ کی ولادت واقعہ فیل کے چھ برس بعد ہوئی۔

سوال: حضرت عثمان کا لقب اور کنیت کیا ہے؟

جواب: لقب ذوالنورین اور کنیت ابوعمرو ہے۔

سوال: حضرت عثمان کب مسلمان ہوئے ؟

جواب: شروع ہی میں حضرت ابوبکر کی رہنمائی سے مشرف باسلام ہوئے۔

سوال: حضرت عثمان کا تعلق قریش کے کس خاندان سے ہے؟

جواب: حضرت عثمان کا تعلق قریش کے بنوامیہ خاندان سے ہے۔

سوال: حضرت عثمان غنی کا حلیہ مبارک بتائیں؟

جواب: قد آپ کا متوسط اور رنگ سفید مائل زردی تھا، چہرہ مبارک پر چیچک کے چند نشانات تھے، سینہ کشادہ تھا، ڈاڑھی گھنی، سر میں بال رکھتے تھے۔ اخیر عمر میں زرد خضاب بالوں میں لگاتے تھے اور دانتوں کو سونے کے تار سے بندھوایا تھا۔

سوال: حضرت عثمان کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: والد کا نام عفان اور والدہ کا نام اروٰی ہے۔

سوال: حضرت عثمان کی کتنی بیویاں تھیں؟

جواب: یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں آٹھ بیویاں تھیں۔

سوال: حضرت عثمان کی کتنی اولاد تھی؟

جواب: آپ کی کل پندرہ اولاد تھی۔
سوال: حضرت عثمان کے نکاح میں حضور کی کون کون سی دو صاحبزادیاں تھی؟
جواب: حضرت رقیہ اور حضرت ام کلثومؓ۔
سوال: حضور نے حضرت عثمان اور ان کی زوجہ کے متعلق ہجرت کے موقع پر کیا فرمایا تھا؟
جواب: حضرت ابراہیم اور حضرت لوط علیہ السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جنہوں نے راہ خدا میں ہجرت کی ہے۔
سوال: حضرت عثمان غنی کے قبول اسلام کے بعد ان پر ظلم کرنے والے کون تھا؟
جواب: آپ کا چچا حکم بن ابی العاص۔
سوال: حضرت عثمان کا نبی کریم سے کیا رشتہ ہے؟
جواب: حضرتِ عثمان آپ کے داماد اور پھوپھی زاد بہن کے بیٹے (بھانجے) ہیں۔
سوال: حضرت عثمان کے متعلق حضور کی کوئی فضیلت بتائیں؟
جواب: (۱) رسول اللہ نے فرمایا کہ ہر نبی کے کچھ رفیق ہوتے ہیں اور میرا رفیق جنت میں عثمان ہے (۲) رسول اللہ نے حضرت عثمان کے متعلق فرمایا کہ میں اس شخص سے کیوں نا حیا کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہوں۔
سوال: حضرت عثمان کی مدتِ خلافت کتنی ہے؟
جواب: گیارہ سال گیارہ مہینے اٹھارہ دن۔
سوال: حضرت عثمان کی خلافت کے کچھ کارنامے بتائیں؟
جواب: (۱) جمعہ کی اذان ثانی کا اضافہ کیا (۲) قرآن ایک قرأت پر جمع کیا (۳) بحری فتوحات حاصل کیں۔(۴) حرم کعبہ اور حرم نبوی کی مزید توسیع فرمائی۔
سوال: حضرت عثمان کی وفات کب ہوئی؟
جواب: ۱۸/ ذی الحجہ ۳۵ھ کو بڑی مظلومیت کے ساتھ باغیوں نے تلاوتِ قرآن کریم

کے دوران شہید کر دیا خون جو بہا اس آیت پر گرا **فسیکفیکھم اللّٰہ وھو السمیع العلیم**۔

سوال: حضرت عثمان کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی ؟

جواب: حضرت زبیرؓ نے۔

سوال: حضرت عثمانؓ کی تدفین کہاں ہوئی ؟

جواب: جنت البقیع میں۔

❖○❖

بیالیسواں سبق (۴۲)

سنن وآداب

مسجد کے آداب

(۱) مسجد میں داخل ہو کر سلام کرنا۔(۲) اگر مسجد میں کوئی نہ ہو تو یہ سلام کرے **السلام علینا وعلی عباده الله الصالحين** (۳) مسجد میں داخل ہو کر اعتکاف کی نیت کرنا۔(۴) مسجد میں سیدھے پیر سے داخل ہونا۔(۵) مسجد میں داخل ہو کر درود شریف پڑھنا۔(۶) مسجد میں داخل ہونے کی دعا پڑھنا۔(۷) دل کو مسجد سے جوڑے رکھنا۔(۸) مسجد پیدل چل کر جانا۔(۹) سکون اور وقار کے ساتھ مسجد کی طرف جانا۔(۱۰) مسجد کے ادب اور احترام کا خیال رکھنا۔(۱۱) مسجد میں داخل ہونے کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو تحیۃ المسجد کی نیت سے نماز پڑھنا۔(۱۲) مسجد میں قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا۔(۱۳) مسجد میں جانے کے بعد ذکر وغیرہ میں مشغول رہنا۔(۱۴) مسجد میں بے ہودہ اور دنیاوی باتیں نہ کرنا۔(۱۵) بہت زیادہ چھوٹے

بچوں اور پاگلوں کو مسجد میں نہ آنے دینا۔(۱۶) مسجد میں شور ہنگامہ نہ کرنا چیخ وپکار نہ کرنا بلند آواز سے نہ بولنا۔(۱۷) الٹے پیر سے مسجد سے باہر آنا۔(۱۸) درود شریف پڑھ کر مسجد سے باہر آنا۔(۱۹) مسجد سے نکلنے کی دعا پڑھنا۔(۲۰) مسجد سے نکلتے وقت دوبارہ آنے کی نیت کر کے نکلنا۔(۲۱) مسجد میں داخل ہونے کے بعد انگلیاں نہ چٹخائے (۲۲) نمازی کے آگے سے نہ گزرے اور صفوں کے بیچ میں گھس کر جگہ تنگ نہ کرے۔

لباس کے آداب

(۱) پاک صاف کپڑے پہننا۔(۲) کپڑوں کو اللہ کی نعمت سمجھ کر پہننا۔(۳) سفید کپڑے پہننا اور نیا کپڑا جمعہ کے دن پہننا۔(۴) غیروں کی طرح کپڑے نہ پہننا بلکہ اسلامی لباس کا استعمال کرنا۔(۵) کپڑوں میں مردوں کو عورتوں جیسے اور عورتوں کو مردوں جیسے کپڑے نہ پہننا۔(۶) مردوں کا ٹخنوں سے نیچے اپنی شلوار یا پینٹ وغیرہ کو رکھنا حرام ہے۔(۷) سیدھی طرف سے کپڑا پہننا شروع کرنا ۔(۸) نئے کپڑے دعا پڑھ کر پہننا۔ (۹) کپڑوں کو دعا پڑھ کر پہننا۔(۱۰) گریبان میں بٹن لگا کر رکھنا۔(۱۱) کپڑے الٹی طرف سے اتارنا اور اتارنے کی دعا بھی پڑھنا۔(۱۲) کسی کو اچھے کپڑے پہنے ہوئے دیکھے تو یہ دعا دینا اِلْبِسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَهِیْدًا.

❖❒❖

تینتالیسواں سبق (۴۳)

قرآن کریم کی تلاوت کے آداب:

(۱) اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے تلاوت کرنا۔(۲) وضو کر کے تلاوت کرنا۔(۳) تلاوت سے پہلے مسواک کرنا۔(۴) پاک صاف جگہ پر تلاوت کرنا۔(۵) قبلہ رخ ہو کر تلاوت کرنا۔(۶) کوئی عذر وغیرہ نہ ہو تو بیٹھ کر تلاوت کرنا۔(۷) سکون اور اطمینان کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کرنا۔(۸) اچھی آواز میں تلاوت کرنا۔(۹) قرآن کریم پڑھتے وقت ادب کے ساتھ رہنا۔(۱۰) تلاوت کے وقت دنیاوی باتیں نہ کرنا۔(۱۱) اللہ سے ڈرتے ہوئے تلاوت کرنا۔(۱۲) انگلی پر تھوک لگا کر قرآن کریم کے ورق نہ پلٹنا۔(۱۳) قرآن کریم کے احکامات پر عمل کا اہتمام کرنا۔(۱۴) قرآن کریم کی خوب تلاوت کرنا۔(۱۵) جس مکان میں قرآن کریم رکھا ہوا ہو اس میں صحبت کرنا اور ستر کھولنا جائز نہیں۔(۱۶) قرآن کریم پر کوئی سامان یا کوئی کتاب نہ رکھنا۔(۱۷) قرآن کریم پر ٹیک لگا کر نہ بیٹھنا۔(۱۸) قرآن کریم کے ورقوں کی حفاظت کرنا ان کو پھٹنے سے بچانا۔(۱۹)۔قرآن کریم کا ورق اگر کہیں ملے تو اس کو اٹھا کر ادب سے کسی اونچی جگہ پر رکھ دینا۔(۲۰) قرآن کریم خوب یاد کرنا۔

اسمائے حسنیٰ

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ نہایت مہربان	اَلرَّحِیْمُ بہت رحم والا	اَلْمَلِکُ بادشاہ	اَلْقُدُّوْسُ ہر عیب سے پاک	اَلسَّلَامُ سلامت رکھنے والا	اَلْمُؤْمِنُ امن دینے والا	اَلْمُهَیْمِنُ نگہبانی کرنے والا	اَلْعَزِیْزُ زبردست
اَلْجَبَّارُ خرابی کا درست کرنے والا	اَلْمُتَکَبِّرُ بہت بڑائی والا	اَلْخَالِقُ پیدا فرمانے والا	اَلْبَارِئُ ٹھیک ٹھیک بنانے والا	اَلْمُصَوِّرُ صورت بنانے والا	اَلْغَفَّارُ بہت بخشنے والا	اَلْقَهَّارُ بہت غلبے والا	اَلْوَهَّابُ بہت دینے والا
اَلرَّزَّاقُ بہت روزی دینے والا	اَلْفَتَّاحُ کھولنے والا	اَلْعَلِیْمُ بہت جاننے والا	اَلْقَابِضُ تنگی کرنیوالا	اَلْبَاسِطُ فراخی کرنے والا	اَلْخَافِضُ پست کرنیوالا	اَلرَّافِعُ بلند کرنے والا	اَلْمُعِزُّ عزت دینے والا
اَلْمُذِلُّ ذلت دینے والا	اَلسَّمِیْعُ سننے والا	اَلْبَصِیْرُ دیکھنے والا	اَلْحَکَمُ اٹل فیصلہ والا	اَلْعَدْلُ انصاف کرنے والا	اَللَّطِیْفُ لطف کرنیوالا	اَلْخَبِیْرُ خبر رکھنے والا	اَلْحَلِیْمُ بردباری کرنیوالا
اَلْعَظِیْمُ بزرگی والا	اَلْغَفُوْرُ مغفرت کرنیوالا	اَلشَّکُوْرُ شکر کا بدلہ دینے والا	اَلْعَلِیُّ بلند و برتر	اَلْکَبِیْرُ بہت بڑا	اَلْحَفِیْظُ نگہبان	اَلْمُقِیْتُ روزی دینے والا	اَلْحَسِیْبُ حساب رکھنے والا
اَلْجَلِیْلُ بلند مرتبہ والا	اَلْکَرِیْمُ کرم کرنے والا	اَلرَّقِیْبُ بڑا نگہبان	اَلْمُجِیْبُ قبول کرنے والا	اَلْوَاسِعُ وسعت والا	اَلْحَکِیْمُ حکمت والا	اَلْوَدُوْدُ محبت کرنیوالا	اَلْمَجِیْدُ بزرگی والا
اَلْبَاعِثُ اٹھانے والا	اَلشَّهِیْدُ مشاہدہ کرنیوالا	اَلْحَقُّ سچا	اَلْوَکِیْلُ کارساز	اَلْقَوِیُّ بہت طاقتور	اَلْمَتِیْنُ بہت مضبوط	اَلْوَلِیُّ دوست	اَلْحَمِیْدُ لائق تعریف
اَلْمُحْصِیْ شمار میں رکھنے والا	اَلْمُبْدِئُ ابتدا کرنیوالا	اَلْمُعِیْدُ دوبارہ پیدا کرنیوالا	اَلْمُحْیِیْ زندگی دینے والا	اَلْمُمِیْتُ موت دینے والا	اَلْحَیُّ ہمیشہ زندہ رہنے والا	اَلْقَیُّوْمُ قائم رہنے والا	اَلْوَاجِدُ وجود دینے والا
اَلْمَاجِدُ عظمت والا	اَلْوَاحِدُ یکتاں	اَلصَّمَدُ بے نیاز	اَلْقَادِرُ قدرت والا	اَلْمُقْتَدِرُ مکمل قدرت والا	اَلْمُقَدِّمُ آگے کرنے والا	اَلْمُؤَخِّرُ پیچھے کرنے والا	اَلْاَوَّلُ سب سے پہلا
اَلْاٰخِرُ باقی رہنے والا	اَلظَّاهِرُ ظاہر	اَلْبَاطِنُ پوشیدہ	اَلْوَالِیْ مالک	اَلْمُتَعَالِیْ بلند و برتر	اَلْبَرُّ بھلائی کرنیوالا	اَلتَّوَّابُ توبہ قبول کرنیوالا	اَلْمُنْتَقِمُ بدلہ لینے والا
اَلْعَفُوُّ معاف کرنے والا	اَلرَّءُوْفُ نہایت مہربان	مَالِکُ الْمُلْکِ سارے جہاں کا مالک	ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ عظمت و بزرگی والا	اَلْمُقْسِطُ انصاف کرنے والا	اَلْجَامِعُ جمع کرنے والا	اَلْغَنِیُّ بے نیاز	اَلْمُغْنِیْ بے نیاز کردینوالا
اَلْمَانِعُ روکنے والا	اَلضَّارُّ نقصان کا مالک	اَلنَّافِعُ نفع کرنے والا	اَلنُّوْرُ نور	اَلْهَادِیْ ہدایت دینے والا	اَلْبَدِیْعُ بے مثال	اَلْبَاقِیْ ہمیشہ رہنے والا	اَلْوَارِثُ وارث و مالک
			اَلرَّشِیْدُ راہ راست دکھانیوالا	اَلصَّبُوْرُ بڑا بردبار			

دینیات چہارم

فہرست عناوین

نجاستوں کا بیان

❑ اقسام نجاست ۱۱۶
❑ ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ ۱۱۷
❑ طریقہ استنجاء ۱۱۷

عبادات

❑ نماز وتر ۱۱۸
❑ نماز تراویح ۱۱۸
❑ نماز تہجد ۱۱۹
❑ نماز اشراق ۱۱۹
❑ نماز چاشت ۱۲۰
❑ نماز اوابین ۱۲۰
❑ نماز تحیۃ المسجد ۱۲۰
❑ نماز تحیۃ الوضو ۱۲۱
❑ نماز حاجت ۱۲۱
❑ نماز استخارہ ۱۲۲
❑ دعائے استخارہ ۱۲۳
❑ نماز توبہ ۱۲۳
❑ صلوۃ التسبیح ۱۲۴
❑ سورج گرہن کی نماز ۱۲۵
❑ چاند گرہن کی نماز ۱۲۵
❑ نماز سفر ۱۲۶
❑ شرائطِ نیت سفر ۱۲۶

❑ کتنے کلومیٹر پر قصر؟.................... ۱۲۶
❑ کب تک قصر کریں؟.................... ۱۲۶
❑ مسافر کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا.................... ۱۲۶
❑ سفر اور حضر کی قضا نماز کا حکم.................... ۱۲۷
❑ راستہ میں قصر کرنے کا حکم.................... ۱۲۷

زکات کا بیان

❑ زکات کس پر فرض ہے؟.................... ۱۲۷
❑ زکات پانچ قسم کے اموال پر واجب ہے.................... ۱۲۷
❑ زکات کا نصاب.................... ۱۲۸
❑ شرائط وجوب زکات.................... ۱۲۸
❑ مصارف زکات سات ہیں.................... ۱۲۸
❑ کن لوگوں کو زکات دینا جائز نہیں؟.................... ۱۲۸
❑ کن لوگوں کو زکات دے سکتے ہیں؟.................... ۱۲۹

صدقہ فطر کا بیان

❑ صدقہ فطر کے وجوب کی تین شرطیں ہیں.................... ۱۲۹
❑ صدقہ فطر کس کی طرف سے ادا کیا جائے؟.................... ۱۳۰
❑ صدقہ فطر کب ادا کیا جائے؟.................... ۱۳۰
❑ صدقہ فطر کی شرعی مقدار.................... ۱۳۰

حج کا بیان

❑ حکم کے اعتبار سے حج کی پانچ قسمیں.................... ۱۳۱
❑ حج فرض ہونے کے لئے سات شرائط ہیں.................... ۱۳۱
❑ فرائض حج تین ہیں.................... ۱۳۱
❑ واجبات حج چھ ہیں.................... ۱۳۲
❑ حج کی تین قسمیں ہیں.................... ۱۳۲

- فرائض عمرہ دو ہیں ۱۳۲
- واجبات عمرہ دو ہیں ۱۳۲
- واجبات سعی چھ ہیں ۱۳۲
- ممنوعات احرام ۱۳۳

قربانی کا بیان

- قربانی کے وجوب ہونے کا شرائط ۱۳۳
- قربانی کے ایام ۱۳۴
- قربانی کے جانور اور ان کی عمریں ۱۳۴
- قربانی کے جانور میں شرکاء کی تعداد ۱۳۴
- وہ جانور جن کی قربانی درست نہیں ہے ۱۳۵
- وہ جانور جن کی قربانی جائز ہے ۱۳۵
- حلال جانور کے سات حرام اجزاء ۱۳۵
- تکبیر تشریق کب سے کب تک؟ ۱۳۵
- تکبیر تشریق کن لوگوں پر واجب ہے؟ ۱۳۶

مسنون دعائیں

- نماز وتر کے بعد یہ پڑھے ۱۳۶
- نماز فجر و مغرب کے بعد یہ پڑھے ۱۳۶
- مغرب کی اذان ہو تو یہ پڑھے ۱۳۶
- بازار میں داخل ہو تو یہ پڑھے ۱۳۷
- خرید و فروخت کے وقت پڑھی جانے والی دعا ۱۳۷
- آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنے کی دعا ۱۳۷
- دولھے کو مبارکبادی دینے کے الفاظ ۱۳۷
- نیا چاند دیکھنے کی دعا ۱۳۸
- کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے یہ دعا پڑھے ۱۳۸

❑ دشمن کا خوف ہو تو یہ پڑھے ۱۳۸
❑ دشمن گھیر لے تو یہ پڑھے ۱۳۸
❑ شدید غم اور پریشانی کے وقت کی دعا ۱۳۸
❑ شبِ قدر کی دعا ۱۳۹
❑ بارش طلب کرنے کی دعا ۱۳۹
❑ بارش ہونے لگے تو یہ پڑھے ۱۳۹
❑ بارش حد سے زیادہ ہو تو یہ پڑھے ۱۳۹
❑ بادلوں کی گرج اور چمک کے وقت کی دعا ۱۳۹
❑ جب بادل آکر بغیر برسے لوٹ جائے تو یہ کہنا چاہیے ۱۴۰
❑ آندھی کے وقت کی دعا ۱۴۰
❑ حج کا تلبیہ ۱۴۰
❑ کعبہ شریف پر نظر پڑے تو رفع یدین کر کے تکبیر پڑھے اور یہ دعا پڑھے ۱۴۰
❑ دوران سعی میلین اخضرین کے درمیان یہ دعا پڑھے ۱۴۱
❑ یوم عرفہ کی خاص دعا ۱۴۱
❑ طواف کے دوران یہ پڑھے ۱۴۱
❑ ادائے قرض کے لئے دعا ۱۴۱
❑ مریض کی عیادت کے وقت یہ پڑھے ۱۴۱
❑ آنکھ تکلیف کے وقت کی دعا ۱۴۲
❑ ہر قسم کے شر سے حفاظت کے لئے دعاء انس بن مالکؓ .. ۱۴۲
❑ فقر و فاقہ سے حفاظت کا وظیفہ ۱۴۲
❑ میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ پڑھے ۱۴۳
❑ کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد اسے یوں کہے ... ۱۴۳
❑ قبرستان میں جائے تو یہ پڑھے ۱۴۳

احادیث ۱۴۴

ایمانیات

❑ نبی آخر الزماں کے بارے میں ہمارے عقیدے ۱۴۵
❑ صحابہ کرام کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے ۱۴۶
❑ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے ۱۴۶
اپنے محبوب کو پہچانئے ۱۴۷
❑ نقشہ امہات المؤمنین ۱۵۱

اپنے خلفاء کو پہچانئے

❑ خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علیؓ ۱۵۲

اسلامی معاشرت

❑ حقوق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۵۴
❑ والدین کے حقوق ۱۵۴
❑ مسلمانوں کے باہمی حقوق ۱۵۵
❑ استاد کے حقوق ۱۵۵

تکملہ

❑ جمعہ کا پہلا خطبہ ۱۵۷
❑ جمعہ کا دوسرا خطبہ ۱۵۸
❑ عید الفطر کا پہلا خطبہ ۱۶۰
❑ عید الفطر کا دوسرا خطبہ ۱۶۲
❑ عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ ۱۶۴
❑ عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ ۱۶۵
❑ خطبہ نکاح ۱۶۷
❑ قنوت نازلہ ۱۶۸

چوالیسواں سبق (۴۴)

نجاستوں کا بیان

ہر عاقل و بالغ مسلمان مرد و عورت کیلئے طہارت کے وہ اَحکام سیکھنے فرض عین ہیں جن سے نماز دُرست ہو سکے۔

اقسامِ نجاست:

نَجاست کی دو قسمیں ہیں: (۱) نَجاستِ غَلِیظہ (۲) نَجاستِ خفیفہ

نَجاستِ غلیظہ: انسان کے بدن سے ایسی چیز کا نکلنا جس سے غُسل یا وُضو واجِب ہو جیسے پاخانہ، پیشاب، بہتا خون، پیپ، منہ بھر قے، حَیض و نِفاس و اِستحاضہ کا خون، مَنی، مَذی، وَدی۔ دُکھتی آنکھ سے جو پانی نکلے۔

نجاستِ غلیظہ کا حکم:

(۱) اگر کپڑوں پر لگی نجاستِ غلیظہ ایک درہم سے زائد ہے تو ان کپڑوں میں بھول کر یا جان بوجھ کر پڑھی گئی نماز کو وقت کے اندر دہرانا اور وقت گزرنے کی صورت میں اس کی قضا کرنا لازم ہے۔

(۲) اور اگر کپڑوں پر لگی ہوئی نجاست غلیظہ ایک درہم کے بقدر ہو اور اس کا علم ہو تو ایسے کپڑوں میں نجاست دھوئے بغیر نماز پڑھنے سے کراہت تحریمی کے ساتھ نماز ادا ہو جائے گی۔

(۳) اور اگر کپڑوں پر لگی ہوئی نجاست غلیظہ ایک درہم سے کم ہو تو وہ معاف ہے اور اس حالت میں پڑھی گئی نماز ادا ہو جائے گی، لیکن اگر نجاست لگے ہونے کا علم ہو اور اس کے دھونے میں کوئی مشکل نہ ہو تو اتنی نجاست کو بھی احتیاطاً دھونا بہتر اور اولی ہے۔

نجاستِ خَفیفہ: حلال جانوروں کا پیشاب (جیسے گائے، بیل، بھینس، بکری، اونٹ وغیرہا) اور حرام پرندوں کی بیٹ۔

نجاستِ خفیفہ کا حکم:

اگر نجاست خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو کپڑے یا جسم کے جس حصہ میں لگی ہے، اگر اس کے چوتھائی حصہ سے کم ہو تو معاف ہے، البتہ جان بوجھ کر اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے اور اگر چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ پر نجاست لگی ہو تو اس کا دھونا واجب ہے، بغیر دھوئے نماز نہیں ہوگی۔

ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ:

اگر کپڑوں پر نجاست لگ جائے تو ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس جگہ نجاست لگی ہو اس جگہ کو تین مرتبہ اس طور پر دھو لیا جائے کہ ہر مرتبہ پانی ڈالنے کے بعد اچھی طرح نچوڑ لیا جائے، اس طرح تین مرتبہ کر لینے سے کپڑے پاک ہو جائیں گے۔ البتہ اگر ناپاک کپڑے کو تالاب یا کسی اور جگہ اچھی طرح دھویا جائے، اور اس پر خوب پانی بہایا جائے کہ نجاست کا اثر دور ہو جائے تو وہ کپڑا پاک ہو جاتا ہے، اگر چہ اسے تین مرتبہ نچوڑا نہ گیا ہو، اصل مقصود نجاست زائل کرنا ہے، اس لیے اگر نجاست رگڑنے سے زائل ہوتی ہو اسے رگڑ کر ہٹانا چاہیے۔

طریقہ استنجاء:

استنجاء کا طریقہ یہ ہے کہ پیشاب سے فراغت کا اطمینان ہونے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلے یا ٹشو پیپر سے پیشاب کو خشک کرنے کے بعد پانی سے دھو ڈالے، دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا منع ہے، اس لیے شدید مجبوری کے بغیر دایاں ہاتھ استعمال نہ کرے، ہڈی، کوئلہ یا کسی قیمتی یا نقصان دہ چیز سے استنجا نہ کرے۔

دونوں حاجتیں پوری کرے تو بہتر یہ ہے کہ پہلے پچھلی شرم گاہ کا استنجا

کرے پھر انگلی شرم گاہ کا، کوشش کرے کہ استنجا میں بائیں ہاتھ کی سبابہ (شہادت کی انگلی کے بالمقابل بائیں ہاتھ کی انگلی) کے علاوہ بقیہ تین انگلیاں استعمال ہوں، اور انگلیوں کے پوروے استعمال کرنے سے بچے۔ استنجا میں بہت زیادہ مبالغہ نہ کرے۔

❖❒❖

پینتالیسواں سبق (۴۵)

عبادات

نمازِ وتر:

وتر کی نماز تین رکعتیں واجب ہیں جو مغرب کی نماز کی طرح ایک سلام کے ساتھ پڑھی جاتی ہیں، تینوں رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورت بھی ملائے گا، اور تیسری رکعت میں رکوع سے پہلے تکبیر تحریمہ کی طرح کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے ہوئے تکبیر کہے گا اور ہاتھ باندھ لے گا اور پھر دعائے قنوت پڑھے گا، اور (خواہ امام ہو یا مقتدی ہو یا اکیلا وتر پڑھ رہا ہو، رمضان ہو یا غیر رمضان ہو) ہر حال میں آہستہ آواز سے دعائے قنوت پڑھے گا، اس کے بعد رکوع کرے گا اور عام نمازوں کی طرح تیسری رکعت مکمل کر کے سلام پھیر لے گا۔

نمازِ تراویح:

ماہ رمضان المبارک میں عشاء کی نماز کے بعد بیس رکعات نماز تراویح باجماعت پڑھنا مسنون ہے رمضان المبارک میں تراویح کی جہت سے چار الگ الگ سنتیں ہیں:

(۱) ہر شرعی مسجد میں جماعت کے ساتھ تراویح کا ہونا۔ (۲) تراویح کے

اندر مکمل قرآن کریم سننا یا سنانا۔ (۳) ہر مہینہ ہر شب ہر شخص کا بیس رکعت تراویح پڑھنا۔ (۴) تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا۔

❖□❖

چھیالیسواں سبق (۴۶)

نمازِ تہجد:

نماز تہجد کا افضل وقت سو کر اٹھنے کے بعد آدھی یا اخیر رات ہے، تاہم اس کے لئے سونا ضروری نہیں ہے، لہٰذا اگر کوئی شخص سونے سے قبل تہجد کی نوافل پڑھ لے تو بعض علماء نے اسے بھی تہجد کی فضیلت حاصل کرنے والوں میں شامل فرمایا ہے، نیز اگر اخیر شب میں نوافل کا موقع نہ ملے تو کم از کم عشاء کے بعد چند رکعات اسی نیت سے پڑھ لینی چاہئیں۔

تہجد کی رکعات:

تہجد میں کم از کم دو رکعت پڑھنا مستحب ہے، اور زیادہ سے زیادہ کے بارے میں آٹھ اور بارہ رکعتوں تک کا ثبوت ہے۔ (بخاری شریف)

فضیلت:

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ تم رات میں عبادت کرنے کو لازم پکڑو اس لئے کہ یہ تم سے پہلے گزرے ہوئے نیک لوگوں کی عادت ہے تم کو تمہارے پروردگار سے قریب کرنے کا ذریعہ ہے، تمہارے گناہوں کی معافی تلافی کا سبب ہے، اور گناہوں سے روکنے والی عبادت ہے۔ (مشکوۃ شریف)

نمازِ اشراق:

اشراق کی نماز طلوع آفتاب کے کم از کم بیس منٹ بعد کم سے کم دو رکعت

ہیں، جیسے عام نماز ادا کی جاتی ہے۔

فضیلت:

جو شخص فجر کی نماز جماعت سے ادا کرے پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوجائے، پھر اس کے بعد دو رکعت پڑھے تو اس کو کامل حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔ (ترمذی)

نمازِ چاشت:

دس گیارہ بجے جب سورج خوب روشن اور چمک دار ہو تو اس وقت نماز چاشت ادا کی جائے۔

فضیلت:

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاشت کی ۱۲ ررکعت نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں ایک سونے کا محل تیار کرتے ہیں۔ (ترمذی شریف)

نمازِ اوابین:

مغرب کے بعد سنت مؤکدہ کے علاوہ چھ رکعات ہیں

فضیلت:

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ: جو شخص نماز مغرب کے بعد چھ رکعات (اوابین کی نماز) پڑھے گا، اوران کے درمیان کوئی غلط بات زبان سے نہ نکالے گا تو یہ چھ رکعات ثواب میں اس کے لیے بارہ سال کی عبادت کے برابر قرار پائیں گی۔ (ترمذی)

نمازِ تحیۃ المسجد:

مسجد میں داخل ہوتے ہی دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھنا مسنون ہے،

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحیۃ المسجد پڑھنے کا حکم فرمایا ہے، (بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو) نیز مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر کوئی مانع نہ ہو تو بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد کی دو رکعت پڑھنی چاہئیں، یہ بندوں کا رب المسجد کو سلام کرنے کا طریقہ ہے۔

نمازِ تحیۃ الوضو:

اعضاء وضو خشک ہونے سے پہلے پہلے تحیۃ الوضو کی نماز شروع کر دی جائے کیوں کہ اعضاء خشک ہو جانے کے بعد یہ نماز تحیۃ الوضو نہیں کہلائے گی۔ (انوار الایضاح)

فضیلت:

حدیث شریف میں وضو کرنے کے بعد تحیۃ الوضو پڑھنے کی بہت فضیلت آئی ہے، ایک حدیث شریف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرنے کے بعد پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت تحیۃ الوضو پڑھتا ہے، اللہ تبارک وتعالی اس کے لئے جنت کو واجب قرار دیتے ہیں۔ (مسلم شریف)

نماز حاجت:

جب کسی انسان کو کوئی اہم ضرورت درپیش ہو تو اس کے لئے نماز حاجت پڑھنا مستحب ہے۔

فضیلت:

حضرت عبداللہ بن اوفی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالی سے کوئی ضرورت مانگنی ہو یا کسی آدمی سے اس کی کوئی ضرورت وابستہ ہو (مثلاً کسی سے قرض لینا چاہتا ہے اور خیال ہو کہ اللہ جانے دے گا یا نہیں) تو اس کو چاہئے کہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے نماز کے بعد اللہ تعالی کی حمد وثنا کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھے۔

اس کے بعد یہ دعا پڑھے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ۔

❖❐❖

سینتالیسواں سبق (۴۷)

نماز استخارہ:

جب کسی شخص کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو اور وہ یہ طے نہ کر پا رہا ہو کہ اس کو اختیار کرنا بہتر رہے گا یا نہیں؟ تو اسے چاہیئے کہ استخارہ کرے استخارہ کے معنی خیر طلب کرنے کے آتے ہیں یعنی اپنے معاملہ میں اللہ تعالی سے خیر و بھلائی کی دعا کرنا اور اس کا طریقہ نبی اکرم ﷺ نے یہ بتلایا ہے کہ دو رکعت نفل نماز پڑھی جائے اس کے بعد پوری توجہ کے ساتھ دعا پڑھے اور دعا پڑھتے ہوئے جب **ھذا الامر** پر پہنچے تو دونوں جگہ اس کا دل میں دھیان جمائے جس کے لئے استخارہ کر رہا ہے، یا دعا پوری پڑھنے کے بعد اس کام کا ذکر کرے دعا کے شروع اور اخیر میں اللہ کی حمد و ثنا اور درود شریف بھی ملالے اور اگر عربی میں دعا نہ پڑھی جا سکے تو اردو یا اپنی مادری زبان میں اسی مفہوم کی دعا مانگے۔ (انوار الایضاح)

دعائے استخارہ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ ، وَ أَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ، وَ أَسۡأَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ .فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَ لاَ أَقۡدِرُ، وَ تَعۡلَمُ وَلاَ أَعۡلَمُ ، وَ أَنۡتَ عَلاَّمُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنَّ ھٰذَا الۡأَمۡرَ خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَ مَعَاشِیۡ وَ عَاقِبَۃِ أَمۡرِیۡ وَ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ ، فَاقۡدِرۡہُ لِیۡ ، وَ یَسِّرۡہُ لِیۡ ، ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ أَنَّ ھٰذَا الۡأَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَ عَاقِبَۃِ أَمۡرِیۡ وَ عَاجِلِہٖ وَ اٰجِلِہٖ ، فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ ، وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِہٖ .

نمازِتوبہ:

اگر کسی شخص سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے، تو مستحب یہ ہے کہ اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نفل توبہ کی نیت سے پڑھے، اور اس کے بعد اپنے گناہوں کی معافی چاہے، اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، تو ان شاء اللہ اس کی مغفرت ہوجائے گی۔

فضیلت:

حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو آدمی گناہ کرتا ہے اور گناہ پر ندامت ہونے کی وجہ سے، اٹھ کر وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے اور پروردگار سے اپنے گناہ کی مغفرت چاہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا گناہ معاف فرمادیتا ہے (مشکاۃ المصابیح)

صلوٰۃ التسبیح:

صلوٰۃ التسبیح چار رکعت نماز ہوتی ہے، یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بطور تحفہ وعطیہ کے سکھائی تھی، اس کی فضیلت یہ ارشاد فرمائی ہے کہ اس کے پڑھنے سے سارے گناہ (چھوٹے بڑے) معاف ہوجاتے ہیں۔

صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا طریقہ:

یہ ہے کہ چار رکعات صلوٰۃ التسبیح کی نیت باندھ کر پہلی رکعت میں کھڑے ہوکر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پھر رکوع میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم " کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں ، پھر قومہ میں "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ"، "رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر پہلے سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کے بعد دس مرتبہ پڑھیں، پھر پہلے سجدہ سے اٹھکر جلسہ میں دس مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کے بعد دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر دوسرے سجدے سے اٹھتے ہوئے "اَللّٰهُ اَكْبَرُ " کہہ کر بیٹھ جائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں۔ پھر بغیر " اَللّٰهُ اَكْبَرُ " کہے دوسری رکعت کے لیے کھڑے ہوجائیں پھر اسی طرح دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت مکمل کریں۔

دوسری اور چوتھی رکعت کے قعدہ میں پہلے دس مرتبہ تسبیح پڑھیں اور پھر

التحیات پڑھیں، اسی ترتیب سے چاروں رکعات میں تسبیح پڑھیں، اس طرح چار رکعات میں کل تسبیحات تین سو مرتبہ ہو جائیں گی۔ (ترمذی)

نوٹ:

ہو سکے تو روزانہ صلوۃ التسبیح پڑھ لی جائے، یا ہر جمعہ کو ایک مرتبہ، یا ہر مہینے میں ایک مرتبہ، یا سال میں ایک مرتبہ، یا کم سے کم زندگی میں ایک مرتبہ پڑھ لی جائے۔

سورج گرہن کی نماز:

جب سورج گرہن (بے نور) ہو جائے تو کم از کم دو رکعت نماز با جماعت ادا کرنا مسنون ہے، دو سے زیادہ رکعات بھی پڑھ سکتے ہیں اور اگر جماعت کا موقع نہ ہو تو اکیلے اکیلے بھی پڑھ سکتے ہیں بہتر یہ ہے کہ اتنی لمبی نماز ہو کہ گرہن کا پورا وقت نماز ہی میں صرف ہو جائے لیکن اگر یہ نہ ہو سکے تو نماز کے بعد دعاؤں میں مشغول رہنا مستحب ہے تا آں کہ گرہن کا اثر بالکل ختم ہو جائے۔

اور اس وقت امام اگر چاہے تو لوگوں کی طرف رخ کر کے جہری دعا بھی کر سکتا ہے، اور لوگ اس کی دعا پر آمین کہتے رہیں (انوار الایضاح)

چاند گرہن کی نماز:

چاند گرہن کے وقت دو رکعت نماز دیگر نوافل کی طرح انفراداً پڑھنا مسنون ہے، اس میں جماعت مسنون نہیں ہے۔

❖❒❖

اڑتالیسواں سبق (۴۸)

نمازِ سفر:

مسافر کو سفر میں پوری نماز ادا کرنے کی بجائے قصر پڑھنا افضل ہے، قصر یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھنا، مسافر کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اگر قصداً چار رکعت پڑھے گا تو گنہگار ہے کہ واجب ترک کیا لہٰذا توبہ کرے۔

سنتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، البتہ حالت قرار میں سنتوں کو نا چھوڑا جائے حالت فرار میں گنجائش ہے۔

شرائطِ نیت سفر:

نیت سفر کے لیے تین چیزیں ضروری ہیں (۱) مسافر اپنے ارادے کا خود مختار ہو (۲) مسافر بالغ ہو (۳) سفر کی مدت سوا ستتر کلو میٹر سے کم نہ ہو۔

کتنے کلو میٹر پر قصر کریں؟

جو شخص اپنے شہر یا بستی سے باہر سفر کے ارادے سے نکلے اور (اپنے شہر کی اختتامی حدود سے مطلوبہ شہر کی ابتدائی حدود تک) مسافتِ سفر کم از کم ۴۸ رمیل سوا ستتر کلو میٹر ہو تو ایسے شخص پر اپنے شہر کی آبادی اور حدود سے نکلنے کے بعد چار رکعت والی فرض نماز میں قصر کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

کب تک قصر کریں؟

مسافر جب تک کسی علاقے میں پندرہ دن قیام کی نیت نہ کر لے یا جب تک واپس اپنے شہر کی حدود میں داخل نہ ہو جائے وہ چار رکعت والی نماز قصر پڑھے گا۔

مسافر کا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا:

امام مقیم ہو تو مسافر مقتدی اس کی اقتدا میں پوری چار رکعت پڑھے گا اور چار رکعت نماز ہی کی نیت کرے گا، مسافر کے لیے قصر کا حکم اس وقت ہے جب کہ وہ

اکیلا نماز پڑھ رہا ہو یا مسافر امام کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہو یا وہ خود امام ہو۔

سفر اور حضر کی قضا نماز کا حکم:

سفر میں جو نمازیں قضا ہوئی ہوں ان کی قضا حضر میں (مقیم ہونے کی حالت میں) کر سکتے ہیں، اسی طرح حضر میں جو نمازیں قضا ہوئی ہیں ان کی قضا سفر میں بھی کر سکتے ہیں، البتہ سفر میں چار رکعات والی فرض نماز قضا ہو تو اس کی قضا میں قصر ہی پڑھنا لازم ہے، خواہ اپنے مقام پر پڑھے، اور جو نماز حضر میں قضا ہو، اس کی قضا مکمل (یعنی چار رکعات والی نماز کی قضا میں چار رکعت ہی) پڑھنا لازم ہوگا، خواہ سفر کے دوران پڑھے، تاہم سنتوں کی قضا نہ گی۔

راستہ میں قصر کرنے کا حکم:

دورانِ سفر چونکہ آپ مسافر ہیں؛ اس لیے راستے میں آپ پر قصر نماز پڑھنا واجب ہوگا۔

❖□❖

انچاسواں سبق (۴۹)

زکات کا بیان

زکات اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے

زکات کس پر فرض ہے؟

(۱) مسلمان ہونا۔ (۲) عاقل ہونا۔ (۳) بالغ ہونا۔ (۴) آزاد ہونا۔ (۵) فرضیت زکات کا علم ہونا۔

زکات پانچ قسم کے اَموال پر واجب ہے:

(۱) سونا۔ (۲) چاندی۔ (۳) نقدی۔ (۴) مالِ تجارت۔ (۵) سائمہ مویشی۔

زکاۃ کا نصاب

یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس صرف سونا ہو تو ساڑھے سات تولہ (87.480 گرام) اور صرف چاندی ہو تو ساڑھے باون تولہ چاندی (612.360 گرام) یا صرف نقدی ہو تو بنیادی ضرورت سے زائد اتنی نقدی جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہو، یا صرف مالِ تجارت ہو اور اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کے برابر ہو، یا مذکورہ چار اموال (سونا، چاندی، نقدی، مالِ تجارت) میں سے کوئی دو طرح کے مال یا تین یا چاروں موجود ہوں اور ان کی مجموعی مالیت چاندی کے نصاب کے برابر بنتی ہو تو ایسے شخص پر سال پورا ہونے پر قابلِ زکات مال کی ڈھائی فیصد زکات ادا کرنا لازم ہے۔

شرائط وجوب زکات: (۱) مال بقدر نصاب ہو (۲) ملکیت تام ہو (۳) نصاب قرض سے خالی ہو (۴) نصاب ضرورت اصلی سے زائد ہو (۵) مال نامی (سونا چاندی یا مال تجارت) ہو۔ (انوار الایضاح)

مصارف زکات سات ہیں: (وہ لوگ جنہیں زکات دی جاسکتی ہے)۔

(۱) فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ مال ہو (۲) مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو (۳) عامل وہ ہے جسے بادشاہِ اسلام نے زکات اور عشر وصول کرنے کے لیے مقرر کیا ہو (۴) رِقاب سے مراد ہے غلامی سے گردن رہا کرانا (۵) غارم سے مراد مدیون (مقروض) ہے (۶) فی سبیل اللہ کے معنی ہیں راہِ خدا میں خرچ کرنا، مثلاً کسی محتاج مجاہد کو دینا (۷) ابن السبیل سے مراد مسافر ہے، مسافر کے پاس اگر مال ختم ہو جائے تو اس کو بھی زکات کی رقم دی جاسکتی ہے۔

کن لوگوں کو زکات دینا جائز نہیں؟

دو قسم کے رشتہ داروں کو زکات دینا جائز نہیں، ایک وہ جن کے ساتھ

ولادت کا تعلق ہے یعنی اصول باپ دادا نانا پرنانا اوپر تک اسی طرح ماں نانی پرنانی اوپر تک دادی پردادی اوپر تک اور فروع یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی نواسا نواسی نیچے تک، دوسرے وہ جن سے نکاح کا تعلق ہے یعنی میاں بیوی ایک دوسرے کو زکات نہیں دے سکتے۔

کن لوگوں کو زکات دے سکتے ہیں؟

ان دو رشتہ داروں کے علاوہ تمام رشتہ داروں کو اگر وہ غریب ہوں زکات دینا جائز ہے، لہذا آدمی اپنی سوتیلی ماں بہو (بیٹے کی بیوی) یا داماد (بیٹی کے شوہر) کو زکات دے سکتا ہے جبکہ وہ مستحق زکات ہوں ایسے ہی بھائی بہن کو ان کی اولاد کو چچا پھوپھی ماموں خالہ وغیرہ سب کو زکات دے سکتا ہے اور زکات دینا نہ صرف جائز ہے بلکہ اس میں دوگنا ثواب ہے ایک زکوۃ دینے کا دوسرا صلہ رحمی کا یعنی خاندان کو جوڑنے کا اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا۔ (انوار الایضاح)

❖❒❖

پچاسواں سبق (۵۰)

صدقہ فطر کا بیان

صدقہ فطر کے وجوب کے لئے تین شرطیں ہیں: (۱) آزاد ہونا۔ (۲) مسلمان ہونا (۳) صاحب نصاب ہونا۔

تفصیل اس طرح ہے کہ اتنا مالدار مسلمان جس پر زکوۃ فرض ہوتی ہے یا زکات تو فرض نہیں ہوتی لیکن رہائشی مکان اور ضروری اسباب وآلات واوزار کے علاوہ اتنی قیمت کا زائد مال واسباب ہو جتنی قیمت پر زکات فرض ہو جاتی ہے تو اس پر عید الفطر کے دن صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے چاہے اس مال پر سال گزرا ہو یا نہ

گزرا ہو اور تجارت کا مال ہو یا تجارت کا نہ۔ (انوارالایضاح)

صدقہ فطر کس کی طرف سے ادا کیا جائے؟

صدقہ فطر اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے ادا کرنا واجب ہے بشرطیکہ نابالغ بچے خود کسی نصاب کے مالک نہ ہوں اور اگر وہ بچے خود صاحب نصاب ہوں تو ان کے مال میں سے صدقہ فطر نکالا جائے گا (انوارالایضاح)

صدقۂ فطر کب ادا کیا جائے؟

احناف کے نزدیک یکم شوال کی صبح صادق کے وقت صدقہ فطر واجب ہوتا ہے چناں چہ جو شخص اس وقت موجود تھا اسی پر صدقہ فطر واجب ہوگا اور جو شخص اس سے قبل مرجائے یا اس سے پہلے فقیر محتاج ہوجائے یا اس وقت کے گزرنے کے بعد مسلمان ہو یا مالدار ہو یا جو بچہ اس وقت کے گزرنے کے بعد پیدا ہو تو اس کا فطرہ واجب نہیں۔ (انوارالایضاح)

صدقہ فطر کی شرعی مقدار:

احناف کے نزدیک گیہوں اور کشمش میں راجح قول کے مطابق نصف صاع ہے اور باقی غلوں میں ایک صاع ہے اور کشمش میں احناف کا دوسرا قول ایک صاع کا بھی ہے اور غیر منصوص غلوں میں جیسے چاول چنے وغیرہ میں نصف صاع گیہوں کی قیمت یا دوسرے غلوں کے ایک صاع کی قیمت کے برابر واجب ہے۔

نصف صاع کی مقدار موجودہ اوزان کے اعتبار سے ایک کلو ۵۷۴ گرام ۶۴۰ ملی گرام ہوتی ہے، اور ایک صاع کی مقدار ۳ کلو ۱۴۹ گرام ۲۸۰ ملی گرام ہوگی، اس کی قیمت بھی دی جاسکتی ہے، صدقہ فطر میں بازاری بھاؤ کا اعتبار ہوتا ہے۔ صدقہ فطر انہی لوگوں کو دیا جائے گا جن کو زکات دینا واجب ہے (انوارالایضاح)

❖❒❖

اکیاونواں سبق (۵۱)

حج کا بیان

بیت اللہ کا حج اسلام کے ارکان میں سے ایک ہے

حکم کے اعتبار سے حج کی پانچ قسمیں

(۱) فرض عین: یعنی مستطیع شخص کے لئے زندگی میں ایک مرتبہ حج کرنا فرض ہے۔(۲) واجب: مثلاً میقات سے بلا احرام آگے بڑھ گیا اور اس کی تلافی کے لئے حج کا ارادہ کیا تو یہ حج واجب کہلائے گا۔(۳) نفل: جو حج زندگی میں ایک سے زائد بار کیا جائے اور وہ واجب وغیرہ کی قسم سے نہ ہو، تو اس پر نفل کا اطلاق ہوگا۔(۴) حرام: ناموری اور شہرت کے مقصد سے یا حرام مال سے حج کرنا حرام ہے۔(۵) مکروہ تحریمی: مثلاً خدمت کے محتاج والدین کی اجازت کے بغیر جانا یا اہل وعیال کے نان ونفقہ کا انتظام کئے بغیر سفر میں چلا جاتا۔(انوار الایضاح)

حج فرض ہونے کے لیے سات شرائط ہیں:

(۱) مسلمان ہونا۔(۲) حج کی فرضیت کو جاننا کہ اس پر حج فرض ہے(۳) عاقل ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) آزاد ہونا (۶) حج کی استطاعت رکھنا (۷) اشہر حج (حج کے مہینوں) کو پانا، یہ شرائط جن میں پائی جائیں گی ان پر حج فرض ہو جائے گا۔(انوار الایضاح)

فرائض حج تین ہیں:

(۱) احرام باندھنا۔(۲) وقوف عرفہ کرنا (میدان عرفات میں ۹ ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق تک کسی وقت ٹھہرنا، اگرچہ ایک لمحہ کے لیے کیوں نہ ہو) (۳) طواف زیارت کرنا (۱۰، ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ میں سے کسی

تاریخ کو بیت اللہ کا طواف کرنا)

واجباتِ حج چھ ہیں:

(۱) وقوف مزدلفہ کرنا (۲) رمی جمار کرنا (۳) قربانی کرنا (۴) حلق یا قصر کرنا (۵) سعی کرنا (۶) طواف وداع کرنا اس میں سعی نہیں ہے۔ (انوار الایضاح)

حج کی تین قسمیں ہیں

(۱) **اِفراد:** یعنی میقات سے صرف حج کا احرام باندھنا (۲) **تمتع:** یعنی میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول دینا پھر جب حج کا وقت آجائے تو حج کے لئے احرام باندھنا۔ (۳) **قران:** یعنی میقات سے عمرہ و حج دونوں کا ایک ساتھ نیت کر کے احرام باندھنا اور مکہ پہنچ کر عمرہ کر کے احرام کی ہی حالت میں رہنا۔ یہاں تک کے حج سے فارغ ہو جائے۔

فرائضِ عمرہ دو ہیں:

(۱) عمرہ کا احرام باندھنا، یعنی احرام کی نیت کر کے تلبیہ پڑھنا، (۲) بیت اللہ کا طواف کرنا۔

واجباتِ عمرہ دو ہیں:

(۱) صفا و مروہ کی سعی کرنا (۲) حلق یا قصر کرنا

واجباتِ سعی چھ ہیں:

(۱) سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت وحیض ونفاس (حدثِ اکبر) سے پاک ہونے کی حالت میں کیا ہو۔ (۲) سعی کے سات چکر پورے کرنا (۳) اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا (۴) عمرہ کی سعی کا احرام کی حالت میں ہونا (۵) صفا اور مروہ کے درمیان کا پورا فاصلہ طے کرنا (۶) ترتیب یعنی صفا سے شروع کرنا اور مروہ پر ختم کرنا۔

ممنوعاتِ احرام:

(۱) خوشبو کا استعمال کرنا، خواہ صابن ہو یا عطر یا پرفیوم ہو۔ (۲) خوشبودار کھانا ہو۔ (۳) ناخن کاٹنا، (۴) جسم سے بال دور کرنا۔ (۵) جماع اور بوس و کنار کرنا۔ (۶) میاں بیوی کا ازدواجی تعلق قائم کرنا۔ (۷) چہرہ ڈھانکنا، (۸) مردوں کا سلے ہوئے کپڑے پہننا (۹) مردوں کا سر کو ڈھانکنا۔ (۱۰) عورتوں کو چہرے پر کپڑا لگانا۔ (۱۱) مردوں کو ٹخنے اور پاؤں کی ابھری ہوئی ہڈی ڈھانکنا (۱۲) شکار کرنا۔

❖○❖

باونواں سبق (۵۲)

قربانی کا بیان

قربانی دین اسلام کی اہم ترین عبادت ہے جو دس ذی الحجہ کو حضرت ابرہیم علیہ السلام کی یادگار میں ادا کی جاتی ہے۔

قربانی کے وجوب کی شرائط:

(۱) آزاد ہونا۔ (۲) مسلمان ہونا۔ (۳) بالغ ہونا۔ (۴) ایام قربانی میں مقیم ہونا۔ (۵) ایامِ قربانی میں بقدرِ نصاب مال کا مالک ہو یعنی ساڑھے سات تولہ سونا (48.87 گرام) یا ساڑھے باون تولہ چاندی (36.612 گرام) یا اس کی قیمت کے برابر رقم ہو، یا رہائش کے مکان سے زائد مکانات یا جائیدادیں وغیرہ ہوں، یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان ہو، جس کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو، یا مالِ تجارت، شیئرز وغیرہ ہوں تو اس پر ایک حصہ قربانی کرنا

لازم ہے۔

لہذا جس شخص میں بھی یہ تمام شرائط پائی جائیں اس پر قربانی واجب ہے۔

قربانی کے ایام:

قربانی کے دن ذوالحجہ کی دس تاریخ کو عید کی نماز کے بعد سے لے کر بارہ تاریخ کے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے تک ہے، ان تین ایام میں سے جس دن بھی آدمی چاہے بلا کراہت قربانی کرسکتا ہے۔

قربانی کے جانور اور ان کی عمریں:

بکرا، بکری، دنبہ، بھیڑ ایک سال مکمل ہو جائے اور دوسرے سال میں داخل ہو جائیں البتہ بھیڑ اور دنبہ اگر اتنے موٹا ہوں کہ دیکھنے میں ایک سال کا نظر آئیں تو ان کی قربانی جائز ہے۔

بیل، گائے، بھینس، بھینسے کی عمر دو سال پوری ہو جائے اور تیسرے سال میں داخل ہو جائیں اونٹ، اونٹنی کی عمر پانچ سال پوری ہو جائے اور چھٹے سال میں داخل ہو جائیں، واضح رہے کہ عمر میں یہاں قمری سال مراد ہے۔

جنگلی جانور کی قربانی کا حکم: قربانی صرف گھریلو، پالتو جانوروں کی جائز ہے، وحشی جانور جیسے ہرن، جنگلی گائے بیل، نیل گائے وغیرہ کی قربانی جائز نہیں ہے۔

قربانی کے جانور میں شرکاء کی تعداد:

چھوٹے جانور (مثلا بھیڑ، بکری) میں شرکت جائز نہیں، بلکہ ان سے صرف ایک آدمی کی قربانی ہوسکتی ہے۔

بڑے جانور (مثلا گائے، بیل، بھینس، اونٹ وغیرہ) میں زیادہ سے زیادہ سات آدمیوں تک شریک ہوسکتے ہیں، اس سے زیادہ شریک نہیں ہوسکتے، تاہم اگر اس سے کم شریک ہونا چاہتے ہیں تو ہوسکتے ہیں۔

وہ جانور جن کی قربانی درست نہیں ہے:

(۱) ایسا مجنون جانور جو جنون کی وجہ سے چارہ نہ کھاتا ہو۔ (۲) ایسا خارش زدہ جانور جو خارش کی وجہ سے بے حد کمزور ہوگیا ہو۔ (۳) ایسا جانور جو دیکھ نہ سکتا ہو۔ (۴) ایسا جانور جو بہت ہی لاغر ہو۔ (۵) ایسا جانور جو قربان گاہ کی طرف خود نہ چل سکتا ہو۔ (۶) ایسا جانور جس کا ایک تہائی کان، یا دم، یا بینائی، یا چکتی کا ایک تہائی سے زیادہ حصہ جاچکا ہو۔ (۷) ایسا جانور جس کے پیدائشی کان نہ ہوں۔ (۸) ایسا جانور جس کے تھنوں کا سرا کٹا ہوا ہو۔ (۹) ایسا جانور جس کے تھن خشک ہو گئے ہوں، (گائے کے دو تھن خشک ہو چکے ہوں اور بکری کا ایک تھن خشک ہو جائے تو قربانی درست نہیں ہوگی)۔ (۱۰) ایسا جانور جس کی ناک کٹی ہوئی ہو۔ (۱۱) ایسا جانور جو خنثی ہو۔

وہ جانور جن کی قربانی جائز ہے:

(۱) جس جانور کے پیدائشی سینگ نہ ہو یا جڑ سے نہیں ٹوٹے اس کی قربانی درست ہے۔ (۲) کان چرے ہوئے جانور کی قربانی درست ہے۔ (۳) جس جانور کے سینگ کا خول اتر گیا ہو اس کی قربانی جائز ہے۔ (٤) خصی جانور کی قربانی نہ صرف درست بلکہ مستحسن ہے۔ (۵) گونگے جانور کی قربانی جائز ہے۔ (٦) بہرے جانور کی قربانی جائز ہے۔

حلال جانور کے سات حرام اجزاء:

(۱) مادہ کی فرج۔ (۲) خصیہ۔ (۳) مثانہ یعنی پیشاب کی تھیلی۔ (۴) نر کا ذکر۔ (۵) غدود۔ (٦) پِتّہ یعنی جس تھیلی میں کڑوا پانی رہتا ہے۔ (۷) دم مسفوح

تکبیر تشریق کب سے کب تک ہے؟

تکبیر تشریق واجب ہے، تکبیر تشریق نویں ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرہویں ذی الحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے فوراً بعد مردوں کے لئے بآواز بلند اور عورتوں

کیلئے ایک مرتبہ آہستہ کہنا واجب ہے، کل ۲۳ نمازیں ہوجاتی ہیں جن کے بعد تکبیر تشریق واجب ہے اور نماز عید الاضحیٰ کو ملا کر ۲۴ نمازیں ہوجاتی ہیں۔ (انوار الایضاح)

تکبیر تشریق کن لوگوں پر واجب ہے؟

تکبیر تشریق مقیم مسافر منفرد جماعت اہل شہر اور دیہات کے رہنے والوں پر واجب ہے ایسی ہی عورتوں پر بھی واجب ہے لیکن وہ بالکل آہستہ آہستہ پڑھیں گی اور مسبوق پر بھی تکبیر تشریق واجب ہے وہ اپنی بقیہ رکعات پوری کرنے کے بعد پڑھے گا۔ (انوار الایضاح)

❖○❖

ترپنواں سبق (۵۳)

مسنون دعائیں

نمازِ وتر کے بعد یہ پڑھے

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ (تین مرتبہ)

ترجمہ: پاکی بیان کرتا ہوں بادشاہ کی (یعنی اللہ کی) جو بہت زیادہ پاک ہے۔ (أبوداود)

نمازِ فجر و مغرب کے بعد یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ (سات مرتبہ)

ترجمہ: اے اللہ مجھے دوزخ سے محفوظ فرما۔ (أبوداود)

مغرب کی اذان ہوتو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَ إِدْبَارُ نَهَارِكَ وَ أَصْوَاتُ دُعَاتِكَ

فَاغْفِرْ لِيْ.

ترجمہ: اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں، سوتو مجھے بخش دے۔ (أبوداود)

بازار میں داخل ہوتو یہ پڑھے

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ. لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَ يُمِيْتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لئے ملک ہے، اور اسی کے لئے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے، اور وہ خود زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی، اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ (ترمذي)

خرید وفروخت کے وقت پڑھی جانے والی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً اَوْصَفْقَةً خَاسِرَةً.

ترجمہ: میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا، اے اللہ! میں تجھ سے بازار کی اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کی خیر طلب کرتا ہوں، اور تیری پناہ چاہتا ہوں اس بازار کے شر سے اور جو کچھ اس بازار میں ہے اس کے شر سے، اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ یہاں جھوٹی قسم کھاؤں یا معاملہ میں ٹوٹا اٹھاؤں۔ (الحصن الحصين)

آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.

ترجمہ: اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی تو میرے اخلاق بھی اچھے کردے۔ (مشکاۃ)

دولھے کو مبارکبادی دینے کے الفاظ

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ، وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ

ترجمہ: اللہ تجھے برکت دے اور تم دونوں پر برکت نازل کرے اور تم دونوں کا خوب نباہ کرے (مشکاۃ)

نیا چاند دیکھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى، رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.

ترجمہ: اے اللہ! اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہے، اے چاند! میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔ (ترمذي)

کسی مسلمان کو ہنستا دیکھے یہ دعا دے

أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ.

ترجمہ: خدا تجھے ہنساتا رہے۔ (صحیح البخاري)

دشمن کا خوف ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں، اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔ (أبوداود)

دشمن گھیر لے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے آبرو کی حفاظت فرما اور خوف ہٹا کر ہم کو امن سے رکھ۔ (مشکاۃ المصابیح)

شدید غم اور پریشانی کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ كَاشِفَ الْغَمِّ مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِيْ فَارْحَمْنِيْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِيْنِيْ بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ.

ترجمہ: اے اللہ! دور کرنے والا رنج اور غم کو، اور قبول کرنے والا بے قراروں کی دعاؤں کو، دنیا و آخرت میں رحم کرنے والا، اور دونوں جہاں میں خصوصی رحمت کرنے والا! تو ہمارے اوپر رحم کرنے والا ہے پس تو رحم فرما، میرے اوپر ایسی رحمت کر جو دوسرے سے بے نیاز اور بے پرواہ کردے مجھ کو۔ (المستدرک علی الصحیحین)

شبِ قدر کی دعا

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

ترجمہ: اے اللہ! بلاشبہ تو معاف کرنے والا ہے، معاف کرنے کو پسند کرتا ہے، لہٰذا تو مجھے معاف فرمادے۔ (سنن الترمذي)

بارش طلب کرنے کی دعا

اللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيثًا مَرِيئًا نَافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ".

ترجمہ اے اللہ! ہمیں سیراب فرما، ایسی بارش سے جو ہماری فریاد رسی کرنے والی ہو، اچھے انجام والی ہو، سبزہ اگانے والی ہو، نفع بخش ہو، مضرت رساں نہ ہو، جلد آنے والی ہو، تاخیر سے نہ آنے والی ہے (ابوداؤد)

بارش ہونے لگے تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَّافِعًا

ترجمہ: اے اللہ! اس کو بہت برسنے والا اور نفع بخش بنا۔ (بخاري)

بارش حد سے زیادہ ہو تو یہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا. اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ.

ترجمہ: اے اللہ! ہمارے آس پاس اس کو برسا، اور ہم پر نہ برسا، اے اللہ! ٹیلوں پر اور بنوں میں اور پہاڑوں میں اور نالوں میں اور درخت پیدا ہونے کی جگہ اس کو برسا۔ (بخاري)

بادلوں کی گرج اور چمک کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.

ترجمہ: اے اللہ! ہم کو اپنے غضب سے قتل نہ فرما، اور اپنے عذاب سے ہمیں ہلاک نہ کر، اور اس سے پہلے ہمیں چین دے۔ (ترمذی)

جب بادل آکر بغیر برسے لوٹ جائے تو یہ کہنا چاہیے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. (نسائی)

آندھی کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا.

ترجمہ: اے اللہ! اسے رحمت بنا، اور اسے عذاب نہ بنا، اے اللہ! اسے نفع والی ہوا بنا، اور نقصان والی ہوا نہ بنا۔ (طبرانی)

حج کا تلبیہ

لَبَّيْكَ. اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ. لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ. إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ. لَا شَرِيْكَ لَكَ۔

ترجمہ: میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، میں حاضر ہوں، بے شک حمد اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور ملک بھی، تیرا کوئی شریک نہیں۔ (مشکاۃ)

کعبہ شریف پر نظر پڑے تو رفع یدین کر کے تکبیر پڑھے اور یہ دعا پڑھے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ حَجَّهٗ أَوِ اعْتَمَرَهٗ تَكْرِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا.

ترجمہ: اے اللہ! تو سلامت رہنے والا ہے، اور تجھ ہی سے سلامتی مل سکتی ہے، پس ہمیں زندہ رکھ اے ہمارے پروردگار! سلامتی کے ساتھ۔ اے اللہ! اپنے اس گھر کی شرافت، تعظیم و تکریم اور بھلائی اور ہیبت میں خوب زیادتی فرمائیے اور جو اس کی زیارت کرے خواہ حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا ہو اس کی عظمت، شرافت، نیکی اور ہیبت میں اضافہ فرمائیے۔ (بیہقی)

دوران سعی میلین اخضرین کے درمیان یہ پڑھے

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ.

ترجمہ:اے پروردگار! میری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ ہی سب سے زیادہ عزت والے اور سب سے زیادہ کرم فرمانے والے ہیں۔(طبرانی)

یوم عرفہ کی خاص دعا

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

ترجمہ:اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی ایک معبود ہے، کوئی اس کا ساجھی اور شریک نہیں، اسی کی فرمانروائی ہے، صرف اسی کے لیے حمد وستائش سزاوار ہے اور ہر چیز اس کے زیر قدرت ہے۔(ترمذی)

طواف کے دوران یہ پڑھے

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.

ترجمہ:اللہ کی ذات پاک ہے اور تمام تعریف اسی کے لیے ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور نہیں ہے کسی قسم کی قوت اور طاقت مگر اللہ کی مدد سے۔(ابن ماجہ)

ادائے قرض کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ.

ترجمہ: یا اللہ! مجھے اپنا حلال رزق دے کر حرام روزی سے بچالے اور اپنے فضل وکرم سے مجھے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔

مریض کی عیادت کے وقت یہ پڑھے

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.

ترجمہ: کچھ حرج نہیں، ان شاء اللہ یہ بیماری تم کو گناہوں سے پاک کردے گی (بخاري)

آنکھ تکلیف کے وقت کی دعا

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ وَاَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَارِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ .

ترجمہ: اے اللہ! میری بینائی سے مجھے نفع پہنچا، اور میرے مرتے دم تک اسے باقی رکھ۔ اور دشمن میں میرا انتقام مجھے دکھا، اور جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کے مقابلہ میں میری مدد فرما۔ (المستدرک)

ہر قسم کے شر سے حفاظت کے لیے دعاء انس بن مالک رضی اللہ عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا أَعْطَانِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ رَبِّيْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا أُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا أَجِرْنِيْ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ رَّجِيْمٍ وَّمِنْ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ إِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِيْنَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ .

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نام کی حفاظت مانگتا ہوں اپنی جان اور دین کے لیے، اللہ کے نام کی حفاظت مانگتا ہوں ہر نعمت پر جو حق تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ ہی کے نام کی حفاظت مانگتا ہوں اپنے اہل و مال اور اولاد کے لیے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ ہی میرا پروردگار ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ ہی میرا پروردگار ہے، میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، اور میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں ہر شیطان مردود کے شر سے اور ہر شیطان متکبر کے شر سے، بے شک میرا حمایتی اللہ ہے جس نے کتاب نازل فرمائی، اور وہ نیکوکاروں کی حمایت کرتا ہے، پھر اگر وہ (کفار وغیرہ) منہ پھیریں تو آپ فرمادیں کہ اللہ میرے لیے کافی ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے۔ (طبراني)

فقر و فاقہ سے حفاظت کا وظیفہ

رات میں سورۂ واقعہ کی تلاوت کریں (شعب الایمان)

میت کو قبر میں رکھتے وقت یہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملت پر دفن کرتے ہیں۔ (ترمذي)

کسی کی تعزیت کرے تو سلام کے بعد اسے یوں کہے

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهٗ مَا اَعْطٰی وَ كُلٌّ عِنْدَهٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی فَاصْبِرْ وَاحْتَسِبْ۔

ترجمہ: بے شک جو اللہ نے لیا وہ اسی کا ہے اور جو اس نے دیا وہ اسی کا ہے، اور ہر ایک کا اس کے پاس وقت مقرر ہے، (جو بے صبری سے یا کسی تدبیر سے بدل نہیں سکتا) لہٰذا صبر کرو، اور ثواب کی امید باندھو۔ (بخاري)

قبرستان میں جائے تو یہ دعا پڑھے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ۔

ترجمہ: اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، ہم کو اور تم کو اللہ بخشے، تم ہم سے پہلے چلے گئے، اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔ (ترمذي)

❖□❖

چونواں سبق (۵۴)

احادیث

جوشخص امر دین سے متعلق چالیس حدیثیں میری امت کو پہنچائے اس کو اللہ تعالیٰ زمرۂ علماء میں محشور فرمائیں گے اور میں اس کا شفیع ہوں گا۔

(۳۱) قال النبیؐ لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ بَیْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ. {ابوداؤد}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔

(۳۲) قال النبیؐ لَا یَحِلُّ لِمُؤمِنٍ اَن یَھجُرَ اَخَاہُ فَوقَ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ. {مسلم}

ترجمہ: رسول اللہؐ نے فرمایا کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے۔

(۳۳) قال النبیؐ مَا اَسفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ٹخنوں کا جو حصہ پائجامہ کے نیچے رہے گا، وہ جہنم میں جائے۔

(۳۴) قال النبیؐ اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا جب تم حیا نہ کرو تو جو چاہے کرو۔

(۳۵) قال النبیؐ کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُحَدِّثَ بِکُلِّ مَاسَمِعَ. {مسلم}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا انسان کے جھوٹا ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جو بات سنے (بغیر تحقیق کے) لوگوں سے بیان کرنا شروع کردے۔

(۳۶) قال النبیؐ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا سب سے سخت عذاب میں قیامت کے روز تصویر بنانے والے ہوں گے۔

(۳۷) قال النبیؐ اَبْغَضُ الرِّجَالِ عِنْدَ اللہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض جھگڑالو آدمی ہے۔

(۳۸) قال النبیؐ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللہِ مَسَاجِدُھَا. {مسلم}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے محبوب جگہ مسجدیں ہیں۔

(۳۹) قَالَ النبیؐ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجُسُ. {بخاري}

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مومن ناپاک نہیں ہوتا ہے۔

(۴۰) قَالَ النبیؐ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجتا ہے۔

❖□❖

پچپنواں سبق (۵۵)

ایمانیات

نبی آخرالزماں کے بارے میں ہمارے عقیدہ یہ ہے:

(۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے بعد اس کی مخلوق میں سب سے افضل ہیں۔ (۲) اللہ تعالی نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ہی رات میں مکہ مکرمہ سے بیت المقدس تک، وہاں سے ساتوں آسمانوں اور جہاں تک منظور ہوا وہاں تک اور جنت و دوزخ اور بہت سی اپنی نشانیوں کی سیر کرائی تھی اس کو معراج کہتے ہیں۔ (۳) اللہ تعالی نے آپ کے ہاتھوں بہت سی ایسی باتیں ظاہر کرائیں جو اور مخلوق سے نہیں ہو سکتیں، انھیں معجزات کہتے ہیں، (۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن کریم ہے۔ (۵) آپ کو قیامت کے دن اپنی امت کی سیرابی کے لئے حوض کوثر عطا کیا گیا ہے۔ (٦) آپ کو اپنی امت کی شفاعت کے لیے اللہ تعالی نے خاص مقام عطا فرمایا ہے۔ (۷) آپ پر ایمان لانے اور آپ کی نصرت کرنے کا اللہ تعالیٰ نے تمام پچھلے پیغمبروں سے بھی عہد لیا تھا۔ (۸) آپ کے ہر حکم کو ماننا اور ان کی اطاعت کرنا فرض ہے۔ (۹) آپ کے بعد کوئی نبی یا رسول آنے والا نہیں ہے۔

(۱۰) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والا جھوٹا اور مکار ہے، اس میں ذرہ برابر بھی شک نہیں ہے۔

صحابہ کرام کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے:

(۱) تمام صحابہ کرام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچے جاں نثار و فرماں بردار تھے، آپ کی زندگی میں بھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد بھی۔ (۲) انہوں نے ہر طرح آپ کی اور آپ کے دین کی نصرت و اطاعت کی۔ (۳) ان لوگوں کو آپ کی ذات سے بے پناہ عقیدت و محبت تھی۔ (۴) ان سے اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ کے لئے راضی ہو گئے۔ (۵) ہم صحابہ کی محبت کو ایمان اور صحابہ سے دشمنی کو نفاق کی علامت جانتے ہیں۔ (۶) صحابہ میں سب سے افضل عشرہ مبشرہ ہیں۔ (۷) عشرہ مبشرہ میں سب سے افضل خلفائے راشدین ہیں۔ (۸) خلفائے راشدین میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ، پھر حضرت علی ہیں رضی اللہ عنہ۔ (۹) صحابہ میں سے کسی کی بھی شان میں گستاخی کرنا کفر کا سبب ہے۔ (۱۰) صحابہ میں اہل بیت کا احترام اور ان سے محبت زیادہ ضروری ہے۔

اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے:

(۱) قیامت تک کے لیے دنیا میں دین اسلام ہی سچا مذہب اور برحق دین ہے، (۲) اس کے علاوہ کوئی اور دین اللہ تعالی کے یہاں قبول نہیں ہے۔ (۳) سب مسلمان اللہ تعالی کے محبوب بندے ہیں، اللہ تعالی ان کا مولیٰ ہے۔ (۴) بغیر شرعی حق کے مسلمانوں سے لڑائی جھگڑا کرنا حرام ہے۔ (۵) ایمان پر خاتمہ اللہ کے فضل سے بڑے سے بڑے گناہ کو معاف کرا سکتا ہے۔ (۶) مسلمان کا گناہوں کی وجہ سے دوزخ جانا عارضی ہوگا، اپنے گناہ کی سزا بھگتنے کے بعد دوزخ سے نکال کر جنت میں بھیج دیا جائیگا۔ (۷) کسی بڑے گناہ کے کرنے سے مسلمان کافر نہیں ہو

جا تا۔(۸) مسلمان کفریہ کلمات کہنے کی وجہ سے کافر ہو جاتا ہے۔(۹) ہر مسلمان کے پیچھے نماز صحیح ہو جاتی ہے چاہے نیک ہو یا بد، ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھنا حق ہے چاہے نیک ہو یا بد۔

❖□❖

چھپنواں سبق (۵۶)

اپنے محبوب ﷺ کو پہچانئے!

سوال: غزوہ موتہ، فتح مکہ، حنین کب پیش آیا؟

جواب: غزوہ موتہ ۸ سنہ ھ، فتح مکہ رمضان ۸ سنہ ھ، حنین شوال ۸ سنہ ھ میں پیش آئے۔

سوال: غزوہ تبوک کب پیش آیا؟

جواب: غزوہ تبوک رجب ۹ سنہ ھ میں پیش آیا۔

سوال: غزوہ موتہ کے موقع پر آپ نے کس کس کو اسلامی لشکر کا کمانڈر مقرر کیا تھا؟

جواب: حضرت زید بن حارثہؓ کو جب وہ شہید ہو جائیں تو حضرت جعفرؓ بن ابی طالب اگر وہ شہید ہو جائیں تو حضرت عبداللہ بن رواحہؓ کو اگر وہ شہید ہو جائیں تو مسلمان جس کو چاہیں اپنا امیر مقرر کر لیں۔

سوال: قیصر روم کے پاس آپؐ کا پیغام لے کر کون گیا تھا؟

جواب: حضرت دحیہ قلبیؓ۔

سوال: عزیز مصر کے پاس آپؐ کا پیغام لے کر کون گیا تھا؟

جواب: حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ۔

سوال: خسرو پرویز کے پاس آپ ﷺ کا پیغام مبارک لے کر کون گیا تھا؟

جواب: حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سہمی۔

سوال: آپ ﷺ کا انتقال کب ہوا؟

جواب: ربیع الاول ۱۱ سنہ ھ میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا۔

سوال: وفات کے وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی عمر مبارک ۶۳ ر سال تھی۔

سوال: آپ ﷺ کو غسل کس نے دیا تھا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو غسل دیا تھا۔

سوال: آپ ﷺ کا انتقال کس جگہ ہوا؟

جواب: مدینہ شہر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرے میں ہوا۔

سوال: آپ ﷺ کی قبر کس نے کھودی اور کیسی تھی؟

جواب: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کھودی اور آپ ﷺ کی قبر بغلی یعنی لحدی تھی۔

سوال: آپ ﷺ کو کل کتنی چادروں میں کفن دیا گیا؟

جواب: آپ ﷺ کو تین سفید چادروں میں کفن دیا گیا۔

سوال: آپ ﷺ کی نماز جنازہ کی امامت کس نے کی تھی؟

جواب: آپ ﷺ کی نماز جنازہ کا کوئی امام نہ تھا بلکہ لوگ گروہ گروہ حجرے میں داخل ہوتے اور نماز ادا کرتے چلے جاتے تھے۔

سوال: آپ ﷺ کو قبر میں کس نے اتارا تھا؟

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اتارا تھا۔

سوال: آپ ﷺ کی قبر مبارک پر کس نے پانی چھڑکا تھا؟

جواب: حضرت بلال حبشیؓ نے چھڑکا تھا۔

سوال: آپؐ کے اخری الفاظ کیا تھے؟

جواب: آپؐ کے اخری الفاظ یہ تھے اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی۔

سوال: آپؐ کی زندگی میں کتنی بیٹیوں کے انتقال ہوا؟

جواب: تین بیٹیوں کے انتقال ہوا حضرت زینبؓ، حضرت ام کلثومؓ، حضرت رقیہؓ۔

سوال: بیعت عقبہ ثانیہ میں مسلمان مرد اور عورتوں کی کل تعداد کتنی تھی؟

جواب: بیعتِ عقبہ ثانیہ میں مسلمان مرد اور عورتوں کی تعداد ۷۵ رتھی اس طرح کے ۷۳ رمرد اور دو عورتیں۔

سوال: غزوہ بدر کے شروع میں کفار کے جن تین افراد نے مقابلے کی دعوت دی تھی ان کے نام کیا ہیں اور ان کے مقابلے کے لیے مسلمانوں کی جانب سے جو تین حضرات سامنے آئے ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: عتبہ، شیبہ اور ولید کفار کی جانب سے اور مسلمان کی جانب سے انصار کے تین نوجوان عوفؓ اور مُعَوِّذؓ اور عبداللہ بن رواحہؓ مقابلے پر آئے۔

سوال: مدینہ منورہ میں جنگ بدر کی فتح کی خوشخبری سنانے کے لیے اللہ کے رسول نے جن دو حضرات کو روانہ فرمایا ان کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت عبداللہ بن رواحہؓ اور حضرت زید بن حارثہؓ۔

سوال: آپؐ نے غزوہ احد میں جس دستہ کو جبلِ رُماۃ پر متعین فرمایا تھا اس دستے کے امیر کا نام بتائیں؟

جواب: عبداللہ بن جبیرؓ۔

سوال: پہلی وحی کے بعد جب آپ نے خطرہ محسوس کیا تو حضرت خدیجہؓ نے آپ کو کن الفاظ میں تسلی دی؟

جواب: حضرت خدیجہؓ نے فرمایا قطعاً نہیں بخدا اللہ آپ کو رسوا نہ کرے گا آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں، بے سہارا لوگوں کا سہارا بنتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں۔

سوال: آپؐ کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟

جواب: آپؐ میانہ قد طول کی طرف قدر مائل، رنگ نہایت خوبصورت، داڑھی مبارک کے بال کالے، دہانہ نہایت متناسب اور حسین، آنکھوں کی پلکیں لمبی، چوڑے شانے آخر میں حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ جیسا نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔

سوال: پہلی ہجرت حبشہ کب ہوئی اس میں مہاجرین کی کتنی تعداد تھی؟

جواب: سن ۵ نبوی میں پہلی ہجرت حبشہ ہوئی اور اس میں مہاجرین کی تعداد ۱۶ تھی۔

سوال: ازواج مطہرات کے نام کیا ہیں؟

جواب: حضرت خدیجہؓ، حضرت سودہؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت میمونہؓ۔

سوال: آپؐ کی زندگی میں کل کتنی ازواج کا انتقال ہوا؟

جواب: دو ازواج کا حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینب بنت خزیمہؓ۔

نقشہ

متعلق حالات تاریخی امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن

تتمہ باب امہات المؤمنین مشمولہ جلد دوم کتاب ’’رحمۃ للعلمین‘‘

نمبر شمار	نام ازواج مطہرات	سن نکاح	ام المؤمنین کی عمر بوقت نکاح	عمر	سن وفات	مقام مدفن	نبی کریمؐ کی خدمت عالیہ میں رہنے کی مدت	نبی کریمؐ کی عمر بوقت نکاح
۱	خدیجۃ الکبریٰؓ	سنہ ۲۵ میلاد النبی	۴۰ سال	۶۵ سال	سنہ ۱۰ نبوت	مکہ معظّمہ	تقریباً ۲۵ سال	۲۵ سال
۲	سودہؓ	سنہ ۱۰ نبوت	۵۰ //	۷۲ //	سنہ ۱۹ھ	مدینہ منورہ	۱۴ //	۵۰ //
۳	عائشہ صدیقہؓ	نکاح سنہ ۱۱ نبوت رخصتی شوال سنہ ۱ھ	۹ //	۶۳ //	سنہ ۵۷ھ ۱۷ رمضان المبارک	//	۹ //	۵۴ //
۴	حفصہؓ	شعبان سنہ ۳ھ	۲۲ //	۵۹ //	سنہ ۴۱ھ جمادی الاول	//	۸ //	۵۵ //
۵	زینب بنت خزیمہؓ	سنہ ۳ھ	تقریباً ۳۰ سال	۳۰ //	سنہ ۳۰ھ	//	۳ ماہ	۵۵ //
۶	ام سلمہؓ	سنہ ۴ھ	۲۹ //	۸۰ //	سنہ ۶۰ھ	//	۷ سال	۵۶ //
۷	زینب بنت جحشؓ	سنہ ۵ھ	۳۶ //	۵۱ //	سنہ ۲۰ھ	//	۶ //	۵۷ //
۸	جویریہؓ	شعبان المعظم سنہ ۵ھ	۲۰ //	۷۱ //	سنہ ۵۶ھ ربیع الاول	//	۶ //	۵۷ //
۹	ام حبیبہؓ	سنہ ۶ھ	۳۶ //	۷۲ //	سنہ ۴۴ھ	//	۶ //	۵۸ //
۱۰	صفیہؓ	جمادی الآخر سنہ ۷ھ	۱۷ //	۵۰ //	سنہ ۵۰ھ رمضان المبارک	//	$3\frac{3}{4}$ //	۵۹ //
۱۱	میمونہؓ	ذیقعدہ سنہ ۷ھ	۳۶ //	۸۰ //	سنہ ۵۱ھ	سرف، قریب مکہ معظّمہ	$3\frac{1}{4}$ //	۵۹ //

ستاونواں سبق (۵۷)

اپنے خلفاء رضی اللہ عنہ کو پہچانئے!

خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علیؓ

سوال: حضرت علی کی ولادت کب ہوئی ؟

جواب: آپ کی ولادت نبوت سے دس سال پہلے ہوئی۔

سوال: حضرت علی کا لقب اور کنیت کیا ہے؟

جواب: حضرت علی کے القاب اسد اللہ، المرتضیٰ اور کنیت ابوالتراب ہے۔

سوال: حضرت علی کب مسلمان ہوئے ؟

جواب: حضرت علی بچوں میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے ،ایک قول کے مطابق اعلان نبوت کے دوسرے دن ہی مسلمان ہوئے۔

سوال: حضرت علی کا تعلق قریش کے کس خاندان سے ہے؟

جواب: حضرت علی کا تعلق قریش کے بنو ہاشم خاندان سے ہے۔

سوال: حضرت علی کا حلیہ مبارک بتائیں؟

جواب: حضرت علی میانہ قد تھے، پیٹ بڑا اور داڑھی گھنی تھی جس سے سینہ چھپ جاتا تھا، آپ کے سر پر بال کم جبکہ سینہ اور کندھوں پر زیادہ تھے۔

سوال: حضرت علی کے والد اور والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: والد کا نام ابو طالب والدہ کا نام فاطمہ بنت اسد ہے۔

سوال: حضرت علی کی کتنی بیویاں تھیں؟

جواب: یکے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں نو بیویاں تھیں۔

سوال: حضرت علی کی کتنی اولاد تھی؟

جواب: آپ کی اولاد کے سلسلے مورخین کا اختلاف ہے ایک قول کے مطابق ۲۹/اولاد تھی۔
سوال: حضرت علی کے نکاح میں حضور کی کون سی صاحبزادی تھی؟
جواب: حضرت فاطمہ۔
سوال: ہجرت کی رات حضور کے بستر پر کس صحابی نے آرام کیا؟
جواب: حضرت علی نے۔
سوال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد غسل دینے کا شرف کس صحابی کو حاصل ہوا؟
جواب: حضرت علی کو۔
سوال: حضرت علی کا نبی کریم سے کیا رشتہ ہے؟
جواب: حضرت علی آپ کے داماد اور چچازاد بھائی ہیں۔
سوال: حضرت علی کے متعلق حضور کی کوئی فضیلت بتائیں؟
جواب: (۱) رسول اللہ نے حضرت علی سے فرمایا کہ تم میری طرف سے اس مرتبہ پر ہو جس مرتبہ پر حضرت ہارون حضرت موسیٰ کی طرف سے تھے مگر بات یہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا (۲) رسول اللہ نے فرمایا علی میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور وہ ہر مومن کے محبوب ہیں۔
سوال: حضرت علی کی مدتِ خلافت کتنی ہے؟
جواب: چار سال گیارہ مہینے ستائیس دن۔
سوال: حضرت علی کے دور خلافت میں کون کون سی جنگ ہوئی؟
جواب: (۱) جنگ جَمَل (۲) جنگ صِفّین (۳) جنگ نہروان۔
سوال: حضرت علی کی وفات کب ہوئی؟
جواب: اٹھارہ رمضان المبارک ۴۰ھ بعمر تریسٹھ سال عبد الرحمن بن ملجم کے

ہاتھ سے شہادت نصیب ہوئی۔

سوال: حضرت علی کی نماز جنازہ کس نے پڑھائی؟

جواب: آپ کے فرزند حضرت حسن نے۔

سوال: حضرت علی کی تدفین کہا ہوئی؟

جواب: کوفہ کے مقام نجف میں۔

اٹھاونواں سبق (۵۸)

اسلامی معاشرت

حقوق النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۱) آپؐ پر ایمان لانا (۲) آپؐ کو آخری نبی ماننا (۳) آپؐ کی اطاعت کرنا (۴) آپؐ کا ادب واحترام کرنا (۵) آپؐ سے محبت کرنا۔ (۶) آپؐ کا دفاع کرنا (۷) آپؐ کی مدد و نصرت کرنا (۸) آپؐ کے اہل بیت واصحاب رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا (۹) آپؐ کے دوستوں سے دوستی اور دشمنوں سے دشمنی رکھنا (۱۰) آپؐ کی خدمت میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرنا۔

والدین کے حقوق

(۱) والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا۔ (۲)۔ اپنی طاقت بھر ان کے ساتھ ہر نیکی اور بھلائی کرنا۔ (۳) ان کے ساتھ ہمیشہ نرمی کا برتاؤ کریں، ان کے سامنے نیچا بن کر رہیں اور ان کی آواز سے اپنی آواز پست رکھنا۔ (۴) ان کی عزت وتوقیر ملحوظ رکھیں اور ان کی رضا اور خوشی کی تلاش میں رہا کریں اور ان کی

ہر جائز بات میں فرماں برداری کرنا۔(۵)ان کے لیے ہمیشہ غائبانہ طور پر دعا کرتے رہنا۔رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِیْ صَغِيْرًا. ان کے لیے بہترین دعا ہے۔(٦) دل وزبان سے ان کے حقوق کا اعتراف کرنا۔(۷) ان سے دعائیں لینا۔(۸) ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔(۹) ان کی وجہ سے قائم رشتوں کو جوڑیں اور صلہ رحمی کرنا۔(۱۰) لوگوں سے ان کے کیے ہوئے وعدے ان کی وفات کے بعد بھی پورے کرنا۔

مسلمانوں کے باہمی حقوق

(۱) سلام کرنا (۲) بڑوں کی تعظیم کرنا (۳) ہر ایک کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا (۴) ملاقات پر محبت کا اظہار کرنا (۵) ضرورت کے وقت مدد کرنا (٦) خوشی اور غمی میں شریک ہونا (۷) سامنے اور پیچھے خیر خواہی کرنا (۸) اپنے لیے جو پسند کرے دوسرے کے لیے بھی پسند کرنا (۹) اور جو چیز اپنے لیے پسند نہ ہو دوسروں کے لیے بھی پسند نہ کرنا (۱۰) کسی کو اپنی زبان یا عمل سے تکلیف نہ دینا (۱۱) کسی میں عیب یا برائی دیکھے تو اس کو ظاہر نہ کرنا (۱۲) مسلمان بھائی کی جان، مال اور عزت و آبرو پر کسی ظالم کو ظلم کرتے ہوئے دیکھے تو اس کو روکنا (۱۳) بیمار پرسی کرنا (۱۴) دعوت قبول کرنا (۱۵) وعدہ پورا کرنا (۱٦) جن لوگوں میں نااتفاقی ہو ان کو ملا دینا (۱۷) جنازے میں شریک رہنا (۱۸) باہم رنجش ہو جائے تو تین دن سے زیادہ بولنا نہ چھوڑنا (۱۹) لغزش ہو جائے تو اس کو معاف کر دینا (۲۰) بدگمانی اور غیبت نہ کرنا۔

استاد کے حقوق

(۱) استاد کا کہا ماننا (۲) استاد کی خدمت کو اپنے لیے دنیا و آخرت کی سعادت سمجھنا (۳) استاد سے اپنے لیے دعائے خیر طلب کرتے رہنا (۴) استاد کی باتوں کو ہمہ تن گوش ہو کر سنے اور ان پر عمل کرنے کی بھرپور کوشش کرنا (۵) ان کی

طرف پشت کر کے نہ بیٹھے اور نہ ہی ان کی طرف پاؤں پھیلانا (۶) ان سے آگے نہ چلنا (۷) ان کو ان کے نام سے نہ پکارنا۔ (۸) ان کا دیا گیا سبق خوب یاد کرنے کا اہتمام کرنا۔ (۹) ایسا کوئی کام نہ کرنا جو ان کے لیے پریشانی کا سبب بنے۔ (۱۰) ان سے لغو اور بے فائدہ سوال نہ کرنا۔ (۱۱) جو امور ان کی راحت و آسانی کا سبب بن سکتے ہوں، ان امور کا خوب اہتمام کرنا۔ (۱۲) ان کی مخصوص نشست پر بیٹھنے سے گریز کرنا اور اسی طرح جو چیزیں ان کے استعمال کے لیے مخصوص ہوں، ان کو استعمال نہ کرنا۔ (۱۳) اپنے اہم امور کو سرانجام دینے سے پہلے ان سے مشورہ لینا (۱۴) ان کے بلانے پر بروقت ان کی خدمت میں حاضری دینا۔ (۱۵) ان کو سلام میں پہل کرنا۔ (۱۶) مدرسے کے اوقات کے علاوہ چھٹیوں میں بھی ان سے رابطہ میں رہنا (۱۷) اپنے والدین کے ساتھ ساتھ ان کے لیے بھی ہر وقت دعا گو رہنا (۱۸) ان کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کرنا (۱۹) ان کے ساتھ ہنسی مذاق سے گریز کرنا۔ (۲۰) ان کی اولاد، رشتہ داروں اور ان کے دوسرے متعلقین کے ادب کو بھی ملحوظ رکھنا۔

❖✦❖

تکملہ

جمعہ کا پہلا خطبہ

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدْ، وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا ۞ اَمَّا بَعْدُ! فَاِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كَلَامُ اللّٰهِ ، وَأَوْثَقَ الْعُرىٰ كَلِمَةُ التَّقْوىٰ، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيْمَ، وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ، وَأَحْسَنَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ (ﷺ)، وَأَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الأُمُوْرِ عَزَائِمُهَا ، وَشَرَّ الأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الأَنْبِيَاءِ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ، وَأَغَرَّ الضَّلَالَةِ الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدىٰ، وَخَيْرَ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ ، وَخَيْرَ الْهُدىٰ مَا اتُّبِعَ ، وَشَرَّ الْعَمٰى عَمَى الْقَلْبِ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ، وَمَا قَلَّ وَكَفٰى خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ وَأَلْهٰى، وَمَنْ يَغْفِرْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لَهٗ ، وَمَنْ يَعْفُ يَعْفُ اللّٰهُ عَنْهُ ، وَمَنْ يَكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ يَصْبِرْ عَلَى الرَّزَايَا يُعْقِبْهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ يَعْرِفِ الْبَلَاءَ يَصْبِرْ عَلَيْهِ ، وَمَنْ لَا

يَعْرِفُهُ يُنْكِرُهُ ، وَمَنْ يَسْتَكْبِرْ يَضَعْهُ اللهُ ، وَمَنْ يَبْتَغِ السُّمْعَةَ يُسَمِّعِ اللهُ بِهٖ،وَمَنْ يَنْوِ الدُّنْيَا تُعْجِزْهُ ، وَمَنْ يُطِعِ الشَّيْطَانَ يَعْصِ اللهَ ، وَمَنْ يَعْصِ اللهَ يُعَذِّبْهُ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاُمَّةِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَسْتَغْفِرُ اللهَ لِيْ وَلَكُمْ، وَهُوَالْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۞

جمعہ کا دوسرا خطبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ ۞وَاَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ۞ مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لاَ يَضُرُّ اِلاَّ نَفْسَهٗ وَلاَ يَضُرُّ اللهَ شَيْئاً ۞ أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم ۞ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۞اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

عَبۡدِکَ وَرَسُوۡلِکَ وَصَلِّ عَلَى الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَالۡمُؤۡمِنَاتِ وَالۡمُسۡلِمِیۡنَ وَالۡمُسۡلِمَاتِ وَبَارِکۡ عَلٰى سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاَزۡوَاجِهٖ وَذُرِّیَّتِهٖ وَصَحۡبِهٖ اَجۡمَعِیۡنَ۞قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ: أَرۡحَمُ أُمَّتِیۡ بِأُمَّتِیۡ أَبُوۡبَکۡرٍرَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ، وَأَشَدُّهُمۡ فِیۡ اَمۡرِ اللّٰهِ عُمَرُرَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ، وَأَصۡدَقُهُمۡ حَیَاءً عُثۡمَانُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ، وَأَقۡضَاهُمۡ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُ، وَفَاطِمَةُ سَیِّدَةُ نِسَاءِ أَهۡلِ الۡجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهَا، وَالۡحَسَنُ وَالۡحُسَیۡنُ سَیِّدَا شَبَابِ أَهۡلِ الۡجَنَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنۡهُمَا، وَحَمۡزَةُ اَسَدُ اللّٰهِ وَاَسَدُ رَسُوۡلِهٖ ۞ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لِلۡعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغۡفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَاّ تُغَادِرُ ذَنۡبًا ،اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِیۡ اَصۡحَابِیۡ لَا تَتَّخِذُوۡهُمۡ غَرَضًا مِنۡ بَعۡدِیۡ ۞ فَمَنۡ اَحَبَّهُمۡ فَبِحُبِّیۡ اَحَبَّهُمۡ وَمَنۡ اَبۡغَضَهُمۡ فَبِبُغۡضِیۡ اَبۡغَضَهُمۡ ، وَخَیۡرُ اُمَّتِیۡ قَرۡنِیۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَهُمۡ ثُمَّ الَّذِیۡنَ یَلُوۡنَهُمۡ۞ وَالسُّلۡطَانُ (الۡعَادِلُ) ظِلُّ اللّٰهِ فِیۡ الۡاَرۡضِ مَنۡ اَهَانَ سُلۡطَانَ اللّٰهِ فِی الۡاَرۡضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ ۞اِنَّ اللّٰهَ یَأۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآءِ ذِی الۡقُرۡبٰى وَیَنۡهٰى عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ۞ فَاذۡکُرُوا اللّٰهَ یَذۡکُرۡکُمۡ وَادۡعُوۡهُ یَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ وَلَذِکۡرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعۡلٰى وَاَوۡلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَهَمُّ وَاَعۡظَمُ وَاَکۡبَرُ وَاللّٰهُ یَعۡلَمُ مَا تَصۡنَعُوۡنَ۞

عید الفطر کا پہلا خطبہ

"اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰه أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الْمُحْسِنِ الدَّيَّانِ، ذِي الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاَحْسَانِ، ذِي الْكَرَمِ والْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰه أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَلَّذِيْ أُرْسِلَ حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِي الْبُلْدَانِ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ مَا لَمَعَ الْقَمَرَانِ وَتَعَاقَبَ الْملَوَانِ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰه أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ أَمَّا بَعْدُ! فَاعْلَمُوْا أَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ، لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ فِيْهِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ، وَرَجَاءُ نَيْلِ الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَّهٰذَا عِيْدُنَا ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ مَلَائِكَتَهٗ، فَقَالَ: يَا مَلَائِكَتِيْ! مَا جَزَآءُ أَجِيْرٍ وَفّٰى عَمَلَهٗ ؟ قَالُوْا: رَبَّنَا جَزَائُهٗ أَنْ يُّوَفّٰى أَجْرُهٗ، قَالَ: مَلَائِكَتِيْ! عَبِيْدِيْ وَإِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ إِلَى الدُّعَاءِ،

وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَكَرَمِيْ وَعُلُوِّيْ وَارْتِفَاعِ مَكَانِيْ لَأُجِيْبَنَّهُمْ، فَيَقُوْلُ: ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ، وَبَدَّلْتُ سَيِّاٰتِكُمْ حَسَنَاتٍ، فَيَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّهُمْ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞وَهٰذَا الَّذِيْ ذُكِرَ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ كَانَ فَضْلَهٗ، وَأَمَّا أَحْكَامُهٗ . فَمِنْهَا: صَدَقَةُ الْفِطْرِ، فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ:صَاعٌ مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ اِثْنَيْنِ، صَغِيْرٍ أَوْكَبِيْرٍ، حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ، ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى. وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. وَمِنْهَا: الصَّلَاةُ وَالْخُطْبَةُ: فَقَدْ كَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلَاةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ، وَيُوْصِيْهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ. وَمِنْهَا: التَّكْبِيْرُ فِيْ أَثْنَاءِ الْخُطْبَةِ: فَقَدْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ بَيْنَ أَضْعَافِ الْخُطْبَةِ، وَ يُكْثِرُ التَّكْبِيْرَ فِيْ خُطْبَةِ الْعِيْدَيْنِ. وَمِنْهَا: صِيَامُ سِتَّةِ أَيَّامٍ مِنْ شَوَّالٍ. فقدقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهٗ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. قَدْ أَفْلَحَ مَنْ

تَزَکّٰیۙ وَذَکَرَ اسْمَ رَبِّہٖ فَصَلّٰی۞ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَإِیَّاکُمْ بِالْآیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ. أَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ لِيْ وَلَکُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَاسْتَغْفِرُوْہُ إِنَّہٗ ھُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

عید الفطر کا دوسرا خطبہ

" اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہُ أَکْبَرُ، اَللّٰہ أَکْبَرُ ۞ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَن یَّھدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِيَ لَہٗ ۞ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ لَآ إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ۞ وَنَشْھَدُ أَنْ لَآ إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَنَشْھَدُ أَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، أَرْسَلَہٗ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا بَیْنَ یَدَيِ السَّاعَۃِ ، مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ، وَمَنْ یَّعْصِھِمَا فَإِنَّہٗ لَا یَضُرُّ إِلاَّ نَفْسَہٗ وَلاَ یَضُرُّ اللّٰہَ شَیْئاً ۞ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ .أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم ۞ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۞ ﴿اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ ۞ اَللّٰھُمَّ صَلِّ

عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ، وَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَحَمْزَةُ أَسَدُ اللّٰهِ وَأَسَدُ رَسُوْلِهٖ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ۞ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا . اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِيْ ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ، وَخَيْرُ أُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ۞ وَالسُّلْطَانُ (الْعَادِلُ) ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللّٰهُ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ ۞ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ، وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَعْلٰى وَأَوْلٰى وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَتَمُّ وَأَهَمُّ وَأَعْظَمُ وَأَكْبَرُ ۞

عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ"۔ اَللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْأَضَاحِي؟ قَالَ: سُنَّةُ أَبِيْكُمْ إِبْرَاهِيْمَ، قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ، قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلاةُ وَالسَّلاَمُ: مَنْ وَّجَدَ سَعَةً لِأَنْ يُّضَحِّيَ فَلَمْ يُضَحِّ فَلاَ يَحْضُرْ مُصَلاَّنَا ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: اَلْأَضَاحِي يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحٰى ۞هٰذَا بَعْضٌ مِّنَ الْفَضَائِلِ، وَ تَعَلَّمُوْا مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمَسَائِلَ ۞ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ ۞ ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلاَ دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَاهَدٰكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ﴾۞ بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ وَ نَفَعَنَا وَ إِيَّاكُمْ بِالْآيَاتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِيْمِ. أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَ

لَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

عید الاضحیٰ کا دوسرا خطبہ

اَللّٰهُ أَكْبَر، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَ نَسْتَعِيْنُهٗ وَ نَسْتَغْفِرُهٗ وَ نُؤْمِنُ بِهٖ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَ مِنْ سَيِّاٰتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَ مَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۞ وَ نَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ ۞ وَ نَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً كَثِيْراً كَثِيْراً. اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ۞ وَ أَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۞ وَ شَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا ۞ وَ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلاَلَةٌ وَ كُلَّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ. اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ ۞ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْم ۞ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۞ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ ۞ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِهَا وَ عَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَ نُوْرِ الْأَبْصَارِ وَ ضِيَآئِهَا ۞

وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ ۞ وَ ارْضَ اللّٰهُمَّ عَمَّنْ هُوَ أَفْضَلُ
الْبَشَرِ بَعْدَ الْأَنْبِيَاءِ بِالتَّحْقِيْقِ رَفِيْقُهٗ فِي الْغَارِ وَ أَنِيْسُهٗ
أَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۞ وَ عَنِ النَّاطِقِ
بِالصِّدقِ وَ الصَّوَابِ الْفَارِقِ بَيْنِ الْحَقِّ وَ الْبَاطِلِ الْأَوَّاهِ الْأَوَّابِ
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ ۞ وَ عَنْ كَامِلِ الْحَيَآءِ وَ
الْإِيْمَانِ جَامِعِ اٰيَاتِ الْقُرْآنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى
عَنْهُ ۞ وَ عَنْ إِمَامِ الْمَشَارِقِ وَ الْمَغَارِبِ أَسَدِ اللهِ الْغَالِبِ عَلِيِّ
بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ ۞ وَ عَنِ السَّعِيْدَيْنِ الشَّهِيْدَيْنِ
سَيِّدَيْ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ: الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا
۞ وَ عَنْ أُمِّهِمَا الْبَتُوْلِ الزَّهْرَآءِ بِضْعَةِ جَسَدِ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ
الْعَزِيْزَةِ الْغَرَّآءِ سَيِّدَتِنَا فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ۞ وَ عَنْ عَمَّيْهِ
الْمُكَرَّمَيْنِ: أَبِيْ عُمَارَةَ سَيِّدِنَا حَمْزَةَ وَ أَبِي الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ
اللهُ عَنْهُمَا ۞ وَ عَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ
الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ ۞ وَ عَنْ سَآئِرِ الصَّحَابَةِ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنِ وَ
أَتْبَاعِهِمْ وَتَابِعِيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰى
عَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ ۞ اَللهُ أَكْبَرُ اَللهُ أَكْبَرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَ اللهُ أَكْبَرُ
اَللهُ أَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. ﴿رَبَّنَا لَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ﴾ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْإِسْلَامَ وَ
الْمُسْلِمِيْنَ ۞ ﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ

لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ﴾ ۞ عِبَادَ اللهِ! رَحِمَكُمُ اللهُ ۞
﴿اِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى
عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾۞
اُذْكُرُوا اللهَ يَذْكُرْكُمْ وَ ادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ. وَ لَذِكْرُ اللهِ
تَعَالٰى أَعْلٰى وَ أَوْلٰى وَ أَعَزُّ وَ أَجَلُّ وَ أَتَمُّ وَ أَهَمُّ وَ أَكْبَرُ ۞اَللهُ أَكْبَرُ،
اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ،
اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ، اَللهُ أَكْبَرُ،
اَللهُ أَكْبَرُ ۞

خطبہ نکاح

نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ
بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ
مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ۞وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ.أَمَّا بَعْدُ: فَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. بِسْمِ
اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ
تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ} ، {يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا
رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ

وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا} ، {يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۔ يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا}.
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "النِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِي" ، وفي رواية: "فَمَن رَغِبَ عَن سُنَّتِي فَلِيسَ مِنِّي" أو كما قال عليه الصلاة والسلام.

قنوت نازلہ

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنَا فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنَا فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لَنَا فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَايُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَايَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ وَ لَايَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنَاتِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُسْلِمَاتِ، وَ أَصْلِحْهُمْ وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ، وَ اجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْإِيْمَانَ وَ الْحِكْمَةَ وَ ثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ، وَ أَوْزِعْهُمْ أَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَ أَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ، وَ انْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِمْ، إِلٰهَ الْحَقِّ سُبْحَانَكَ، لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ، أَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَمِنْ سَيِّءِ الْأَسْقَامِ، أَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الدَّاءَ الْبَلَاءَ وَ الْوَبَاءَ، اَللّٰهُمَّ انْصُرْ عَسَاكِرَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَالْعَنِ

الْكَفَرَةَ وَالْمُشْرِكِيْنَ وَمَنْ حَذَا حَذْوَهُمْ مِنَ الْأَحْزَابِ وَالْمُنَافِقِيْنَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَائَكَ مِنَ الطُّلَّابِ وَالْعُلَمَآئِ وَالْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ، وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ، وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ، وَخُذْهُمْ أَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ ، وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ، وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ، وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ ، وَأَنْزِلْ بِهِمْ بَأْسَكَ الَّذِى لَاتَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وِ صَحْبِهٖ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمْ".

گزارش

جو قارئین کرام اس کتاب سے فائدہ اٹھائیں ان سے صرف یہ التجا ہے کہ اس حقیر کو دعائے خیر میں یاد رکھیں اور اگر کسی مقام پر کوئی خطا ولغزش محسوس ہو تو اس کی اصلاح فرمادیں۔ واللہ عندہ أجر عظیم

یا اللہ! اس کتاب کو میرے باقیات صالحات میں سے بنادے اور چند روز زندگی کے جو باقی رہ گئے ہیں وہ اپنی مرضیات میں صرف کرادے۔ (آمین ثم آمین)

ابوسعد محمد صادق قاسمی

بتاریخ ۱۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۴۶ھ

مطابق ۱۳/ نومبر ۲۰۲۴ء بروز بدھ

﴿مناجات﴾

(اقتباس از: مناجات حضرت تھانویؒ)

اے خدائے پاک رحمٰن ورحیم
قاضی حاجات و وہاب و کریم

اے الٰہ العالمیں اے بے نیاز
دین ودنیا میں ہمارے کار ساز

تو وہ قادر ہے کہ جو چاہے کرے
جس کو چاہے دے جسے چاہے نہ دے

ہر طرف سے ہوکے ہم خوار وتباہ
آپڑے اب تیرے در پر یا اللہ

گرچہ یارب ہم سراپا ہیں برے
اب تو لیکن آ پڑے در پر ترے

دل میں ہیں لاکھوں امیدیں جلوہ گر
ہاتھ اٹھاتے شرم آتی ہے مگر

تیرے در پہ ہاتھ پھیلاتا ہے جو
پا ہی لیتا ہے وہ ہر مقصود کو

تو غنی ہے اور ہم ہیں بے نوا
کون پوچھے گا ہمیں تیرے سوا

ہے تو ہی حاجت روائے دو جہاں
ہم ترا در چھوڑ کر جائیں کہاں

صدقہ اپنی عزت و جلال کا
صدقہ پیغمبرؐ کا ان کی آلؑ کا

اپنی رحمت ہم پہ اب مبذول کر
یہ مناجات و دعاء مقبول کر